سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

بدھ،29۔جنوری2020

(یوم الاربعاء،3۔جمادی الثانی1441ھ)

سترہویں اسمبلی: اٹھارہواں اجلاس

جلد 18 : شمارہ 5

293

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 29۔جنوری 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ امداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔مسئلہ کشمیر

مسئلہ کشمیر پر عام بحث جاری رہے گی۔

2۔پرائس کنٹرول

پرائس کنٹرول پر عام بحث جاری رہے گی۔

3۔امن وامان

امن وامان پر عام بحث جاری رہے گی۔

295

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اٹھارہواں اجلاس

بدھ، 29۔ جنوری 2020

(یوم الاربعاء، 3۔ جمادی الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 28 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم o

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿١﴾ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ﴿٢﴾
وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا ﴿٣﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ﴿٤﴾ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ
لَهَا ﴿٥﴾ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ﴿٦﴾
فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴿٧﴾ وَمَن يَعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴿٨﴾

سورۃ الزّلزَل آیات 1 تا 8

جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی (1) اور زمین اپنے (اندر) کے بوجھ نکال ڈالے گی (2) اور انسان کہے گا کہ اِس کو کیا ہوا ہے؟ (3) اُس روز وہ اپنے حالات بیان کر دے گی (4) کیونکہ تمہارے پروردگار نے اُس کو حکم بھیجا (ہو گا) (5) اُس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے تا کہ ان کو اُن کے اعمال دکھا دیئے جائیں (6) تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہو گی وہ اُس کو دیکھ لے گا (7) اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ اُسے دیکھ لے گا (8)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبولﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

روک لیتی ہے آپؐ کی نسبت، تیر جتنے بھی ہم پہ چلتے ہیں
یہ کرم ہے حضورؐ کا ہم پہ، آنے والے عذاب ٹلتے ہیں
وہ سمجھتے ہیں بولیاں سب کی، وہی بھرتے ہیں جھولیاں سب کی
آؤ بازار مصطفیؐ کو چلیں، کھوٹے سکے وہیں پہ چلتے ہیں
اب کوئی کیا ہمیں گرائے گا، ہر سہارا گلے لگائے گا
ہم نے خود کو گرا دیا ہے وہاں، گرنے والے جہاں سنبھلتے ہیں

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔

تعزیت

سابق گورنر ملک رفیق رجوانہ کی اہلیہ اور
سابق وفاقی وزیر عبدالستار وریو کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سابق گورنر پنجاب ملک رفیق رجوانہ کی اہلیہ وفات پا گئی ہیں لہٰذا اُن کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سابق وفاقی وزیر عبدالستار وریو وفات پا گئے ہیں اُن کے لئے بھی دعا کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب علی اختر مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 2019 کے بارے میں
مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب علی اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "تحاریک استحقاق نمبر6، 11، 12، 17، 18، 20، 21، 23، 24، 25اور 26 بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔مارچ 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر6، 11، 12، 17، 18، 20، 21، 23، 24، 25اور 26بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔مارچ 2020تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر6، 11، 12، 17، 18، 20، 21، 23، 24، 25اور 26بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔مارچ 2020تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سوالات

(محکمہ امداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ امداد باہمی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر912ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز سے متعلقہ تفصیلات

***912: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں ان کا رقبہ کتنا ہے اور یہ کتنے پلاٹوں پر مشتمل ہیں؟

(ب) یہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کب رجسٹرڈ کی گئی تھیں؟

(ج) کن کن کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کو ان کی منتخب انتظامیہ چلا رہی ہے اور کس کس ہاؤسنگ سوسائٹی کو محکمہ کے افسران چلا رہے ہیں؟

(د) ان کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کی سال18۔2017اور19۔2018کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ہ) ان میں کس کس سوسائٹی کے خلاف نیب یا دیگر کسی ادارے میں خورد برد کا کیس چل رہاہے؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) فیصل آباد میں بارہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں۔اُن کے رقبہ جات اور تعداد پلاٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی	رقبہ	تعداد پلاٹس
1۔	گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	Kanal 733 Marla 03 S 04	767
2۔	ٹیلی کام انجنیئرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	2719 Kanal	3743
3۔	فیصل آباد ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	1401 Kanal	1141
4۔	اکیڈمک ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	72-Acres, 6-Kanal & 14-Marla	701
5۔	کوآپریٹو ہاؤس بلڈنگ سوسائٹی ملازمین زرعی یونیورسٹی فیصل آباد	461- Kanal 6- Marla.	468
6۔	ریلوے ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	137.75 Acres	2054
7۔	دی لائرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	1506 Kanal 12 Marla	1110

8۔	دی بہاری کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	216 Kanal 4 Marla	553
9۔	ڈسٹرکٹ گورداسپور مہاجرین کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	85 Acres, 7 Kanal & 4 Marla	646
10۔	فیصل آباد کرسچین کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	131 Kanal 4 Marla	705
11۔	دی شاداب کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	سوسائٹی نے ابھی رقبہ نہ خریدا ہے	
12۔	دی واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	651 Acres 04 Kanal 10 Marla	5996

(ب) ان کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تاریخ رجسٹریشن درج ذیل ہے:

1۔	گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	08.02.1982
2۔	ٹیلی کام انجنیئرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	16.04.1989
3۔	فیصل آباد ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	08.10.1990
4۔	اکیڈمک ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	29.05.1990
5۔	کوآپریٹو ہاوس بلڈنگ سوسائٹی ملازمین زرعی یونیورسٹی فیصل آباد	19.07.1971
6۔	ریلوے ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	07.08.1986
7۔	دی لائرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	22.10.1989
8۔	دی بہاری کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	05.05.1975
9۔	ڈسٹرکٹ گورداسپور مہاجرین کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	31.10.1951

10۔ فیصل آباد کرسچیئن کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	14.10.1968
11۔ دی شاداب کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	24.05.1977
12۔ دی واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	20.04.1987

(ج) ان کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کو اُن کی منتخب انتظامیہ کمیٹی چلا رہی ہے اور کسی ہاؤسنگ سوسائٹی میں ایڈمنسٹریٹر تعینات نہ ہے۔

(د) ان کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تفصیل آمدن اور اخراجات بابت سال 18-2017 درج ذیل ہے جبکہ رواں مالی سال 19-08-20 ابھی مکمل نہ ہوا ہے لہٰذا مطلوبہ رپورٹ مورخہ 30.06.2019 کے بعد دی جاسکتی ہے۔

2017-18

نام کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز	آمدن	اخراجات
گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	1364079/-	381724/-
ٹیلی کام انجنیئرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	13000000/-	12500000/-
فیصل آباد ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	3438773/-	16790338/-
اکیڈمک ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	5857014/-	5860997/-
کوآپریٹو ہاؤس بلڈنگ سوسائٹی ملازمین زرعی یونیورسٹی فیصل آباد	14765646/-	11624899/-
ریلوے ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	3894013/-	2402934/-
دی لائرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	4342545/-	5065034/-
دی بہاری کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	15689/-	14121/-
ڈسٹرکٹ گورداسپور مہاجرین کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	Nil	109000/-
فیصل آباد کرسچیئن کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	884291/-	615880/-
دی شاداب کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	169590/-	Nil
دی واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	136926812/-	126807651/-

(ہ) فیصل آباد میں کسی بھی ہاؤسنگ سوسائٹی کا کیس نیب یا دیگر ادارے میں نہیں چل رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز(الف) میں یہ پوچھا تھا کہ فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں، ان کا رقبہ کتنا ہے اور کتنے پلاٹوں پر یہ مشتمل ہیں؟ جواب میں بتایا گیا ہے کہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کے رقبہ جات اور تعداد پلاٹس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ اس میں 733 کنال تین مرلہ چار سرساہی کا رقبہ لکھ کر جواب دیا گیا ہے اور پلاٹوں کی تعداد 767 ہے تو وزیر موصوف کسی بھی ہاؤسنگ سوسائٹی کے رولز کے متعلق بتائیں گے کہ ان کے پلاٹ کتنے مرلہ پر مشتمل ہیں یعنی دو مرلہ کے ہیں، تین مرلہ کے ہیں یا پانچ مرلہ کے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! پہلے تو میں اپنے بھائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اتنے عرصہ سے میرے محکمہ سے متعلقہ کسی نے سوال نہیں دیئے تو انہوں نے مجھے یاد کیا ہے جس کے لئے میں ان کا شکر گزار ہوں کیونکہ باقی محکمہ جات کے سوالات آتے رہے ہیں لیکن امداد باہمی سے متعلق پہلی دفعہ سوالات آئے ہیں۔ فیصل آباد میں کل بارہ کوآپریٹو سوسائٹیز ہیں جن میں سے گیارہ functional ہیں اور ایک non functional ہے۔ جواب میں ہر ایک سوسائٹی کے رقبے کی کنال اور مرلوں میں باقاعدہ تفصیل دے دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! پہلے نمبر پر گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد کا رقبہ 733 کنال اور تین مرلے ہے، ٹیلی کام انجینئرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد کا رقبہ 2719 کنال ہے یعنی ہر ایک سوسائٹی کے رقبے کی تفصیل اور پلاٹوں کا سائز پانچ مرلہ، دس مرلہ اور ایک کنال کے کل پلاٹوں کی تفصیل بھی دی گئی ہے۔ اگر معزز ممبر مزید کوئی تفصیل پوچھنا چاہیں تو میں انہیں بتانے کو تیار ہوں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال یہ کیا ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹی کے کون سے رولز ہیں جن کے تحت یہ پلاٹ لوگوں کو الاٹ کئے جاتے ہیں اور کتنے کتنے مرلے کے ہوتے ہیں یعنی گریڈ 13، گریڈ 14 اور گریڈ 15 کے ملازمین کے متعلق کیا رولز ہیں اور ان کی SOPs کیا ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! پلاٹوں کے سائز کے متعلق تو میں نے پہلے بتا دیا ہے کہ پانچ مرلے، دس مرلے اور ایک کنال کے پلاٹ الاٹ کئے جاتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: الاٹمنٹ کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! پلاٹ پانچ مرلے، دس مرلے اور ایک کنال کے ہیں اور 1925 کے کوآپریٹو ایکٹ کو میرے بھائی پڑھ لیں تو انہیں مکمل تفصیل مل جائے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مکمل تفصیل سامنے آ جائے۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال جز (د) سے متعلق ہے جس میں گیارہ functional سوسائٹیز کی آمدن اور اخراجات کا تخمینہ دیا گیا ہے تو میں ان سے صرف یہ وضاحت چاہوں گا کہ پہلے نمبر پر گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد کا رقبہ تقریباً 733 کنال ہے جس کی آمدن 13 لاکھ 64 ہزار روپے ہے جبکہ پانچویں نمبر پر کوآپریٹو ہاؤس بلڈنگ سوسائٹی ملازمین زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا رقبہ 461 کنال ہے جس کی آمدنی تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپے کے قریب ہے۔ اگر میں ذرا باریک فریم کر دوں کہ ایک سوسائٹی کا رقبہ 733 کنال ہے اور جس کی آمدن 13 لاکھ روپے ہے جبکہ دوسری سوسائٹی کا رقبہ 461 کنال یعنی اس سے کم رقبہ ہے جبکہ اس کی آمدن ڈیڑھ کروڑ روپے کے قریب ہے تو وزیر موصوف اس کی وضاحت فرما دیں کہ چھوٹے رقبے پر سوسائٹی کی آمدن زیادہ اور بڑے رقبے پر سوسائٹی کی آمدن کم کیوں ہے اور اس آمدن میں اتنا زیادہ فرق کیوں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! سوسائٹیز میں جس ترتیب اور جس طریقے سے پلاٹ فروخت ہوتے ہیں تو اس کے مطابق اس کی آمدن ہے یعنی وہاں پانچ مرلے کے پلاٹ بھی ہیں، دس مرلے کے بھی ہیں اور ایک کنال کے بھی ہیں جیسے میں نے پہلے گزارش کی تھی۔ وہ سارے پلاٹ ایک ہی بار اکٹھے تو فروخت نہیں ہوتے بلکہ کچھ وقت لگتا ہے اور بعض ایسی کوآپریٹو سوسائٹیز ہیں جنہیں رجسٹرڈ ہوئے بیس سال ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک ان میں پلاٹ باقی ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب کی یہ after thought ہے لیکن ان دونوں سوسائٹیز کا میں نے جو comparison رکھا ہے اگر آپ مجھے یہ بتا پائیں کہ ان میں کتنے پلاٹ sale ہوئے ہیں اور دوسری میں کتنے ہوئے ہیں؟ کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ وزیر موصوف نے "ایویں تکے سے "بات کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر آپ مجھے ان دونوں سوسائٹیز کے پلاٹ اور کب یہ establish ہوئیں کے متعلق بتائیں؟ ان کا جواب پھر آگے اس طرف جاتا ہے کہ مجھے یہ معلومات دی جائیں کہ یہ سوسائٹیز کب establish ہوئیں اور ان میں پلاٹ ابھی بھی sale ہو رہے ہیں یا نہیں اور کس سوسائٹی کے کتنے پلاٹ sale ہوئے ہیں اور کتنے دوسری سوسائٹی کے sale ہوئے ہیں تاکہ یہ جو اتنا بڑا فرق ہے اسے justify کیا جا سکے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! تکے سے متعلق فاضل ممبر بات کر رہے ہیں اور آپ یہ کہیں گے کہ اس سوسائٹی کے انچ اور فٹ بھی نکالیں تو یہ کیلکولیٹر پر خود ہی نکال لیں۔ جتنے پلاٹ جس طریقے سے فروخت ہوتے ہیں اسی کے حساب سے ان کی آمدن آتی ہے جیسے میں نے پہلے گزارش کی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پوری تفصیل دے دی گئی ہے کہ کس سوسائٹی میں کتنا رقبہ ہے اور کتنے پلاٹ ہیں تو یہ مکمل تفصیل ان کے سامنے ہے۔ اگر کوئی fresh question انہوں نے دینا ہے تو وہ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ابھی اس سوال کا مکمل جواب نہیں آیا کیونکہ اگر ان کے پاس اس کی تفصیل نہیں ہے تو جواب کی جو تفصیل مجھے دی گئی ہے میں نے اسی سے متعلق سوال کیا ہے جس کے بعد ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ اگر فیصل آباد کی کل گیارہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی آمدن دیکھی جائے تو وہ تقریباً 14 کروڑ 91 لاکھ روپے بنتی ہے جس کا ابھی میں نے ٹوٹل کیا ہے اور میں اندازاً کہہ رہا ہوں کہ 15 کروڑ روپے کے قریب ہے جبکہ اس کے کل اخراجات تقریباً 13 کروڑ 26 لاکھ روپے بنتے ہیں تو یہ جو فرق آمدن اور اخراجات کا ہے وہ تقریباً ایک کروڑ 70 لاکھ روپے ہے تو یہ پیسا کہاں خرچ ہوتا ہے جسے میں profit تو نہیں کہہ سکتا کیونکہ آمدن زیادہ ہے اور اخراجات کم ہیں تو باقی رقم جو منافع کی صورت میں آتی ہے تو وزیر موصوف بتا دیں کہ وہ آمدن کہاں جاتی ہے اور کیا اسے فیصل آباد میں ہی دوبارہ ڈویلپمنٹ پر خرچ کیا جاتا ہے یا کہ پنجاب کے pool میں چلی جاتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد میں 13 لاکھ 64 ہزار روپے آمدن ہے جبکہ اخراجات 3 لاکھ 81 ہزار روپے ہیں جو کہ تحریری طور پر جواب آپ کے سامنے دیا گیا ہے جسے معزز ممبر دوبارہ دیکھ لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ کیلکولیٹر سے حساب کر لیں۔

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! کیلکولیٹر یہ نکالیں اور اس سے سارا حساب کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر موصوف میرے بھائی ہیں لیکن ان کی حالت یہ ہے کہ اب انہیں figure بھی نہیں پڑھنے آ رہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ دو چیزیں ہیں جن میں پہلے معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ ایک سوسائٹی جس کا رقبہ 733 کنال جبکہ دوسری کا 461 کنال ہے تو ان کی آمدن برابر کیوں نہیں ہے تو وہ کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتی۔ جو سوسائٹی functional ہو گی اس کی آمدن زیادہ ہو گی جس کی progress کم ہو گی اس کی آمدن کم ہو گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جس پراپرٹی کی value زیادہ ہو گی اس کی زیادہ آمدن ہو گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جس سوسائٹی میں ڈویلپمنٹ زیادہ ہو رہی ہے وہاں پر زیادہ خرچ ہو رہا ہے اور جس میں ڈویلپمنٹ نہیں ہو رہی تو وہاں پر خرچ کم ہو گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر قانون اب انہیں rescue کرنے آئے ہیں بلکہ میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ اس کے آگے وہ سوال اب چھوڑ دیں ناں کیونکہ ان کے پاس تفصیل نہیں ہے لیکن میرا اب دوسرا سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف نے کہا ہے کہ آمدن 13 کروڑ روپے ہے اور خرچہ تین لاکھ روپے ہے ساری سوسائٹیوں کا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کتنا خرچہ ہوا ہے اور منسٹر صاحب نے کتنا خرچہ بتایا ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس کی correction تو ہونی چاہئے۔ خرچہ تین لاکھ روپے بتایا ہے اور آپ ابھی ریکارڈنگ نکلوا لیں کہ وزیر موصوف نے تین لاکھ روپے کہا ہے تو یہ خرچہ تین لاکھ روپے نہیں ہے بلکہ کروڑوں روپے میں خرچہ ہے۔ یہ خرچہ بھی کروڑوں روپے میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کتنا خرچہ ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اخراجات کروڑوں روپے میں ہیں۔ آپ آخری سوسائٹی کا خرچہ پڑھ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ خود پڑھ لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ ایک سوسائٹی کا خرچہ 12 کروڑ 68 لاکھ ہے اور انہوں نے مجھے ٹوٹل کا 3 لاکھ بتایا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: اوہ پینڈو بندہ اے ساڈی لکھ روپے توں اُتے گنتی مک جاندی اے۔

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): سید حسن مرتضیٰ! میں آپ سے زیادہ گنتی جانتا ہوں اور آپ کی ڈگری کا بھی مجھے پتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ ایک سوسائٹی کا بارہ کروڑ سے زیادہ خرچہ ہے جبکہ میرا سوال کچھ اور تھا۔ یہ جو difference ہوتا ہے اس کو profit کہہ لیں یا کچھ بھی کہہ لیں، یہ کیا فیصل آباد کی سوسائٹی کے ہی ڈویلپمنٹ کے pool میں جاتا ہے یا یہ رقم وہاں سے پنجاب میں آجاتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! اس میں پلاٹوں کی ٹرانسفر، ملازمین کی تنخواہیں، یوٹیلٹی بلز اور maintenance کا خرچہ شامل ہے۔ ان کے چھ سوالات ہو چکے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ بتادیں کہ فیصل آباد کی گیارہ سوسائٹیز کے ٹوٹل اخراجات کتنے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! ٹوٹل بارہ سوسائٹیز رجسٹرڈ ہیں جن میں سے گیارہ functional اور ایک non functional ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ان کے ٹوٹل اخراجات بتائیں؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! ان کے اخراجات یہاں لکھے ہوئے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہاں ٹوٹل نہیں لکھے ہوئے ہیں۔

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! وہ آپ جمع کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ ٹوٹل کر کے بتا دیں۔

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! میں لکھواتا جاتا ہوں آپ لکھتے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! اگلا سوال بھی انہی کا ہے۔ جناب محمد طاہر پرویز! آپ اپنا سوال کا نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بات صرف اتنی سی ہے کہ یہ گورنمنٹ کی کارکردگی ہے جو پورے ہاؤس کے سامنے آ رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اب سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ یہ گیارہ سوسائٹیز ہیں اور منسٹر صاحب سے کم از کم دس بار پوچھ لیا گیا ہے کہ ان کے ٹوٹل اخراجات کی تفصیل بتا دیں لیکن منسٹر صاحب بتانے سے قاصر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اگلا سوال کریں وہ بھی آپ کا ہی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اگر آپ کا حکم ہے کہ اگلے سوال پر چلے جائیں تو پھر ٹھیک ہم اگلے سوال پر آ جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ بھی آپ کا ہی سوال ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1619 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد میں کوآپریٹو بنک کی تعداد
نیز 50 لاکھ روپے سے زائد ڈیفالٹر سے متعلقہ تفصیلات

*1619: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کوآپریٹو بنک کی کتنی برانچز کس کس شہر / قصبہ میں ہیں؟

(ب) ان برانچز میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان برانچز سے سال 18-2017 اور 19-2018 کے دوران کتنی رقم بطور قرض فراہم کی گئی یہ قرض کن کن سکیموں کے لئے پر فراہم کیا گیا؟

(د) ان برانچز کے ڈیفالٹر کی تعداد کتنی ہے؟

(ہ) ان برانچز کے پچاس لاکھ روپے سے زائد ڈیفالٹرز کے نام و پتا جات اور رقم کی تفصیل دی جائے؟

(و) ڈیفالٹرز سے رقم کی وصولی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) ضلع فیصل آباد میں کوآپریٹو بنک کی کل سات برانچز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1)	فیصل آباد	ریل بازار فیصل آباد
2)	چک جھمرہ	غلہ منڈی چک جھمرہ
3)	ڈجکوٹ	مین فیصل آباد روڈ نزد عسکری بنک لمیٹڈ ڈجکوٹ
4)	جڑانوالہ	واٹر ورکس روڈ بالمقابل ایم سی سکول جڑانوالہ
5)	سمندری	غلہ منڈی سمندری
6)	تاندلیانوالہ	غلہ منڈی تاندلیانوالہ
7)	ماموں کانجن	پرانا ڈاکخانہ بازار چوک ماموں کانجن

(ب) مورخہ 30.04.2019 کے ریکارڈ کے مطابق ان برانچز میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام برانچ	تعداد ملازمین
1	فیصل آباد	10
2	چک جھمرہ	08
3	ڈجکوٹ	07
4	جڑانوالہ	08
5	سمندری	07
6	تاندلیانوالہ	07
7	ماموں کانجن	07

(ج) ان برانچز سے سال 18-2017 میں مبلغ 43 کروڑ 60 لاکھ 33 ہزار 147 روپے جبکہ 19-2018 کے دوران مبلغ 24 کروڑ 7 لاکھ 44 ہزار 581 روپے کی رقم بطور قرض فراہم کی گئی جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان برانچز کے ڈیفالٹرز کی تعداد کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع فیصل آباد کی برانچز کے پچاس لاکھ روپے سے زیادہ کے ڈیفالٹرز کے نام و پتا جات اور رقم کی تفصیل اس طرح ہے:

ضلع فیصل آباد کی برانچز سے پچاس لاکھ روپے یا اس سے زیادہ کے قرضہ جات جاری نہیں کئے گئے لہٰذا ان برانچز میں کوئی بھی پچاس لاکھ روپے یا اس سے زیادہ کا ڈیفالٹر نہ ہے۔

(و) ضلع فیصل آباد کی ان برانچز کے ڈیفالٹرز سے رقم کی وصولی کے لئے بنک ہذا محکمہ امداد باہمی سے مل کر کوشش کر رہا ہے اور ان کو فعال بنانے کے لئے ان سے رابطے بھی کئے جا رہے ہیں اور ان کو نوٹسز بھی جاری کئے ہیں مزید بر آں محکمہ امداد باہمی نے ان ڈیفالٹرز کے خلاف ڈگری کر کے attachment اور possession کے نوٹسز بھی جاری کر دیئے ہیں اور ان میں سے کچھ ڈیفالٹرز کی زمین بنک کے نام منتقل ہو چکی ہے۔اس کے علاوہ بنک ہذا نے جو ریکوری package کے ذریعے ان سے ریکوری بھی کی ہے نیز اسسٹنٹ رجسٹرار محکمہ امداد باہمی ڈیفالٹرز کو گرفتار کر کے جیل بھی بھیجتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں پوچھا تھا کہ ضلع فیصل آباد میں کوآپریٹو بنک کی کتنی برانچیں کس کس شہر اور قصبہ میں واقع ہیں؟ انہوں نے جو تفصیل دی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کے جز (و) کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں۔انہوں نے اس جز میں بتایا ہے کہ ضلع فیصل آباد کی ان برانچز کے defaulters سے رقم کی وصولی کے لئے بنک ہذا محکمہ امداد باہمی سے مل کر کوشش کر رہا ہے اور ان کو فعال بنانے کے لئے ان سے رابطے بھی کئے جا رہے ہیں

اور ان کو نوٹس بھی جاری کئے جا رہے ہیں۔ میرے علم میں ہے کہ defaulter کی زمین جو default کر چکی ہے اس کی مالیت کم ہے اور ان کے ذمہ پیسے زیادہ ہیں۔ کیا منسٹر صاحب نے ان سے پیسے وصول کرنے کی کوئی پالیسی بنائی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! اس کی تفصیل دے دی گئی ہے۔ ضلع فیصل آباد میں کوآپریٹو بنک کی کل سات برانچیں ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

1)	فیصل آباد	ریل بازار فیصل آباد
2)	چک جھمرہ	غلہ منڈی چک جھمرہ
3)	ڈجکوٹ	مین فیصل آباد روڈ نزد عسکری بنک لمیٹڈ ڈجکوٹ
4)	جڑانوالہ	واٹر ورکس روڈ بالمقابل ایم سی سکول جڑانوالہ

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! انہوں نے کچھ اور سوال پوچھا تھا آپ ان کا سوال ذرا سن لیں۔ جناب محمد طاہر پرویز! پلیز آپ اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اب میں کیا کہہ سکتا ہوں؟ یہ تو "سوال گندم جواب چنا" والی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ صحیح طریقے سے سوال سن نہیں سکے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ ان valuators کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے؟ میرا تو سادہ سا سوال ہے پتا نہیں منسٹر صاحب کو کیوں سمجھ نہیں آ رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! جو defaulters ہوتے ہیں ان سے باقاعدہ پیسے وصول کئے جاتے ہیں اور اس جواب میں ضلع فیصل آباد کے متعلق ساری تفصیل دے دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ان کا ایک اور سوال ہے میرا خیال ہے کہ وہ ڈی سی ریٹ کے ذریعے ہوتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ ایک آدمی نے اگر قرض لیا ہو تو اس کی زمین collateral کے طور پر رکھی جاتی ہے اگر وہ default کرتا ہے تو اس کی زمین فروخت کر کے وہ رقم recover کی جاتی ہے۔ زمین کی قیمت اور جو قرض لیا گیا ہے اگر اس میں کوئی تضاد ہو تو لینڈ ریونیو کے بقایا جات کے طور پر اس سے باقی رقم بھی وصول کی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجہ کا بہت شکریہ۔ یہ منسٹر صاحب کو ماشاءاللہ بہت زیادہ rescue کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس valuator نے اس کی valuation کر کے بنک کو report دی اور وہ لوگ default کر گئے اگر انہوں نے پیسا زیادہ نکلوالیا تھا اور ان کی زمین کا ریٹ کم تھا تو کیا ان لوگوں کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! یہ پوائنٹ آؤٹ کریں ہم اس کی انکوائری کروا لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب طاہر پرویز! آپ کے پاس کوئی detail ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ ان کے جواب میں ہے اور یہ میرا relevant ضمنی سوال ہے۔ انہوں نے جز (و) میں جواب دیا ہے کہ

> "ضلع فیصل آباد کی ان برانچز کے defaulters سے رقم کی وصولی کے لئے بنک ہذا محکمہ امداد باہمی سے مل کر کوشش کر رہا ہے اور ان کو فعال بنانے کے لئے ان سے رابطے بھی کئے جا رہے ہیں اور ان کو نوٹسز بھی جاری کر دیئے ہیں اور ان میں کچھ defaulters کی زمین بنک کے نام منتقل ہو چکی ہے۔"

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ defaulter نے جو پیسے بنک سے لئے تھے وہ زمین کی قیمت سے زیادہ تھے یا کم تھے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! اگر کم ہو تو ہم لینڈ ریونیو کے through اس کی ریکوری کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! یہ آپ کا آخری سوال ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین میرے بڑے بھائی ہیں اور جناب محمد بشارت بھی بڑے بھائی ہیں وہ منسٹر صاحب کی بہت زیادہ سہولت کاری کر رہے ہیں لیکن پھر بھی کوئی بات بن نہیں پا رہی ہے لہٰذا جو جناب کا حکم ہو گا میں اس کی تعمیل کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اگلا سوال کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں تاکہ منسٹر صاحب تیاری کر کے آ جائیں۔ باقی جو آپ کا حکم ہو گا ہم نے تو اس کی تعمیل کرنی ہے ہم تو ویسے بھی تین چار دن سے آپ کے پیچھے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اللہ نہ کرے آپ میرے پیچھے ہوں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اس سوال کو pending کرنے کی ضرورت نہیں ہے منسٹر صاحب نے بڑا simple سا جواب دے دیا ہے کہ جس کی قیمت کم ہوتی ہے اس کو لینڈ ریونیو کے طور پر attach کیا جاتا ہے، اس کی کارروائی کی جاتی ہے اور اس سے ہر صورت پوری ریکوری کرنی ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اگلا سوال نمبر 1665 ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2070 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی 72 میں کوآپریٹو بنک کی برانچز، ملازمین اور قرض نادہندگان سے متعلقہ تفصیلات

*2070: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-72 سرگودھا میں کوآپریٹو بنک کی کتنی برانچز کس کس قصبہ یا شہر میں ہیں؟

(ب) ان برانچز میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان برانچز میں 2018 سے 2019 کے دوران کتنی رقم بطور قرض فراہم کی گئی یہ قرض کن کن سکیموں پر فراہم کیا گیا؟

(ج) ان برانچز کے ڈیفالٹر کی تعداد کتنی ہے ان برانچز کے 50 لاکھ سے زائد رقم کے ڈیفالٹر کے نام و پتا جات اور رقم کی تفصیل بیان کریں؟

(د) ڈیفالٹر سے رقم وصولی کے لئے کیا اقدام اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) حلقہ پی پی-72 سرگودھا میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی ایک برانچ ہے جو کہ سرگودھا کے شہر بھیرہ میں واقع ہے۔

(ب) بھیرہ برانچ میں ملازمین کی کل تعداد پانچ ہے جن میں ایک برانچ منیجر، ایک آفیسر برانچ آپریشنز، ایک کیشیئر، ایک میسنجر اور ایک بنک گارڈ شامل ہیں۔ اس برانچ میں مورخہ 01.07.2018 تا 30.06.2019 تک جو قرضہ جات جن جن سکیموں کے تحت دیئے گئے ان کی تفصیل اس طرح ہے:

نمبر شمار	نام قرضہ سکیم	رقم قرضہ
1	فصلی قرضہ جات برائے کوآپریٹو سوسائٹیز	1,11,77,600/-
2	ریوالونگ قرضہ جات برائے کوآپریٹو سوسائٹیز	7,80,000/-
3	لائیو سٹاک پراجیکٹ (انفرادی)	10,00,000/-
4	فارمنگ گوٹ اینڈ شیپ (انفرادی)	65,86,286/-

5	گولڈ لون (انفرادی)	4,48,37,893/-
6	ایگری رنگ فنانس سکیم (انفرادی)	22,50,000/-
7	میڈیم ٹرم ٹریکٹر لیز فنانس (انفرادی)	7,33,850/-
	میزان:	6,73,65,629/-

(ج) بھیرہ برانچ میں ڈیفالٹرز کی کل تعداد پندرہ ہے تاہم اس برانچ میں پچاس لاکھ سے زائد رقم کا کوئی ڈیفالٹر نہ ہے کیونکہ برانچ ہذا نے پچاس لاکھ سے زائد رقم کا قرض جاری ہی نہیں کیا۔

(د) ڈیفالٹر سے قرضہ جات کی ریکوری کے سلسلہ میں کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے سیکشن 54 کے تحت 14 ڈیفالٹ کیسز اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز کی عدالت میں دائر کر دیئے گئے ہیں جن کی باقاعدہ طور پر پیروی کی جارہی ہے۔ بقیہ 1 کیس کے خلاف نوٹس جاری کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جز (ب) میں جواب دیا ہے اس میں کل قرضہ جات کی رقم -/6,73,65,629 ہے۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں سب سے زیادہ قرضہ فصلی قرضہ جات برائے کوآپریٹو سوسائٹیز کا ہے جو تقریباً سوا کروڑ روپیہ بنتا ہے۔ جن فصلوں کے لئے یہ قرضہ جات کوآپریٹو سوسائٹی نے دیئے ہیں مہربانی کر کے اس کی priorities بتا دیں کہ یہ کس طرح اس کی priority fix کرتے ہیں اور کن کن فصلوں کی مد میں انہوں نے سوا کروڑ روپیہ قرضہ دیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! ایگریکلچر سوسائٹیز کے لئے بنک قرضہ دیتا ہے۔ پہلے اس پر mark up نہیں ہوا کرتا تھا لیکن سٹیٹ بنک کی ہدایت کے مطابق اب اس پر mark up لیا جاتا ہے۔ ایگریکلچر سوسائٹیز جتنی بھی رجسٹرڈ ہیں صرف ان کو قرضہ دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے دور میں ان پر ban لگا تھا کہ کوئی نئی سوسائٹی رجسٹرڈ نہیں ہو سکتی یا جو قرضہ ہے اس کی مد میں اضافہ نہیں ہو سکتا یعنی پانچ لاکھ روپیہ maximum ہے اس سے زیادہ اس میں اضافہ ممکن نہیں ہے۔ یہ پچھلے دور میں ban لگا تھا جو ابھی تک چل رہا ہے لیکن اس کی ہم نے سمری move کی ہے انشاءاللہ یہ ban ہم lift کرائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں اپنا سوال repeat کرتا ہوں۔ میں نے سوسائٹیز کی بات نہیں کی۔ میں نے یہ بات کی ہے ویسے تو شمار سات بنتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے سوال یہ کر رہا ہوں کہ آپ کی priority کیا ہے؟ دیکھیں! آپ جن چیزوں کو رجسٹرڈ کرتے ہیں I am sure there shall be a priority کہ priority ABCDEFG etc کیونکہ میں خود بھی ایک زمیندار ہوں اور I am sure کہ بہت سارے زمیندار اس اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں تو میں priority کی طرف سوال لے کر جا رہا ہوں کہ آپ کس طرح prioritise طے کرتے ہیں کہ یہ فصل آگئی ہے یا یہ فصل چلی گئی ہے اور اس فصل کے مطابق ہم نے اتنا قرضہ دینا ہے جو already یہ 19-2018 کی مد میں سوا کروڑ روپیہ دے چکے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ اس قرضے کو کس طرح prioritise کرتے ہیں اور کن فصلوں کے تحت prioritise کرتے ہیں؟ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! فصل ربیع اور فصل خریف کے لئے قرضہ دیا جاتا ہے یہ دو قرضے ایک سال میں ہر چھ ماہ کے لئے دو دفعہ دیئے جاتے ہیں تو بروقت وہ رقم اس سوسائٹی نے واپس کرنی ہوتی ہے اگر وہ واپس نہیں کرتے تو اس میں مارک اپ اور بڑھ جاتا ہے۔

جناب سپیکر! فی الحال سٹیٹ بنک کی direction کے مطابق مارک اپ 17 فیصد ہے اور اگر وہ default کرتا ہے پھر 19 فیصد تک چلا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے کیا میں نے ایک دفعہ بھی default کا نام لیا؟ کیا میں نے ایک دفعہ بھی بولا کہ اس کا طریق کار کیا ہے؟ میں فصل کی priority پوچھ رہا ہوں اور منسٹر صاحب اس بات کو دوسری طرف لے کر جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے ضمنی سوال نمبر 1 کو اور short کر دیتا ہوں کہ جو نمبر شمار میں نمبر 1 پر فصلی قرضہ جات برائے کوآپریٹو سوسائٹیز جس کی مد میں انہوں نے بتایا کہ سوا کروڑ روپیہ قرضہ دیا گیا تو اس کو prioritise کس طرح کرتے ہیں prioritise کی اردو یعنی ترجیح کس طرح کی جاتی ہے؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں کہ نمبر 1 پر گندم، نمبر 2 پر کپاس، نمبر 3 رائس چاول ہے اور پھر گنا ہے ان چار فصلوں کو ہم زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک! آپ کا last question ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں اور میں اگلے سوال پر آتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2 یہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ضمنی سوال۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ضمنی میں سوال نمبر 2 ہے یعنی (ج) بھیرہ برانچ میں ڈیفالٹرز کی کل تعداد پندرہ ہے تاہم اس برانچ میں 50 لاکھ سے زائد رقم کا کوئی ڈیفالٹر نہ ہے۔ کیونکہ برانچ ہذا نے 50 لاکھ سے زائد رقم کا قرض جاری ہی نہیں کیا تو اس پر میرا یہ ضمنی سوال بنتا ہے کہ یہ جو پندرہ کی تعداد ہے اگر اس میں کوئی بھی ڈیفالٹر خدانخواستہ فوت ہو جائے تو اس پر ان کے محکمے کی کیا پالیسی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! ڈیفالٹر کے لئے جیسے میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ قرضہ جات کی ریکوری کے لئے ہمارا اسسٹنٹ رجسٹرار بھی بااختیار ہے اور 1925 کے ایکٹ کے مطابق شق 54 کے تحت ہم اس پر کارروائی کرتے ہیں۔ 14 ڈیفالٹ کیسز اسسٹنٹ رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز عدالت میں دائر کر دیئے گئے ہیں۔ ان کی باقاعدہ طور پر پیروی کی جارہی ہے بقایا ایک کیس کے خلاف نوٹس بھی جاری کر دیا گیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ سوال پوچھ رہا ہوں کہ پالیسی کیا ہے یعنی بندے نے گندم پر 50 ہزار روپیہ لون لیا ہوا ہے وہ زمیندار ہے وہ فوت ہو جاتا ہے تو اس کے next legal heirs اس کا بیٹا یا بیٹی ہوتے ہیں اس کے بارے میں محکمہ میں کیا پالیسی اختیار کرتے ہیں کیا یہ اس قرضے کو معاف کرتے ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

پلیز! سوال ان کا ہے آپ بیچ میں interrupt کر رہے ہیں آپ ہمارے بڑے بھائی ہیں اور میں تو آپ سے بات بھی نہیں کر رہا۔ شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چوہدری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں بھی آپ سے بات نہیں کر رہا، میں تو منسٹر صاحب سے بات کر رہا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اگر کوئی بندہ فوت ہو جائے تو اس کے تحت محکمے میں کیا پالیسی بنائی گئی یہ مجھے پالیسی کی interpretation بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! جو ان کے وارثان ہوتے ہیں وہی ذمہ دار ہوتے ہیں جو اثاثہ جات کے وارث ہوتے ہیں اور ان کی زمین جن کو ملتی ہے وہی قرضے کے ذمہ دار ہوتے ہیں اگر یہ زمیندار ہیں تو ان کو یہ پتا ہونا چاہیئے اور یہ ان کا سوال بطور زمیندار نہیں بنتا جس کو زمین وراثت میں جاتی ہے چاہے وہ بیٹی ہے یا بیٹا ہے وہ قرضے کے responsible ہیں اور یہ ان کی ذمہ داری ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال رہتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، چار ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ تالیاں کس چیز پر مار رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! کوئی نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 2933 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3264 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3540 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کوآپریٹو بنک کے کنٹریکٹ
اور ڈیلی ویجز ملازمین کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***3540: چودھری اختر علی:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کوآپریٹو بنک میں کتنے ملازم کس کس کیٹیگریز میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) کتنے ملازم مستقل، کتنے کنٹریکٹ اور کتنے ڈیلی ویجز کی بنیادوں پر کام کر رہے ہیں کس کس کیٹیگریز میں کتنے عرصہ سے کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ جس کا کاروباری دائرہ کار صرف صوبہ پنجاب تک محدود ہے اس میں 1636 ملازمین کام کر رہے ہیں جس کی کیٹیگری وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس بنک میں 978 ملازمین مستقل بنیادوں پر اور 131 ملازمین کنٹریکٹ بنیادوں پر کام کر رہے ہیں جبکہ 527 ملازمین outsourced ہیں جو دوسری پرائیویٹ کمپنیز سے لئے گئے ہیں بنک کے ملازم نہ ہیں یہ 527 outsourced ملازمین ڈرائیورز، میسنجرز اور گارڈز کی کیٹیگریز میں کام کر رہے ہیں۔ تاہم ڈیلی ویجز پر کوئی ملازم کام نہیں کر رہا۔ مستقل اور کنٹریکٹ بنیادوں پر ملازمین کی کیٹیگری وار اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ ایک خودمختار مالیاتی ادارہ ہے جس کے اہم معاملات کا فیصلہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کرتا ہے جس کی تشکیل زیرعمل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ صوبہ میں کوآپریٹو بنک میں کتنے ملازم کس کس کیٹیگریز میں کام کر رہے ہیں؟ انہوں نے اس کے جواب میں بتایا ہے کہ دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ جس کا کاروباری دائرہ کار صرف صوبہ پنجاب تک محدود ہے اس میں 1636 ملازمین کام کررہے ہیں اور ان میں 978 ملازم مستقل اور 131 ملازمین کنٹریکٹ بنیادوں پر کام کر رہے ہیں جبکہ 527 ملازمین outsourced ہیں جو جو دوسری پرائیویٹ کمپنیز سے لئے گئے ہیں تو میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ دو سال قبل بھرتی کئے ہوئے کنٹریکٹ ملازمین کو آیا کنفرم کر دیا گیا ہے اگر ان کو کنفرم کر دیا گیا ہے تو یہ جو 131 ملازمین بقایا کنٹریکٹ بنیادوں پر کام کر رہے ہیں ان کو کب تک کنفرم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! اس میں گورنمنٹ کا ایک طریق کار ہے اس میں جو تین سال کنٹریکٹ پر کام کرتا ہے اس کے بعد وہ پکا ہوتا ہے اس سے پہلے ممکن نہیں ہے اور جس کا ریکارڈ درست ہو گا تو وہ تین سال کے بعد automatically regular ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! اگر اس کے ریکارڈ میں کوئی کمی ہو گی، اس کی کارکردگی میں کوئی فرق ہو گا تو پھر وہ ممکن نہیں ہے اور بقایا جتنی خالی سیٹیں جن پر کوئی ایڈہاک پر کام کر رہے ہیں جب ان کی مدت پوری ہو گی اور ان کا سارا ریکارڈ درست ہو گا تو وہ خود بخود پکے ہوں گے انشاءاللہ۔ یہ آج ہماری حکومت کے وقت سے نہیں ہے جو اس میں ملازمین کی کمی ہے یہ پہلے سے چل رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے یہ کہا کہ جو تین سال کنٹریکٹ بنیادوں پر کام کر لے گا تو اس کو automatically confirm کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میرے نوٹس کے مطابق یہ 131 ملازمین اور انہوں نے جو مجھے ٹیبل پر annexure دیا ہے تو اس میں کنٹریکٹ ملازمین دس اور پندرہ سال سے کام کر رہے ہیں آیا میں ان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اگر ان کو تین سال سے اوپر کا عرصہ ہو گیا ہے تو آج تک یہ کنفرم کیوں نہیں کئے گئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اختر علی! آپ کے پاس اس کا کوئی ریکارڈ ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرے پاس annexure ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ یہ منسٹر صاحب کو بھجوا دیں۔

(اس مرحلہ پر annexure منسٹر صاحب کو بھجوا دیا گیا)

منسٹر صاحب! kindly آپ اس کو چیک کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کا سوال ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ recently پچھلے ہفتے سپریم کورٹ کے full bench نے یہ judgment دی ہے کہ جو بھی تین سال کام کرتا ہے ایک تو وہ automatically confirm ہوں گے اور دوسرا جو ان کا تین سال کا عرصہ ہے وہ بھی ان کی مدت ملازمت میں شامل کیا جائے۔ یہ سپریم کورٹ کے full bench کی judgment ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! وہ دیکھ لیتے ہیں۔ آپ اس فیصلہ کی کاپی بھی دے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں فیصلے کی کاپی دے دوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ کنٹریکٹ ملازمین کے متعلق جو بات کی جارہی ہے یہ کنٹریکٹ ملازمین دو قسم کے ہوتے ہیں بعض ملازمین پراجیکٹ کے against ہوتے ہیں اور بعض ڈیپارٹمنٹ نے ملازمین کنٹریکٹ پر رکھے ہوتے ہیں۔ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کا باقاعدہ ایک بورڈ ہے جسے بورڈ آف ڈائریکٹرز کہتے ہیں جب وہ constitute ہو جائے تو وہ بورڈ آف ڈائریکٹرز ملازمین کو مستقل کرتا ہے لیکن ہمارے صوبہ پنجاب کی بدقسمتی یہ ہے، یہ زرعی صوبہ ہے اور اس کے متعلق ہمیشہ تاثر دیا جاتا ہے کہ پنجاب زرعی صوبہ ہے اور زراعت سے متعلق ہمیں ترویج کرنی چاہئے اور زراعت کو support کرنے کے لئے محکمہ کوآپریٹو کا ایک بڑا اہم کردار ہے اور خاص طور پر ہمارا کوآپریٹو بنک کا بہت بڑا کردار ہے لیکن آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ 2004 سے اس کا بورڈ آف ڈائریکٹرز بنایا گیا اور نہ ہی اُن کے انتخابات کروائے گئے ہیں۔ موجودہ حکومت نے ابھی آکر یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم نے کوآپریٹو بنک کا بورڈ آف ڈائریکٹرز constitute کرنا ہے الیکشن کروانے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ جیسے ہی بورڈ آف ڈائریکٹرز constitute ہو جائے گا کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے لیکن میں معزز ممبر سے اتنا ضرور کہنا چاہوں گا کہ یہ بات ضرور ذہن میں رکھیں کہ 2004 سے کوآپریٹو بنک کو کسی نے نہیں پوچھا اس لئے کہ شاید زمینداروں کی حکومت نہیں تھی اس لئے کسان کا خیال نہیں رکھا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر !وزیر قانون نے بڑی تفصیل سے بتایا میرا اس میں سوال یہ ہے کہ یہ جو دس دس ، پندرہ پندرہ سال سے ملازمین contract base پر کام کر رہے ہیں میرے نوٹس میں یہ آیا ہے کہ ان کی ایک سمری وزیر اعلیٰ کو ارسال کی گئی ہے آیا اُس کے بارے میں منسٹر صاحب کو کوئی علم ہے اگر ہے تو ہاؤس کو بتائیں کہ وہ کب تک منظور ہو کر آئے گی ؟

جناب سپیکر ! جہاں تک انہوں نے کہا کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کی تشکیل ہو رہی ہے تو اس کا بھی تعین کریں کہ یہ بورڈ آف ڈائریکٹرز ایک ایسے مالیاتی ادارے کو چلا رہا ہے جو بڑا ہی perfect ہے اگر کوآپریٹو بنک کا مالیاتی بورڈ آف ڈائریکٹرز نہیں بنا تو یہ 16 مہینوں میں انہوں نے اُس کو کیوں تشکیل نہیں دیا اور اگر یہ زیر التواء ہے تو کب تک یہ بورڈ آف ڈائریکٹرز تشکیل پا جائے گا اور یہ ملازمین کب تک confirm ہوں گے اور اگر اس کی سمری وزیر اعلیٰ ہاؤس میں پڑی ہوئی ہے تو وہ کیوں پڑی ہوئی ہے ؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر !کوآپریٹو بنک ایک مالیاتی ادارہ ہے جو کہ سٹیٹ بنک کے قوانین کے مطابق چلتا ہے تو جب سے بورڈ آف ڈائریکٹرز پر پابندی لگائی گئی ہے اُس کے بعد کوئی ملازم ریگولر نہیں ہو سکا۔ یہ حقیقت ہے کیونکہ وہ اختیار 1925 کے کوآپریٹو ایکٹ کے مطابق صرف بورڈ آف ڈائریکٹرز کو ہے۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز کا وجود ہی نہیں ہے جسے موجودہ حکومت بنا رہی ہے۔

جناب سپیکر ! پچھلا جو دور گزرا ہے مجبوراً اُس دور کا ذکر کرنا پڑتا ہے کہ وہ دور گزرا ہے کسی نے بورڈ آف ڈائریکٹرز پر توجہ ہی نہیں فرمائی۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر !اگر کسی نے توجہ نہیں فرمائی تو میرا خیال ہے کہ یہ جو 16 ماہ گزر گئے ہیں توجہ انہوں نے بھی نہیں فرمائی۔ یہ اپنی کارکردگی بتائیں نہ کہ پچھلے دس سال کا رونا روئیں یہ رونا کب تک ختم ہو جائے گا؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر !16 سال کا حساب نہیں دیتے 16 ماہ کا حساب مانگتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر !اُس وقت بھی ان کی حکومت تھی 2004 میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نہیں تھی تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ 131 ملازمین کی سمری وزیراعلیٰ ہاؤس میں پڑی ہوئی ہے اُن کے متعلق بتائیں کہ وہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کے تحت گئی یا سمری خود محکمہ نے بھیجی ہے اگر بھیجی ہے تو اُس کی پوزیشن کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اختر علی !جناب محمد بشارت راجہ نے بتادیا ہے کہ وہ نہیں بنا۔ جی، منسٹر صاحب بورڈ آف ڈائریکٹرز کب تک constitute ہو جائے گا؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر !ہم نے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے لئے سمری بھیجی ہوئی ہے اور پہلے اُس پر کوئی فنانس ڈیپارٹمنٹ کا objection تھا وہ دور کروادیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب !کب تک یہ بن جائے گا معزز ممبر وقت پوچھ رہے ہیں کہ یہ کب تک constitute ہو جائے گا؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر !اسی سال انشاءاللہ دیکھیں گے کہ جون سے پہلے ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب commitment کر رہے ہیں کہ جون سے پہلے پہلے ہو جائے گا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر !میرا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر !آپ مہربانی کریں۔ یہ بہت ضروری سوال ہے کہ یہ 527 outsourced ملازمین ہیں یہ جن کمپنیوں سے لئے گئے ہیں آیا وہ لیبر ڈیپارٹمنٹ یا پنجاب کے جو ادارے ہیں یا اُن سے رجسٹرڈ کمپنیاں ہیں جن سے یہ ملازمین لئے گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر !یہ ملازمین قواعد وضوابط کے مطابق ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ جو ملازمین لئے گئے ہیں اُس کے لئے proper rules and regulation کو فالو کیا گیا ہے؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! جی، rules and regulation کے مطابق ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: rules and regulation کے مطابق ٹھیک ہے۔ جی، اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3541 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں محکمہ کوآپریٹو
کے کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***3541: چودھری اختر علی:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ امداد باہمی میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) یہ ملازمین کس کس کیٹیگریز میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان میں کتنے ملازمین مستقل اور کتنے کنٹریکٹ بنیادوں پر کام کر رہے ہیں اور کتنے عرصہ سے کام کر رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت محکمہ کے کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) محکمہ امدا باہمی پنجاب میں 2497 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) یہ ملازمین مستقل اور کنٹریکٹ کیٹیگریز میں کام کر رہے ہیں۔

(ج) ان میں سے 2414 ملازمین مستقل بنیاد پر کام کر رہے ہیں جبکہ 83 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت کی پالیسی کے مطابق کنٹریکٹ ملازمین کو قانون کے مطابق مستقل کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا جز (الف) سے سوال ہے کہ صوبہ بھر میں محکمہ امداد باہمی میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور یہ ملازمین کس کس کیٹیگری میں کام کر رہے ہیں؟ ان میں کتنے ملازمین مستقل اور کتنے کنٹریکٹ پر ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں کہا کہ 2414 ملازمین مستقل بنیاد پر کام کر رہے ہیں اور 83 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف بتا سکتے ہیں کہ یہ 83 ملازمین جو ہیں ان کو ملازمت کرتے ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا اگر یہ تین سال سے اوپر کے بھرتی ہیں تو ان کو confirm کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہی بورڈ آف ڈائریکٹرز والی بات آگئی ہے یہ تو پہلے بات ہو چکی ہے۔

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! یہ تو وہی سوال دُھرایا جا رہا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اس بات کا ہاؤس کو یقین دلا دیں کہ یہ 83 ملازمین کو کتنے عرصے تک مستقل کر دیا جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جیسے منسٹر صاحب نے پہلے کہا ہے کہ جب بورڈ آف ڈائریکٹرز بن جائے گا تو اس کو دیکھ لیں گے۔

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! 1925 کا جو کوآپریٹو ایکٹ ہے اُس کے مطابق یہ اختیار صرف بورڈ آف ڈائریکٹرز کو ہے مجھے یا وزیر اعلیٰ یا گورنمنٹ کو اس کا اختیار نہیں ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! بورڈ آف ڈائریکٹرز بھی انہوں نے ہی بنانا ہے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا تعین کر دیں کہ وہ کب تک بن جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے انہوں نے commitment کی ہے کہ جون سے پہلے تک بن جائے گا۔

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! ہر ضلع میں اُس کے الیکشن ہوتے ہیں جو ہمارے بھائی یہاں جانتے ہیں بورڈ آف ڈائریکٹرز کو اُس کے باقاعدہ الیکشن ہوتے ہیں اُس کو ٹائم لگتا ہے اور وہ جو منتخب لوگ ہیں وہ اس کا فیصلہ کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے commitment کی ہے کہ جون سے پہلے پہلے یہ بن جائے گا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! بورڈ آف ڈائریکٹرز پنجاب حکومت اور محکمہ لیبر نے بنانا ہے نہ کہ وہ کسی اپوزیشن کے لوگوں نے بنانا ہے یہ اس کا تعین تو کر سکتے ہیں کہ یہ کب تک بن جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہی تو میں آپ کو عرض کر رہا ہوں کہ جون سے پہلے کی منسٹر صاحب نے commitment کی ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع قصور میں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تعداد و مالکان کے نام اور دیگر تفصیلات

*1665: **ملک محمد احمد خان**: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں کتنی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کس کس جگہ کتنے کتنے رقبہ پر ہے ان کے مالکان کے نام کیا ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنے کوآپریٹو بنک کہاں کہاں ہیں؟

(د) یہ کوآپریٹو بنک کسانوں کو کس شرح پر قرض دے رہے ہیں؟

(ہ) ان بنکوں کے پاس کسانوں کو قرض کی ادائیگی کے لئے کتنی درخواستیں زیر التواء ہیں؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) ضلع قصور میں دو کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں۔ جن میں سے ایک واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی 43 کلومیٹر مین ملتان روڈ قصور پر واقع ہے جس کا کل رقبہ 1060.25 کنال ہے۔

اس کے مالکان / انتظامیہ کمیٹی کے نام درج ذیل ہیں؟

(i) نور محمد صدر (معطل)

(ii) محمد ایوب کھوکھر جنرل سیکرٹری (معطل)

(iii) محمد شعیب نائب صدر

(iv) ماجد علی فنانس سیکرٹری

اس کے علاوہ تاثیر انور زبیری، غلام فرید قادری، مبشر حسن، محمد منظور اور حاجی محمد امین ایگزیکٹو ممبرز ہیں جبکہ دوسری ریلوے ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی قصور ہے۔ سوسائٹی زیر انصرام (Under Liquidation) ہے۔ سوسائٹی ہذا نے کوئی رقبہ خرید نہ کیا ہے اور نہ ہی کوئی انتظامیہ کمیٹی منتخب ہوئی ہے۔

(ب) ضلع قصور میں محکمہ ہذا کے چھ دفاتر ہیں اور ان میں 73 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع قصور میں پانچ کوآپریٹو بنک ہیں جو کہ قصور، کوٹ رادھا کشن، چونیاں، پتوکی و پھولنگر میں کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) PPCBL قصور برانچ کچہری روڈ قصور۔
2) PPCBL چونیاں برانچ چھانگامانگا روڈ نزد ڈیرہ علاؤالدین چونیاں۔
3) PPCBL کوٹ رادھا کشن برانچ اعظم آباد روڈ کوٹ رادھا کشن۔
4) PPCBL پتوکی برانچ پرانا ڈاکخانہ بازار پتوکی۔
5) PPCBL پھول نگر برانچ بالمقابل پولیس سٹیشن صدر پھول نگر۔

(د) یہ کوآپریٹو بنک کسانوں کو مختلف نوعیت کے قرضہ جات مندرجہ ذیل شرح سود پر دے رہا ہے:۔

1) کوآپریٹو سوسائٹیز شرح سود 14 فیصد
2) اے آر ایف انفرادی شرح سود 13.50 فیصد
3) کمپیوٹر فنانس شرح سود 16 فیصد
4) گولڈن لون برائے ایگری شرح سود 17 فیصد
5) لائیو سٹاک پروجیکٹ شرح سود 18 فیصد
6) لائیو سٹاک فارمنگ بھیڑ بکریاں شرح سود 17 فیصد
7) میڈیم ٹرم لیز فنانس ٹریکٹر شرح سود 14.80 فیصد

(ہ) ان بنکوں کے پاس کسانوں کے قرض کی ادائیگی کے لئے سات درخواستیں زیر التواء ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع رحیم یار خان سال 18-2017 میں کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے محکمہ کوآپریٹو کے منصوبوں سے متعلقہ تفصیلات

*2933: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

محکمہ امداد باہمی نے ضلع رحیم یار خان میں کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے سال 18-2017 میں کون کون سے منصوبہ جات شروع کئے ان منصوبہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

18-2017 میں کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کا کوئی منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ضلع رحیم یار خان سے متعلق زیرِ غور نہیں تھا۔ بہر حال ڈیپارٹمنٹ کے تمام ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے ایک منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں موجود ہے جو کہ متعلقہ فورم سے منظور ہو چکا ہے اور اس پر جیسے ہی فنڈز فراہم کئے جائیں گے تو کام شروع کر دیا جائے گا۔ جس سے ضلع رحیم یار خان بھی مستفید ہو گا۔

بہاولپور: پراونشل کوآپریٹو بنک کی تعداد، جاری کردہ قرض اور ڈیفالٹرز سے متعلقہ تفصیلات

*3264: **جناب ظہیر اقبال**: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور میں امداد باہمی کے کتنے دفاتر اور ادارے قائم ہیں اس محکمہ کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ب) اس ضلع میں کتنے ملازمین محکمہ ہذا کے کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں پراونشل کوآپریٹو کے کتنے بنک کام کر رہے ہیں؟

(د) ان بنک سے سال 19-2018 میں کتنے افراد کو قرض جاری کیا گیا؟

(ہ) ان بنک کے ڈیفالٹر کی تعداد کتنی ہے کتنے افراد 10 لاکھ روپے سے زیادہ کے ڈیفالٹر ہیں ان کے نام مع قرض کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) اس وقت محکمہ امداد باہمی کے ضلع بہاولپور میں درج ذیل دفاتر / ادارے ہیں۔

دفاتر

1) جوائنٹ /ڈپٹی رجسٹرار بہاولپور اور اس کے 17 ذیلی دفاتر ہیں تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بجٹ مالی سال2019-20 مبلغ-/ 43987200روپے ہے۔

2) لیڈی اسسٹنٹ رجسٹرار بہاولپور اور اس کا 01 ذیلی دفتر بجٹ مالی سال 2019-20 مبلغ-/ 10169200روپے ہے۔

3) ریجنل کوآپریٹو ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بہاولپور بجٹ مالی سال 2019-20 مبلغ-/13914000روپے ہے۔

(ب) 150 سرکاری ملازمین تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت ضلع بہاولپور میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی چھ برانچز کام کررہی ہیں۔

(د) 5306 ممبران کو قرضہ جاری کیا گیا۔

(ہ) ڈیفالٹرز کی تعداد 280 ہے 10 لاکھ روپے سے زیادہ کے پانچ ڈیفالٹرز ہیں، تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

فیصل آباد: محکمہ امداد باہمی کے دفاتر اور این جی اوز سے متعلقہ تفصیلات

329: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں محکمہ امداد باہمی کے کتنے دفاتر ادارے اور ملازمین ہیں؟

(ب) محکمہ امداد باہمی سے اس ضلع میں کتنی رجسٹرڈ NGOs ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے نام اور رقبہ کی تفصیل دی جائے؟

(د) کیا ان رجسٹرڈ NGOs اور ہاؤسنگ سوسائیٹیز پر محکمہ کا چیک اینڈ بیلنس ہے تو ان کو چیک کرنے کا اختیار کس کے پاس ہے؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) فیصل آباد میں محکمہ امداد باہمی کے 25 دفاتر، 2232 کوآپریٹو سوسائٹیز رجسٹرڈ (ادارے) اور 198 ملازمین ہیں۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں محکمہ امداد باہمی میں کوئی این جی اوز رجسٹرڈ نہ ہیں۔

(ج)

نمبر شمار	نام کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی	ایکڑ	کنال	مرلہ
1	گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	0	733	3
2	ٹیلی کام انجنیئرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	0	2549	0
3	فیصل آباد ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	0	1400	19
4	اکیڈمک ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	72	01	10
5	کوآپریٹو ہاؤس بلڈنگ سوسائٹی ملازمین زرعی یونیورسٹی فیصل آباد	0	461	03
6	ریلوے ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	0	783	04
7	دی لائرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	0	1506	12
8	دی بہاری کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	0	216	4
9	ڈسٹرکٹ گورداسپور مہاجرین کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	85	0	0
10	فیصل آباد کرسچئین کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	21	3	0
11	دی شاداب کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	0	0	0
12	دی واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	651	2	15

(د)

1) این جی اوز(NGOs) محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت رجسٹرڈ ہوتی ہیں ان کا محکمہ امداد باہمی سے کوئی تعلق نہ ہے۔ جبکہ ہاؤسنگ سوسائیٹز پر ڈویژن کی سطح پر چیک اینڈ بیلنس کا اختیار ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز فیصل آباد کے پاس ہے، ضلع کی سطح پر سرکل رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز کے پاس ہے اور تحصیل کی سطح پر اسسٹنٹ رجسٹرار و دیگر میدانی عملہ انسپکٹرز، سب انسپکٹرز بھی موجود ہیں۔

2) متعلقہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی (ایف ڈی اے) نقشہ جات، ماسٹر پلان منظور کرتی ہے اور اس کے متعلقہ امور کی ذمہ دار ہے۔

لاہور میں پنجاب لیکوڈیشن بورڈ کے تحت پلازوں، دکانوں سے حاصل آمدن سے متعلقہ تفصیلات

823: چودھری اختر علی: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ امداد باہمی کے تحت پنجاب لیکوڈیشن بورڈ کے تحت کتنے پلازے، دکانیں، زمین کس کس جگہ ہے؟

(ب) ان پلازوں، دکانوں اور زمین سے ماہانہ اور سالانہ کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

(ج) ان پلازوں کے نام اور یہ کتنے رقبہ پر قائم ہیں ان میں کتنی دکانیں اور دفاتر و ہال وغیرہ ہیں؟

(د) کیا ان پلازوں، دکانوں اور زمین کی لیز ہر سال دی جاتی ہے؟

(ہ) پنجاب لیکوڈیشن بورڈ کے کتنے دفاتر کس کس جگہ پر ہیں اور ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(و) حکومت لاہور میں واقع اس بورڈ کی اراضی کی لیز کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) پنجاب کوآپریٹو بورڈ برائے لیکوڈیشن کی ملکیتی پلازوں اور دوکانوں اور زمین کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان پلازوں کی ماہانہ آمدنی مبلغ-/32,48,338روپے اور سالانہ آمدن -/3,89,80,056روپے تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب کوآپریٹو بورڈ برائے لیکوڈیشن کے ملکیتی پلازوں اور رقبہ کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) معزز عدالت عالیہ کے حکم مورخہ 06.06.2018 تتمہ (د) پر پی سی بی ایل کی ترمیم شدہ لیز/رینٹ پالیسی کے تحت پلازوں اور دکانات کی لیز/رینٹ حقوق کے لئے open auction ہر تین سال بعد کی جاتی ہے اور مزید دو سال کی ترمیم بھی شامل ہے۔ زرعی زمینوں کے لیز حقوق دینے کے لئے ڈپٹی کمشنر کو ان کی evaluation کے لئے خطوط اور ریمانڈر ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جیسے ہی assessment وصول ہو گی ان کی لیز حقوق کے لئے open auction بذریعہ اخبار اشتہار منعقد کی جائے گی۔

(ہ) پنجاب کوآپریٹوز بورڈ برائے لیکوڈیشن کا مین ہیڈ آفس، مال ویو پلازہ، بنک اسکوائر، نیلا گنبد میں واقع ہے اور اس کے سب آفس ضلع سرگودھا اور راولپنڈی میں واقع ہیں۔ اس میں کل 183 ملازمین کام کرتے ہیں۔

(و) بورڈ کی اراضی کی لیز کی تحقیقات کے لئے نیب پنجاب لاہور میں ریفرنس دائر کر دئے گئے ہیں جن پر تحقیقات چل رہی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ صاحب!

پوائنٹ آف آرڈر

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ پہلے آپ بات کر لیں۔

پاکستان میں اندرونی اور بیرونی سرمایہ کاری کے لئے سہولتیں فراہم کرنے کا مطالبہ

SYEDA MAIMANAT MOHSIN: Mr Speaker! I just want to draw the attention of the House.

جناب سپیکر! یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہونا چاہئے جب بنگلہ دیش کا ایمبیسڈر لاہور آکر ہمارے صنعتکاروں کو مدعو کرے اور کہے کہ آئیں آپ بنگلہ دیش میں آکر invest کریں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ کئی بزنس ہاؤسز already بنگلہ دیش میں invest کر چکے ہیں، سری لنکا میں invest کر چکے ہیں، یہاں تک کہ African countries میں invest کر چکے ہیں اور یہاں سے بہت سی investment جا چکی ہے تو میرے اپنے رشتہ دار ہیں سید بابر علی شاہ He is the head of Packages Group and he is my uncle میں نے اُن سے پوچھا میں نے کہا آپ نے بنگلہ دیش میں paper mill لگائی ہے۔

Mr Speaker! What is your reason for doing this and why have you taken this investment out of Pakistan and he said to me that I met the Prime Minister of Bangladesh and she said Mr. Ali whether I am the Prime Minister of Bangladesh or my competitors or anyone else who should follow me to this august office we will honor the word of the last Prime Minister no matter which party she belongs to, we will value the sovereign guarantee and we will value and honor them.

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ The law of contract is enforced in letter and spirit in Bangladesh. انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں سب ادارے اپنی اپنی space میں محدود ہیں اور اپنی اپنی حدود میں رہ کر کام کرتے ہیں اور ہمارے businesses and enterprises میں interference نہیں ہوتی۔ The growth rate of Bangladesh is now 8.5 percent and they were part of Pakistan a few decades ago تو یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ I think occasionally in this august Assembly جہاں پر بڑے بڑے لوگوں نے اپنی debates کے ذریعے contribution کی ہے۔

Towards the debates in this province including the late and great Mian Iftikhar-ud-Din and including many august people like Malik Meraj Khalid and Hanif Ramay.

جناب سپیکر! بہت سے ایسے لوگوں نے یہاں پر اپنی contribution کی ہے۔ ہمیں کبھی کبھار mundane سے ہٹ کر ان باتوں کے بارے میں بھی سوچنا چاہئے because after all تخت لاہور ہی پاکستان ہے and we should think about these things and I would welcome debate on this issue here in the Assembly کہ کیوں ہمارے صنعتکار اور وہ لوگ جو اس ملک میں contribute کر سکتے ہیں تو کیوں وہ آج سوچ رہے ہیں کہ ہمیں اپنا سرمایہ لے کر کسی اور ملک میں چلے جانا چاہئے اور وہ جا بھی چکے ہیں تو یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

Mr Speaker! Since we have got away from the mundane and for a little while I want to draw the attention of the members of this House to a wonderful forthcoming book written by Lebanese Muslim journalist and scholar by the name of Kim Ghattas. She has written about the current problems of Muslim civilization, the Muslim Arab world all over from S.A to Algeria.

جناب سپیکر! انہوں نے اس کتاب میں یہ پوچھا ہے کہ ہمارا یہ حال کیوں ہے؟ اور انہوں نے ہمارے Muslim Arab world کے مسائل کو back to 1979 سے trace کیا ہے the similar year in which many things happened جو کہ آج ہمارے پورے معاشرے سیاست، sociology اور ہماری polity پر اثر انداز ہیں اور انہوں نے تین چار لمحات کی بات کی ہے تو ہمیں ان کے بارے میں سوچنا چاہئے کہ آیا وہ سرکل ختم ہو چکا ہے یا کہ جاری ہے اگر جاری ہے تو ہمیں اس کو کس طرح سے deal کرنا چاہئے؟

Mr Speaker! In 1979 Imam Khomeini returns to Iran as the triumphant revolutionary and throws out the Shah of Iran, in 1979 Soviet Union invade Afghanistan, in 1979 Juhayman tries to take over the Khana Kaba from the house of Saud and in 1979 Prime Minister

Zulfiqar Ali Bhutto martyr was executed here at the hands of dictator and many things then unfolded after that all over the Muslim Arab world.

جناب سپیکر! اس کا خمیازہ آج تک ہم بھگت رہے ہیں اور یہ خمیازہ ہم صرف پاکستان ہی میں نہیں بلکہ کئی ممالک میں بھگت رہے ہیں تو ہمیں اس بارے میں سوچنا چاہئے کہ ان چیزوں کا logical end کہاں پر ہو گا کیا ہم اس کی resistance کے حوالے سے کوئی contribution کر سکتے ہیں کیونکہ ہم عوامی نمائندے ہیں، ہم ان کے ووٹوں سے نوازے ہوئے ہیں، ان کو ہم سے امیدیں ہیں کہ ہم صرف سڑکوں اور soling سے باہر نکل کر بھی بات کریں گے اور اپنے بارے میں کچھ سوچیں گے تو ہمیں اس حوالے سے بھی پنجاب اسمبلی میں ضرور contribute کرنا چاہئے۔

Mr Speaker! I just wanted us to think about these things. Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! یقیناً اس حوالے سے indeed ہونا چاہئے کیونکہ آپ نے کافی deep باتیں کہی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے یہاں پر debate بھی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ آپ نے بنگلہ دیش کے بارے میں بات کی ہے تو کیوں نہ پاکستان کو ایسا بنایا جائے کہ لوگ باہر سے پاکستان آکر investment شروع کر دیں تو انشاءاللہ جناب محمد بشارت راجہ پھر اس پر debate بھی رکھ سکتے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): شکریہ۔ جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ابھی معزز خاتون ممبر نے یہ بات فرمائی ہے کہ بنگلہ دیش کے ایک ایمبیسیڈر پاکستان آکر اپنے ملک بنگلہ دیش میں investment کے حوالے سے بات کر رہے ہیں تو ایک آزاد معیشت میں ہر کسی کو حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی دوسرے ملک میں جاکر اپنے ملک کی بات کر سکے۔ ہم بھی جب کسی دوسرے ملک میں جاتے ہیں جیسا کہ کچھ عرصہ قبل میں as a ambassador چائنا گیا وہاں ان کے ملک میں لوگوں سے کہا کہ آپ ہمارے ملک میں آکر investment کریں۔ بات

یہ ہے کہ جہاں پر cost of doing business and ease of doing business ہوں گے تو investment بھی وہیں پر جائے گی۔ ہم نے اس پر بہت کام کیا ہے پاکستان جو کہ ease of doing business کے حوالے سے 136 ویں نمبر پر کھڑا تھا تو آج وہ 108 ویں نمبر پر ہے۔ ہم اس پر کام کر رہے ہیں کہ آئندہ نومبر میں جو ورلڈ بنک کی رینکنگ آنی ہے تو ہمیں بہت امید ہے کہ ہم 80 یا 90 ویں نمبر کے درمیان ہوں گے اس سے بھی زیادہ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں اورانڈسٹریل اسٹیٹ قائداعظم بزنس پارک میں نئی چیز متعارف کروا رہے ہیں اس میں ہماری کوشش ہے کہ ease of doing business کے حوالے سے جو ہم reforms لا رہے ہیں اس کے نتیجے میں ہم 50 ویں نمبر پر آئیں تاکہ دنیا کے جو دوسرے ممالک ہیں ان سے رینکنگ میں ہم بہتر ہوں لہٰذا یہ کہیں پر کوئی قدغن نہیں لگائی جاسکتی۔ آج اگر ہم فرض کریں کہ بنگلہ دیش کے ایمبیسیڈر نے اپنے ملک کے لئے کوئی road show کیا ہے یا بات کی ہے تو ہم اس پر پابندی لگا دیں کہ جی آپ ہمارے ملک میں آکر investment کے حوالے سے بات کر ہی نہیں سکتے تو پھر یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ آپ بھی کہیں دوسرے ملک جاکر اس حوالے سے بات نہیں کر سکیں گے لہٰذا ایسا نہیں ہوسکتا کہ آپ کسی کو بات کرنے سے روکیں۔ جہاں تک یہ بات ہے جو investor or industrialist ہے اس نے تو اپنے profit کو دیکھنا ہے کہ میں نے کس ملک میں جاکر کون سی انڈسٹری لگانی ہے؟وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے ease of doing business کے حوالے سے جو کوشش اور کام کیا ہے اس سے پہلے کسی نے نہیں کیا۔

جناب سپیکر!میں یہ بات دعوٰے سے کہتا ہوں کہ چاہے آپ اس پر debate رکھوا لیں۔ آپ ہم سے پوچھیں کہ ہم نے ease of doing business کے حوالے سے پاکستان کے اندر کیا کام کیا ہے ورلڈ بنک کی رینکنگ میں نے یا آپ نے issue نہیں کی کیونکہ ہم نے اس حوالے سے reforms کی ہیں اور اگلی reforms جو آرہی ہیں اس کے مطابق آج پوری دنیا مان رہی ہے اپوزیشن مانے نہ مانے یہ ایک علیحدہ بات ہے۔ میں تو رینکنگ جاری کرنے والا نہیں ہوں۔

جناب سپیکر!میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب ease of doing business کے حوالے سے پوائنٹس نیچے آتے ہیں جب آپ گیم کرتے ہیں تو اتنی ہی investment کا والیم بھی آپ کے ملک میں آتا ہے اور الحمدللہ وہ آیا ہے۔

جناب سپیکر!میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری کوشش ہے کہ بنگلہ دیش یا کسی دوسرے ملک میں جو انڈسٹری لگ رہی ہے کیا وہ ہمارے دور میں لگی ہے یا اپوزیشن کے اپنے دور میں لگی ہے، کیا پاکستان کی جو رینکنگ 2008 میں 77 ویں نمبر پر تھی اور اس کے بعد 157 ویں نمبر پر چلی گئی کیا وہ ہمارے دور میں گئی ہے؟ ہم اس پر reforms لے کر آئے ہیں اور ہم اس کو بہتر کر رہے ہیں اور اس کا طریق کار بہتر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میں آپ کو ایک simple example دیتا ہوں کہ ابھی ہمارے پاس انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ میں نئے اٹھارہ سیمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے اٹھارہ نئے لوگوں نے apply کیا ہے یہ ایک بلین ڈالر سے زائد کی investment ہے۔ اب اس کو کرنا کیسے ہے کہ ہم نے اپنے انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ میں بیٹھ کر یہ کہا کہ جو بھی آدمی apply کرے گا ہم اس کو timeline کے مطابق respond کریں گے۔ اگر انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے جو SOPs بنے ہوئے ہیں جو ایک لسٹ بن گئی ہے اس کو 10 دن کے اندر 10 ماہ کے اندر نہیں بلکہ 10 دن کے اندر اس process کو مکمل کر کے متعلقہ چار محکمہ جات لوکل گورنمنٹ، ایگریکلچر انوائرنمنٹ اور اریگیشن کی بھی timeline fix کر رہے ہیں کہ آپ نے اتنے عرصے میں اس کی منظوری دینی ہے تاکہ جو industrialist پنجاب میں اپنی انڈسٹری لگانا چاہ رہا ہے ہم ان کو ہر طرح سے accommodate کریں۔ پنجاب بورڈ آف انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی کے لئے ون ونڈو آپریشن شروع کیا ہے جو کہ پنجاب کی اپنی پنجاب بورڈ آف انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی کی انڈسٹریل اسٹیٹ ہے۔ چائنا کے لئے فیصل آباد میں ان کی لینگوئج میں ہی ون ونڈو آپریشن شروع کیا ہے۔ Taxes کو اکٹھا کرنے کا کام آج سے پہلے کبھی نہیں ہوا اور ہم نے اس کو کمپیوٹرائزڈ کیا ہے۔ آپ کا جو ٹیکس بنتا ہے آپ اسے اپنی موبائل ایپ پر pay کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر!میری تجویز ہے کہ آپ ease of doing business پر ایوان میں بحث رکھ لیں اور ہاؤس کو debate کے لئے open کر دیں۔ ہم نے یہاں پر ease of doing business کے لئے جو چیزیں کی ہیں وہ میں لے کر آؤں گا، پنجاب کے فیصل آباد انڈسٹریل زون میں 2 بلین ڈالر سے زیادہ کی investment آئی ہے۔ میں آپ کو انڈسٹری کے بارے میں بتا سکتا ہوں، جو کام شروع ہو گیا ہے وہ بتا سکتا ہوں۔۔۔(مداخلت)

جناب سپیکر! جناب خلیل طاہر سندھو میری بات سے contradict کرنا آپ کا حق ہے اور آپ یہ ضرور کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں facts and figures کے ساتھ بات کروں گا۔

جناب سپیکر! میں ہاؤس کے floor پر کھڑا ہوں اور یہاں کھڑے ہو کر میں کوئی ایسی بات نہیں کر سکتا بلکہ facts and figures کے ساتھ بات کروں گا کہ اس دور میں پنجاب کے اندر کون کون سی انڈسٹری آئی ہے میں اس کا ٹائم اور date بھی بتاؤں گا۔

جناب سپیکر! یہ بھی بتاؤں گا کہ یہ انڈسٹری آئی ہے، یہ انڈسٹری چل رہی ہے، اس سے اتنی job's پیدا ہوئی ہیں۔ آپ کی import کا substitute جو پنجاب کے اندر لگ رہا ہے اس کی تعداد بھی بتا سکتا ہوں۔ وزیر قانون اسے دیکھ لیں گے آپ اس پر بحث کے لئے کوئی ٹائم مقرر کر لیں تو ہم سب اس پر بات کر لیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے floor دیا آپ کی بڑی مہربانی۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر open debate کے لئے ہمارے معزز وزیر نے جو بات کی ہے ان کے ارشادات کے دو حصے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں ریکارڈ کی correction کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): چودھری مظہر اقبال! اگر آپ تشریف رکھیں تو میں بات کر لیتا۔ جب کوئی دوسرا معزز ممبر بات کر رہا ہو تو آپ کو بیٹھ جانا چاہئے۔ سپیکر صاحب نے مجھے floor دیا ہے تب ہی میں بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! چونکہ میں فیصل آباد کا رہنے والا ہوں اور میں نے فیصل آباد کے ساتھ grow کیا ہے اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ 2008 میں یہاں سے کچھ investors گئے تھے۔ اب وہ رو رہے ہیں چونکہ انہوں نے ان کی ساری کی ساری

investment seize کر لی اور وہاں سے انہیں بھگایا ہے وہ وہاں سے بہت برے طریقے سے آئے ہیں۔ 10-2009 اور 2011 میں کچھ لوگ چلے گئے تھے ان کا حق ہے کہ وہ یہاں پر دوبارہ revive کریں، لیکن اب کوئی لٹنے کے لئے نہیں جانا چاہتا۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جو علامہ اقبال ٹرمینل بتایا ہے وہ ٹرمینل 3217 ایکڑ پر بنا ہے اور وہاں چائنیز investors آ رہے ہیں۔ جب ہم دوسروں کو invite کر کے یہاں لے آتے ہیں تو یہاں کے لوگ بھی invest کر سکتے ہیں لیکن یہ debate ہو سکتی اور اس پر debate کر لی جائے۔

جناب سپیکر! اس کا دوسرا حصہ تھا کہ 1979 میں افغانستان یا روس کا ٹوٹ جانا یا خمینی کا آنا یہ سارے foreign affaires کے معاملات ہیں ان پر یہاں debate نہیں رکھی جا سکتی۔ جو کتب پڑھی جاتی ہیں ان کی اپنے اپنے profession میں زیادہ study کی ضرورت ہوتی ہے لیکن foreign affairs کے معاملات پر یہاں debate نہیں رکھی جا سکتی البتہ جو معاملہ ہمارے purview میں ہے اس پر debate رکھی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جیسے معزز ممبر نے کہا ہے بے شک اس پر debate رکھ لی جائے لیکن debate رکھتے ہوئے foreign affairs کو بیچ میں نہ لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! جس طرح سے محترمہ جگنو محسن نے بات شروع کی It was really a food for thought اس میں انہوں نے یہ نہیں کہا کہ بنگلہ دیش کے ایمبیسڈر نے یہاں آ کر کیوں invite کیا ہے، normal free trade میں ہر جگہ ہمارا بھی حق ہے لیکن سوچنے کا لمحہ فکریہ جس کی طرف ہماری توجہ ہونی چاہئے وہ یہ ہے کہ ہماری Expected growth rate for the coming two years as described by the World Bank and other institutions 2.2 percent ہے۔

جناب سپیکر! وزیر صنعت نے یہاں پر فیصل آباد میں ease of doing business کا بڑا advantage لیا ہے۔

Mr Speaker! This is a continuous process. This has been initiated by the previous government and has been admitted by Razaq Dauood Sb in his press conference in Islamabad.

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ جب ہماری ranking بہتر ہوئی تھی وہاں انہوں نے اس کا credit previous government کو دیا تھا تو

Mr Speaker! This is not only that the credit goes to the PTI government but credit also goes to the previous government.

جناب سپیکر! میرے خیال میں میاں محمد اسلم اقبال بھی اس بات کو مانیں گے۔ انہوں نے جو فیصل آباد میں investment کے حوالے سے بات کی ہے یہ سی پیک کا دوسرا مرحلہ ہے، پہلے مرحلے میں سارا infrastructure develop ہو گیا ہے۔ اس میں مسلم لیگ (ن) کی گورنمنٹ نے بڑے جوش و جذبے اور محنت کے ساتھ وہ سارا infrastructure developed کیا۔ اس کے بعد جو ان کے دھرنوں کی سیاست ہوئی، سب کچھ ہوا۔ اس کے بعد آپ کے سامنے ہے کہ کتنے سو بلین ڈالر کے پراجیکٹس مکمل ہوئے، اب second phase میں انڈسٹریل اسٹیٹس کی ڈویلپمنٹ ہے اور یہ بھی continuation of previous government ہی ہے کہ وہ سی پیک لے کر آئے اور اس کے بعد اب یہ second phase start ہو رہا ہے تو this is very good کہ investment آ رہی ہے۔

جناب سپیکر! میاں محمد اسلم اقبال نے بڑی اچھی باتیں بتائی ہیں کہ فیصل آباد میں بھی investment آ رہی ہے لیکن اصل مرحلہ یہ ہے کہ ہماری جو hurdles ہیں ان میں آپ کا power tariff، interest rate اور سوئی گیس کے ریٹس ہیں جن پر سارے industrialists چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ جب تک آپ کا interest rate single digit میں نہیں آئے گا جب تک آپ کا power tariff اور سوئی گیس کا tariff کم نہیں ہو گا تو کوئی بھی industrialist سرمایہ کاری کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اور باہر سے بھی اگر کچھ لوگ نہیں آ رہے یا انہیں کوئی problems ہیں تو وہ یہ ہیں ہمارے address کرنے والے اصل مسائل یہ ہیں کہ why our growth rate is 2.2 and why the Bangladesh growth rate is 8.5 اور ہم ساؤتھ ایشیا میں lowest ہیں۔ اب اگر انڈیا، بنگلہ دیش، ملائیشیا، چائنا اور باقی ممالک

کی ranking دیکھیں تو the what is this so ,side lowest the on are we
honourable member wanted to point out نہ کہ وہ یہ کہنا چاہ رہی تھیں کہ
بنگلہ دیش کے ایمبیسڈر کو یہ کیوں allow کیا گیا۔

This was not the point, thank you very much, Sir

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں point of personal explanation پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے بھی بات کرنے دیں پھر منسٹر صاحب اکٹھا جواب دے لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اکٹھا جواب دیں لینا۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میاں محمد اسلم اقبال نے اس پر جو بحث رکھنے کا کہا ہے میں ان کی اس بات کو welcome کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آئندہ اجلاس میں اس پر بحث کے لئے کوئی دن رکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آئندہ اجلاس میں بحث کر لیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میاں محمد اسلم اقبال نے بڑی خوش دلی سے کہا ہے کہ اس پر debate open کی جائے اور یہ انتہائی ضروری ہے میں again welcome کرتا ہوں۔ جس طرح ڈاکٹر صاحب نے کچھ facts رکھے ہیں جب یہ debate آئے گی تو ہم بھی facts لے کر آئیں گے کہ اگر پنجاب کے اندر 2۔ارب ڈالر آئے ہیں تو اس کی scrutiny کریں گے کہ وہ کس کس شعبے میں ہیں۔

(اذان مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جو دعوے کئے جا رہے ہیں ان کی بھی scrutiny ہونی چاہئے اور کچھ points میں خود دے رہا ہوں کہ منسٹر صاحب بھی تیاری کر کے آئیں اور ہم بھی تیاری کر کے آئیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے یہ بات بحث میں ہی ہو گی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ پچھلے اٹھارہ ماہ میں پنجاب کے اندر کتنی انڈسٹری بند ہوئی ہے، کتنے بلین ڈالر کی انڈسٹری بند ہوئی ہے؟ ابھی کل فیصل آباد کے اندر ساری پاور لومز ہڑتال پر تھیں اور بڑے بڑے مظاہرے ہو رہے تھے۔ پنجاب کے لئے یہ بھی alarming ہے کہ ٹریکٹر کی پیداوار اور فروخت 40 فی صد کم ہوئی ہے۔ انشاء اللہ اس بحث میں ہم یہ حقائق بھی سامنے لے کر آئیں گے اور جب منسٹر صاحب تفصیل سامنے رکھیں گے کہ ایک ارب یا 2۔ارب ڈالر کی انڈسٹریز لگی ہیں۔ منسٹر صاحب بھی detail کے ساتھ بتائیں کہ ان کے دُور میں کون کون سی انڈسٹریز لگی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! جب عام بحث ہو گی تو یہ ساری چیزیں تفصیل کے ساتھ discuss ہو جائیں گی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جب عام بحث ہو گی تو ہم بھی بتائیں گے کہ پنجاب کے اندر پچھلے اٹھارہ ماہ میں کتنی انڈسٹریز بند ہوئی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ balance negative میں جائے گا کیونکہ جتنی انڈسٹریز بند ہوئی ہیں اس کی وجہ سے یہ balance positive میں نہیں جا سکتا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں correction کے لئے ایک دو چیزیں عرض کروں گا۔ میں حزب اختلاف کے تمام معزز ممبران سے ضرور پوچھوں گا کہ آپ کے دور حکومت میں کون کون سی نئی انڈسٹریل اسٹیٹ قائم ہوئی تھیں؟ ڈاکٹر مظہر اقبال نے ابھی علامہ اقبال انڈسٹریل زون کے حوالے سے credit لینے کی کوشش کی ہے۔

جناب سپیکر! ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ جب میں پہلے منسٹر تھا تو اُس دور حکومت میں اس انڈسٹریل زون کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا اور اسی دور میں یہ انڈسٹریل اسٹیٹ بننا شروع ہوئی تھی۔ اسی طرح لاہور والی سُندر انڈسٹریل اسٹیٹ بھی اسی دور میں قائم ہوئی تھی۔

جناب سپیکر! مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں منڈی بہاؤالدین انڈسٹریل اسٹیٹ اور پتوکی انڈسٹریل اسٹیٹ سیاسی طور پر بنائی گئی ہیں۔ آپ ان انڈسٹریل اسٹیٹ کو جا کر چیک کر لیں کہ کس کس کو نوازنے کے لئے یہ قائم کی گئیں۔ آپ سوچ نہیں سکتے کہ وہاں پر کس طریقے سے حکومت کا پیسا ضائع کیا گیا ہے۔ اگر وہاں پر دو ٹیوب ویل لگائیں تو نیچے سے پانی نکل آئے گا۔ کیا ایسی جگہ پر انڈسٹریل اسٹیٹ کامیاب ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر! مجھے اپنے حزب اختلاف کے ساتھیوں سے یہ بھی پوچھنا ہے کہ انہوں نے اپنے دُور حکومت میں کس علاقے میں کون سی انڈسٹریز لگائی ہیں؟ میں نے اس وزارت کا چارج سنبھالنے کے بعد آج تک سات Special Economic Zones بنائے ہیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبران حزب اختلاف نے gas tariff کے حوالے سے بات کی ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ gas کا tariff زیادہ ہوا ہے اگر میں اس کی وجوہات بیان کروں گا تو پھر حزب اختلاف کے معزز ممبران ناراض ہوں گے۔ اسی طرح اگر میں بجلی کی قیمت زیادہ ہونے کی وجوہات بیان کروں گا تو پھر حزب اختلاف کے لئے زیادہ پریشانی ہو گی۔

جناب سپیکر! مجھے یہ ساری چیزیں یاد ہیں۔ یہ ساری چیزیں میری fingertips پر موجود ہیں۔ جب آپ کا دل کرے اس پر عام بحث رکھ لیں۔ آپ کل اجلاس بُلا کر اس بابت بحث رکھ لیں، پرسوں یا ترسوں رکھ لیں مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جس دن آپ بحث کرنا چاہیں میں حاضر ہوں اور اگر آپ ابھی اس پر عام بحث کرنا چاہتے ہیں تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اب نماز مغرب کے لئے اجلاس بیس منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب
بیس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ نماز مغرب کے بعد
جناب ڈپٹی سپیکر 6 بج کر 23 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 814/19 محترمہ سیمابیہ طاہر کی ہے جو ہیلتھ سے متعلق ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب لے لیں۔ جی، منسٹر صاحبہ!

پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام
کے اعلیٰ افسران کے استعفے کے بعد ایڈز کیسز کی تعداد میں اضافہ

(۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! شکریہ۔ روزنامہ "ڈان" کی خبر میں چار افسران کے استعفے کی وجہ سے ایڈز پروگرام بند ہونے کی نہج پر پہنچا ہوا ہے اور جنوری 2019 سے ستمبر 2019 تک 129 کیسز سے 448 تک پہنچنا درست نہیں ہے۔ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی کی طرف سے محکمہ صحت کو کوئی رپورٹ ایسی موصول نہیں ہوئی۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام پنجاب بھر میں ایڈز کے مریضوں کو free screening, counselling، لیبارٹری اور علاج کی سہولتیں مفت مہیا کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! سال 2019 میں ایڈز پروگرام کی خدمات کو ضلع میانوالی، جہلم، قصور، ننکانہ صاحب، مظفر گڑھ اور بہاولنگر میں وسیع کیا گیا اور عوام میں جلدی screening اور علاج کے لئے آگاہی مہم بڑھا دی گئی۔ میڈیا اور سوشل میڈیا پر بھی آگاہی دی گئی۔ Screening free، free علاج، free لیبارٹری، آگاہی مہم اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے تعاون اور خدمات کی وجہ سے ہم نے مزید cases locate کئے۔ جنوری 2019 سے ستمبر 2019 تک ایڈز کے 2648 نئے مریض رجسٹرڈ کئے گئے اور خاص طور پر وہ بھی مریض شامل ہیں جن کی جیل کے اندر بھی ہم نے screening کی تھی اس وقت پنجاب کے اندر کل 10 ہزار 325 مریض زیر علاج ہیں جن کا مکمل

طور پر free تشخیص اور علاج جاری ہے۔ مزید screening camp اور آگاہی مہم کے ساتھ ساتھ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی خدمات جون 2020 تک 16 اضلاع سے تمام 36 اضلاع میں میسر ہو جائے گی جس کے لئے افرادی قوت کی مرحلہ وار ٹریننگ جاری ہے جس سے عوام کو مزید بہتر سہولت گھر کے قریب مہیا ہو گی۔

جناب سپیکر! پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے چار ملازمین جن کو افسران کہا جاتا ہے، پروگرام ڈائریکٹر سے اختلاف نہیں بلکہ درج ذیل وجہ سے ہے:

1) ڈاکٹر حراء خان تقریباً ڈیڑھ سال سے پروگرام کے ساتھ بطور کنسلٹنٹ کام کر رہی تھیں۔ موجودہ ڈائریکٹر نے 15۔ جولائی 2019 کو join کیا جبکہ محکمہ صحت کی جانب سے ڈاکٹر حراء خان کا کنٹریکٹ 30۔ جون 2019 کو ختم ہو گیا تھا۔ غیر تسلی بخش کارکردگی پر محکمہ نے ان کا کنٹریکٹ مزید آگے extend نہیں کیا۔ اب ڈاکٹر حراء کی جگہ نیشنل ایڈز کنٹرول پروگرام کی طرف سے ڈاکٹر عاطف علی بہتر طریقے سے کام کر رہے ہیں۔

2) محمد جاوید بوٹا بطور سٹور کیپر ملازم تھا اور وہ ایڈز کنٹرول پروگرام میں افسر نہیں۔ وہ عرصہ دراز سے میاں میر ہسپتال میں جنرل ڈیوٹی پر تھا۔ موجودہ ڈائریکٹر نے آفس میں اس کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو واپس بلایا تو اس نے استعفیٰ دے دیا۔ بطور سٹور کیپر محمد علی اور وسیم الحسن کام کر رہے ہیں اور خدمات میں کوئی فرق نہیں پڑا۔

3) محمد طیب ڈیلی ویجز میں بطور کمپیوٹر آپریٹر کام کر رہا تھا۔ محمد طیب افسر نہیں تھا بلکہ ڈیلی ویجز کا ملازم تھا۔ وہ ڈیوٹی باقاعدگی سے نہیں کر رہا تھا۔ جواب طلبی کی گئی اور غیر تسلی بخش کارکردگی کی وجہ سے اس کا ڈیلی ویجز کنٹریکٹ ختم کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ پہلے سے ہی آٹھ کمپیوٹر آپریٹرز کام کر رہے ہیں اور خدمات میں کوئی فرق نہیں آیا۔

4) محسن ارشد بطور مینجر آپریشن کام کر رہے تھے اور ان کی job کنٹریکٹ پر تھی۔ جناب محسن ارشد نے ذاتی وجوہات کی بنیاد پر پروگرام سے استعفیٰ دیا۔ اس کی جگہ جناب اظہر حسین جو کہ پہلے سے یہ کام محسن ارشد کے ساتھ کرتے تھے اور اب بھی کر رہے ہیں۔ اس طرح مینجر آپریشن کی خدمات میں کوئی فرق نہیں پڑا۔

مذکورہ بالا چاروں افراد پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے دفاتر میں کام کرتے تھے جن کا مریضوں کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں تھا اس لئے ان کے جانے سے مریضوں پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ مزید برآں ڈائریکٹر جنرل NACP سے ڈاکٹر عاطف علی، منور حسین، شہزاد احمد بٹ، اختر زمان اور محمد افضل واپس دفتر میں join کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی جانب سے کوئی تیار کردہ رپورٹ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کو نہ ملی ہے۔ اس سلسلے میں روزنامہ "ڈان" کے رپورٹر آصف چودھری سے رابطہ کیا گیا تو اس کے پاس بھی کوئی ایسی رپورٹ نہ تھی۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام تمام وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے ایڈز کنٹرول کرنے پر کام کر رہا ہے اور عملہ کے ارکان تمام ایسی رپورٹوں پر خوش آمدید کہتے ہیں کیونکہ معاشرہ میں ایڈز کے ڈر اور خوف کی وجہ سے لوگ بیماری کا نہیں بتاتے مگر محکمہ صحت اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے کسی بھی ایسی رپورٹ پر فوری ایکشن لیتا ہے تاکہ بیماری پھیل نہ سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے تو اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/4 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے جو کہ move ہو چکی ہے اور منسٹر صاحبہ نے اس تحریک التوائے کار کا جواب پڑھنا ہے۔ منسٹر صاحبہ! اس کا جواب ذرا مختصر پڑھنا۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مریدکے
کی گائنی وارڈ میں ایمرجنسی مریضوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا جانا

(۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس ضمن میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ ایک خاتون نے ہسپتال کے باہر دروازے پر بچے کو deliver کر دیا جس کے بارے میں بتاتی چلی جاؤں کہ محکمہ نے معاملہ کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ تحصیل ہیڈ کوارٹر مریدکے سے رپورٹ طلب کر لی تھی اور یہ خبر لگنے سے پہلے اس کی طلبی ہو چکی تھی۔ رپورٹ کے مطابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے 24 تاریخ کو

ایمرجنسی میں تعینات متعلقہ عملے کو طلب کر لیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق ایک اور خاتون جو کہ بہت serious حالت میں تھی ہسپتال میں critical condition کے اندر لائی گئی تھی چونکہ وہ serious حالت میں تھی جسے ڈاکٹروں نے deal کیا تو یہ خاتون گھبرا کے دروازے سے باہر آ کر بیٹھ گئیں حالانکہ وہاں کی آیا نے مسلسل اسے روکنے کی کوشش کی اور جب اسے زیادہ تکلیف ہوئی تو اس کو اندر لا کر delivery کروائی گئی۔ بچہ بھی خیریت سے ہے اور اس کی والدہ بھی خیریت سے ہے جبکہ یہ خبر بے بنیاد ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ چکا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 869/19 جناب نصیر احمد کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار move ہو چکی تھی۔ اس کا جواب آنا تھا۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب آ چکا ہے جو خاصا لمبا چوڑا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے لمبا چوڑا جواب نہیں دینا اس کو مختصر کر دیں۔

غیر معیاری فوڈ پراڈکٹس کو پاس کروانے کے لئے وفاقی پالیسی بنوانے کی سازش

(---جاری)

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ فوڈ ایک provincial subject ہے لیکن کچھ بااثر لوگ اور کچھ ملٹی نیشنل کمپنیاں مل کر یہ چاہتی ہیں کہ ان کے standards کو PSQCA طے کرے۔

جناب سپیکر! میں یہ تحریک لانے میں جناب نصیر احمد کا ممنون ہوں۔ جب انہوں نے آپ کے سامنے یہ تحریک التوائے کار move کی تھی تو اس وقت انہوں نے خود یہ فرمایا تھا کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی پنجاب کا ایک ایسا اچھا ادارہ ہے جو proper کام کر رہا ہے اور انہوں نے اس کو appreciate کیا تھا۔

جناب سپیکر!میں ان کا ممنون ہوں کہ انہوں نے پنجاب فوڈ اتھارٹی کی تعریف کی۔ اصل میں فیڈرل گورنمنٹ یہ standards پنجاب فوڈ اتھارٹی کے دائرہ اختیار سے لے کر خود settle کرنا چاہتی ہے۔یہ purely provincial subject ہے لہٰذا پنجاب فوڈ اتھارٹی کی domain میں جو manufacturing companies آتی ہیں اور جو importers آتے ہیں ان کے standards پنجاب فوڈ اتھارٹی کو خود طے کرنے چاہئیں۔

جناب سپیکر!میں جناب نصیر احمد کی اس تحریک کو support کرتا ہوں اور میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس پر کوئی قرارداد بھی پاس کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آچکا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔جی،جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر!پنجاب کے اندر فوڈ اتھارٹی کے کام کے حوالے سے پچھلی گورنمنٹ یا موجودہ گورنمنٹ کو کوئی اعتراض ہے نہ لوگوں کو اعتراض ہے تو پھر فیڈرل گورنمنٹ یہ معاملہ اپنے ذمہ کیوں لینا چاہتی ہے؟

جناب سپیکر!اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ یہاں ہم نے سکولوں کے اندر ملٹی نیشنل کمپنیوں کے drinks بند کر دیئے ہیں جو بچوں کی صحت کے لئے نقصان دہ تھے۔اب چونکہ باقی صوبوں کے اندر وہ drinks چل رہے ہیں تو وہ یہ چاہ رہے ہیں کہ یہ معاملہ کسی طرح فیڈرل گورنمنٹ کے سپرد ہو جائے تاکہ پنجاب کے اندر فوڈ اتھارٹی نے کوالٹی کنٹرول کرنے کے لئے جو measurements لئے ہوئے ہیں ان کو ختم کر دیا جائے۔

جناب سپیکر!میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اس پر آپ کا ڈٹا رہنا بڑا ضروری ہے کہ یہ معاملہ صوبائی ہے اور اس کو صوبائی حکومت کے پاس ہی رہنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،بالکل۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر!اگر پنجاب اپنے standards خود maintain کر سکتا ہے اور یہاں کے لوگ اس کو باقی بھی رکھنا چاہتے ہیں تو پھر یہ اختیار ان کے پاس ہی رہنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! آپ کی بات بالکل relevant اور صحیح ہے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! اٹھارہویں ترمیم کے بعد آئین کی شق 154 کے تحت یہ مکمل provincial subject ہے اور اس پر صوبوں کا مکمل اختیار ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! کچھ دن پہلے فیڈرل گورنمنٹ کے منسٹر جناب فواد چودھری نے اس پر میٹنگ کی ہے اور وہ اس پر legislation کرنے جا رہے ہیں کہ basic quality کے رولز کو فیڈرل گورنمنٹ طے کرے۔ اگر فیڈرل گورنمنٹ نے ان رولز کو طے کرنا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ صوبائی حکومت کے پاس پھر اس کا اختیار نہیں رہے گا۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ منسٹر صاحب اس پر specially steps لیں اور ان سے رابطہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس سلسلہ میں جناب فواد چودھری سے بات کریں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میری submission یہ ہے کہ یہ issue آپ کے take up کرنے کا ہے ہم تو اپنے طور پر پوری کوشش کر چکے ہیں اور کر بھی رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اس پر بات کر لیتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون کی توجہ بھی چاہوں گا کہ جب منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ صوبائی معاملہ ہے اور اپوزیشن کے ممبران بھی یہی کہہ رہے ہیں اور خدشہ بھی یہ ہے کہ اس کو فیڈرل گورنمنٹ اپنے پاس نہ لے لے تو اس کا حل یہی ہے کہ اس وقت ہاؤس چل رہا ہے ابھی رولز کو suspend کر کے یہاں وفاقی حکومت کے لئے ایک قرارداد لائی جائے کہ آئین کے مطابق یہ معاملہ صوبائی domain میں آتا ہے اس لئے وفاقی حکومت اس میں کسی طرح کی legislation یا رولز فریم نہ کرے اور اس کا اختیار صوبوں کے پاس ہی رہنے دیا جائے۔ اگر یہ متفقہ قرارداد وفاقی حکومت کے پاس چلی جائے تو میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی مضایقہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ اس پر قرارداد لے آئیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر نے ایک تجویز دی ہے اسے منسٹر صاحب نے سن لیا ہے۔ ہم اس سلسلہ میں وزیر اعلیٰ سے discuss کر لیں گے اگر پنجاب حکومت کا interest ہوا تو قرارداد move کی جا سکتی ہے لیکن ہمیں تھوڑی مہلت دی جائے تا کہ ہم وزیر اعلیٰ سے بات کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! اگر وہ قرارداد لانا چاہ رہے ہیں تو اس میں کیا issue ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! وہ قرارداد لے آئیں یہ اس کو جمع کرا دیں ہم وزیر اعلیٰ سے بات بھی کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ٹھیک ہے۔ جناب سمیع اللہ خان! آپ قرارداد جمع کرا دیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! یہ بہت اہم اور فوری نوعیت کا issue ہے۔ وہاں کچھ لوگ پورا اثر دکھا رہے ہیں اور یہ سارا کچھ manage کیا جا رہا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! اگر وزیر قانون اس کی ذمہ داری لیتے ہیں اور اس معاملے کو وزیر اعلیٰ کے ساتھ خود take up کرتے ہیں تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں اس issue پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ جو matter discuss کیا جا رہا ہے اس میں میری request یہ ہے کہ Council of comon Interest کے اندر اس matter کو لے کر جایا گیا وہاں وزیر اعظم اور چاروں وزراء اعلیٰ نے بیٹھ کر اس پر بات کی ہے لہٰذا اس کو بھی تھوڑا دیکھ لیا جائے اسی لئے آپ سے request کی گئی ہے کہ اس میں تھوڑا ٹائم دے دیا جائے تا کہ اس کے مطابق چیزوں کو دیکھ لیا جائے اور کوئی ابہام نہ رہ جائے۔ جو پنجاب

کا حق ہے اس کو پنجاب انشاء اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑے گا ہم اس کے لئے اپنی fight جاری رکھیں گے لیکن اس چیز کو بھی دیکھ لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اس پر قرارداد تو جمع کرا دیں۔ اب ہم general debate شروع کرتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ تشریف رکھیں یہ آپ کی ہی لسٹ آئی ہوئی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ٹڈی دل پورے پنجاب میں آچکی ہے اور وہ آپ کے ضلع سے enter ہوئی ہے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ میرے ضلع سے enter نہیں ہوئی وہ رحیم یار خان سے ہوئی ہے۔ میرا ضلع راجن پور ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! 23 تاریخ کو جناب پرویز الٰہی مجھے allow کر چکے ہیں اور انہوں نے کہا تھا کہ آپ اس بابت تحریک التوائے کار لے آئیں ہم اسے out of turn لے لیں گے۔ بقول سید حسن مرتضیٰ اور آپ کے کہ یہ فضول کام ہے۔ اس پر آپ رولنگ دے دیں کہ یہ فضول کام ہے تو میں اپنی تحریک التوائے کار واپس لے لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے فضول کام نہیں کہا۔ چلیں، آپ تشریف رکھیں۔ ٹائم ختم ہو چکا ہے اب ہم general discussion پر آ گئے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: سپیکر صاحب مجھے allow کر چکے ہیں وہاں پورے علاقے میں تباہی مچ گئی ہے اور یہاں کہا جا رہا ہے کہ یہ فضول کام ہے۔ کیا اس کے لئے ہمارے پاس کوئی ٹائم نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، جناب محمد وارث شاد! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

ٹڈی دل کا فصلات پر حملہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔

مسئلہ یہ ہے کہ ٹڈی دل وسط ایشیاء سے ہوتی ہوئی پاکستان سندھ اور بلوچستان میں پچھلے ایک مہینہ سے تباہی مچارہی تھی اور ہم دعا گو تھے کہ پنجاب میں پہنچنے سے پہلے اس کا تدارک کر لیا جائے گا لیکن شومئ قسمت کہ یہ ٹڈی دل سندھ، بلوچستان سے ہوتی ہوئی پنجاب کے اضلاع راجن پور، رحیم یار خان، ڈیرہ غازی خان میں آئی اور یہاں سے لیہ، مظفر گڑھ، بھکر میں تباہی کرتی ہوئی اب میری تحصیل نور پور تھل میں تباہی مچارہی ہے۔ وہ ساری فصلات کو کھاتی ہوئی اب جھنگ کی طرف رواں دواں ہے لیکن سندھ، بلوچستان کی حکومتوں کی پیروی کرتے ہوئے پنجاب کی حکومت بھی خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ اگر کوئی روایتی اقدامات کئے گئے ہیں تو وہ بھی ناکافی ہیں اور اس کا ناقابل تلافی نقصان ہو رہا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلہ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ ابھی بھی بہاولنگر، ہارون آباد تک چلتی جارہی ہے اور وہ وسطی پنجاب میں بھی پہنچ جائے گی۔ وہ گندم کو eat up کرتی ہے اور آپ کو پتا ہے کہ اس وقت ہماری گندم کی فصل کا بھی زور ہے۔ جو لوگوں کا نقصان ہوا ہے اس کا بھی تخمینہ لگایا جانا چاہئے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! چلیں، آپ نے اس کو پڑھ لیا ہے let the Minister come وہ اس کو respond کریں گے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر مسئلہ کشمیر، پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہے۔ اب ہم general debate پر آتے ہیں۔ جی، محترمہ ذکیہ خان!

مسئلہ کشمیر، پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث

(۔۔۔جاری)

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی اجازت سے کشمیر پر بات کرنا چاہتی ہوں۔ سب کو معلوم ہے کہ کشمیر ایک disputed territory ہے، اس کا کیس United Nation میں ہے اور اس کو تقریباً 73/72 برس گزر چکے ہیں۔ یہ United Nation کا unfinished ایجنڈا ہے۔ United Nation میں بہت سارے ایجنڈا ہیں اور انہوں نے بہت سارے ایجنڈوں پر implement کیا ہے مگر کشمیر کا مسئلہ pending ہے اور ابھی تک انہوں نے اس پر کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ کشمیریوں پر اتنے ظلم ہوئے ہیں، 80 ہزار یا اس سے may be زیادہ کشمیری شہید ہو چکے ہیں۔ اب آٹھ ملین کشمیری کشمیر کے اندر بند ہیں اور ان پر ظلم اور زیادتیاں ہو رہی ہیں۔ مسلمان ملکوں میں سے صرف تین چار ملکوں نے بہت زور سے آواز اٹھائی ہے اور باقی مسلم ممالک جتنے بھی ہیں ان کو چاہئے کہ ہم سب متحد ہوں اور پاکستان ایک ایسا رول ادا کرے کہ سب کو اجاگر کر کے متحد ہو کر ہم کشمیر پر بات کریں اور اس طرح کی بات ہو کہ مودی کو اب روکنا ہوگا ظلم اور تشدد کرنے سے روکنا ہوگا۔

جناب سپیکر! آپ کو معلوم ہے کہ وہاں کرفیو نافذ ہے ان کی ساری انفارمیشن بلاک ہے، internet block ہے، سردیاں ہیں اور جو ان پر زیادتیاں ہو رہی ہیں اور جس سے وہ گزر رہے ہیں وہ کشمیری جانتے ہیں۔ And top of that جو انہوں نے اپنی ترمیم لائی ہے یعنی وہ جو Citizen Amendment Act لائے ہیں اس پر بجائے انہیں شرمندہ ہونا چاہئے تھا یا اس کام کو روکنا چاہئے تھا لیکن اس نے ایسا کر کے دنیا کو بتا دیا ہے کہ میں کتنا anti-Muslim ہوں۔ وہ سارے جانتے تھے after the Gujrat incident everybody knew یہ کیسے، ان کا کیا روّیہ ہے؟

جناب سپیکر! اب تو یہ ثابت ہو گیا ہے کہ جو قائداعظم محمد علی جناح نے پاکستان بنایا جس basis پر بنایا وہ بالکل درست تھا ان کو نظر آ رہا تھا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے کیا حالات ہوں گے؟ آج وہاں ہم سے زیادہ مسلمان ہیں کشمیر اور ہندوستان میں مسلمانوں کی ہم سے زیادہ آبادی

They are suffering and they are crying for the rights and ہے جو آج وہاں human violations ہو رہی ہیں وہ رو کی نہیں جا رہیں اور human rights کے جو ادارے ہیں وہ کس قسم کے ادارے ہیں؟ Useless ادارے جو یہ سارا کچھ روک ہی نہ سکیں تو ان اداروں کا فائدہ کیا؟ میں دو دفعہ کشمیر گئی ہوں اور میں شیخ عبداللہ کے وقت سری نگر گئی تھی اور میں نے سارا کشمیر دیکھا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یاد ہے کہ اس وقت شیخ صاحب نے کہا تھا کہ بی بی ابھی تو میں زندہ ہوں اور جب میں چلا گیا تو کسی نے آپ کو کشمیر نہیں آنے دینا ہے۔ آپ نے جتنا گھومنا اور پھرنا ہے آپ کشمیر کا سارا کونہ کونہ ابھی دیکھ لیں اور اس کونے کونے میں ایک ہی آواز تھی پاکستان پاکستان۔ اگر ہماری کوئی خوشی ہوتی تھی تو وہ ہماری خوشی میں شامل ہوتے تھے اور اگر ہمیں تکلیف پہنچتی تھی تو کشمیریوں کو تکلیف پہنچتی تھی۔ کشمیریوں کا ایک ہی issue تھا وہ کہتے تھے کہ آپ مضبوط ہیں تو ہمارا cause مضبوط ہوتا ہے جب آپ کمزور ہوتے ہیں تو پھر صرف کشمیر میں نہیں سارے مسلمانوں پر زیادتی اور ظلم کا زور پکڑ جاتا ہے۔

جناب سپیکر! وہ یہی چاہتے ہیں کہ

> We should be strong. Pakistan should be strong so that the cause is strong and Pakistan should stand by Kashmir not only in this part of the world but throughout the world and raise its voice.

جناب سپیکر! جو violations ہو رہی ہیں، ان کو روکا جائے اور کشمیریوں کو ان کے rights دیئے جائیں۔ Kashmiris have to decide what they want. Nobody has right to decide on their behalf. اتنے سال ظلم سہتے ہوئے گزرے ہیں انہوں نے فیصلہ کرنا ہے کہ ہمیں کیا چاہیئے اور وہ کس طرف جانا چاہتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ ان کے دل میں دھڑکن کس چیز کی ہے وہ پاکستان کی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں آپ سے یہ کہنا چاہوں گی کہ مودی کا جو روّیہ ہے وہ minoritiesاور مسلمانوں کو ختم کرنے کا ہے۔ کشمیر کے انسانوں سے ان کو ہمدردی نہیں ہے اور خاص طور پر کشمیر کی زمین چاہتے ہیں۔ ان کو زمین چاہئے کیونکہ سب سے خوبصورت خطہ جو اس دنیا میں ہے وہ میں نے دیکھا ہے وہ کشمیر ہے۔ اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! وہ چاہتے ہیں کہ ان کو ہم ختم کریں اور انہوں نے وہاں جموں میں ہندو آبادی زیادہ کر دی ہے اور یہی وہ چاہتے ہیں کہ سری نگر میں بھی ایسا ہو۔ جہاں کہیں دنیا میں کسی کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے تو دنیا بول اٹھتی ہے جہاں مسلمانوں کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے تو کیوں دنیا خاموش ہے؟

Why is the Muslim world silent? I think we have to prick their conscious and unite them to take a stand and see that the Muslims may not suffer in future.

جناب سپیکر! Secondly اگر آپ کی اجازت ہو تو میں تھوڑا سا مہنگائی پر دو لفظ کہہ دوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، carry on.

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمیں history سے سیکھنا چاہئے کیونکہ میں یہ نہیں کہوں گی کہ آپ ہم سے سیکھیں کیونکہ اس پر آپ چڑ جاتے ہیں تو آپ history کو دیکھیں کہ فرانس میں کیا ہوا تھا، revolution کس طرح آیا تھا، revolution روٹی کے اوپر آیا تھا اور آپ سب کو معلوم ہے کہ history میں کیا ہوا تھا۔ And at that time جو بادشاہ تھا you know what happened and they all suffered اس کے بعد آج فرانس میں ڈبل روٹی یا بریڈ یا روٹی جس کو جو بھی کہیں they eat bread but we say roti اس کی price fixed ہے انہوں نے ایسی پرائس رکھی ہے کہ ہر غریب وہ روٹی خرید سکے اور کوئی بھوکا نہ رہے چاہے امیر ہو یا غریب، روٹی اس کو مہیا ہو۔ جب حکومتیں آتی ہیں تو سب سے بڑا کام یہ ہوتا ہے، ہم political لوگ ہیں اور ہم نے دیکھنا ہوتا ہے کہ عوام کیا چاہتی ہے، ہم نے عوام کا کیسے خیال کرنا ہوتا ہے کیونکہ ہم ان کے ووٹ لے کر آتے ہیں، ان سے وعدہ کر کے آتے ہیں کہ:

We are going to take care of you and we are going to give you protection and we are going to fulfill your needs.

جناب سپیکر! جیسے آپ آئے ہیں گیس مہنگی، بجلی مہنگی، آٹا مہنگا، سبزیاں مہنگی، پٹرول مہنگا اور اب حج بھی مہنگا ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ مجھے یہ بتایئے کہ prices of everything have increased اور میں یہ بھی کہوں گی کہ اگر آپ کی planning اچھی ہوتی تو آپ یہ آٹے کا بحران نہ دیکھتے اور آج لائنیں نہ لگی ہوتیں۔ پنجاب وہ صوبہ ہے جہاں سب سے زیادہ گندم ہوتی ہے ہم خیبر پختونخوا اور سندھ کو بھی گندم سپلائی کرتے ہیں.We always have surplus wheat اگر ہمارے پاس silos نہیں ہیں پھر بھی ہماری arrangement ہوتی تھی ہم گندم کو bid up کرتے تھے، ہماری گندم اتنی ہوتی تھی کہ Our needs and requirements were always fulfilled. اب کیا ہوا ہے جو planning بُری ہوئی ہے آپ اس کو investigate کروائیں، کیوں ایسا ہوا ہے اور آئندہ کے لئے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

Mr Speaker! Because this is something which the whole nation is suffering and especially Punjab is suffering because of wheat shortage.

جناب سپیکر! میں ایک اور بات کہوں گی کہ آپ کے جو ریسرچ سنٹرز ہیں آپ وہاں ریسرچ کروائیں اور وہ variety of wheat لائیں جس کی yield زیادہ ہو اور جو رس فری ورائٹی ہو۔ آپ نے pesticides پر سبسڈی دی ہے مگر وہ اب آکر دی ہے لیکن farmers اکتوبر سے جنوری تک اپنا fertilizer خرید لیتا ہے اور اس کو اکتوبر سے جنوری تک ضرورت ہوتی ہے۔ یہ سبسڈی لیٹ آئی ہے تو اس کا farmers کو کیا فائدہ ہوا؟ وہ تو اب تک fertilizers خرید چکے ہیں اور جو آپ کی pesticides ہیں اس پر کنٹرول ہونا چاہئے They should not be diluted and we should get pure pesticides. تاکہ ہماری جو future میں کراپس ہیں اس میں کبھی پنجاب اور پاکستان کو گندم کی کمی نہ ہو۔

جناب سپیکر! میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گی because I don’t want to tax your patience. You are very kind میں نے لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنی تھی۔

جناب سپیکر! میں ایک بات کہوں گی کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کر لیں۔

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! میں یہ کہوں گی کہ بچیوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور ان کے murders ہو رہے ہیں اگر آپ اسی کو کنٹرول کریں تو آپ کی بہت بڑی بات ہو گی بلکہ میں کہوں گی کہ یہ بھی بہت بڑی کامیابی ہو گی۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! میں ایک بات نوٹس میں لانا چاہتی ہوں کہ صوبہ پنجاب کی مقننہ میں امور خارجہ پر بات نہیں ہونی چاہئے لیکن ہم نے کشمیر کے بارے بہت اچھی بات کی۔ میری معزز بہن ذکیہ خان نے بہت اچھی بات کی but یہ بات established ہو گئی کہ ہم امور خارجہ پر اس مقننہ میں بات ضرور کر سکتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ایکٹ میں اس بات کی provision موجود ہے۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پنجابی وچ عرض کراں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اجازت نہیں ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! نہیں اجازت؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اردو وچ گل کرو۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کر لین دیو ماں بولی اے کج وی نہیں ہوندا پنجابی promte ہوئے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ کج دناں توں ہاؤس دا ماحول بڑا اچھا ہے اور اِہ بڑی خوش آئند گل اے۔ میں تہانوں وی مبارکباد دیاں گا سارے ٹریژری بنچز نوں وی، اپوزیشن نوں وی ساریاں نے مل کے اس دی supremacy لئی جیڑا اکٹھ کیتا اور سارے اک آواز ہو کے سامنے آئے بڑی اچھی گل سی۔ اِہ ہی سوال ہمیشہ ساڈی عوام وی کر دی اے کہ جدوں تہاڈا کوئی ذاتی مسئلہ ہوئے تے تُسی اکٹھے ہو سکدے ہو، تے ساڈے ایشوز تے اکٹھے کیوں نہیں ہوندے؟

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، No cross talk

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش اِہ ہے کہ سانوں چاہیدا اے جدوں ایتھے گل شروع ہوئی میں اودوں عرض کیتی کے ساڈے صوبے دے اندر جیڑے حالات نیں او کوئی بہتر نیں نے میرے کہن دا اِہ مقصد نیں کہ میں ہر وقت گورنمنٹ نوں تنقید دا نشانہ بناواں لیکن بحیثیت اک اپوزیشن ممبر میرے اِہ وی فرائض وچ شامل ہوندا اے کہ جیڑیاں چیزاں ہیں میں اُنہاں نوں ہاؤس وچ highlight کراں گورنمنٹ اُنہاں دے اُتے اقدامات کر کے اُنہاں تے عملدرآمد کر کے گورنمنٹ نوں وی کریڈٹ جانا اے اور اج جو ساڈے صوبے دے اندر لاء اینڈ آرڈر دے حالات نیں۔

جناب سپیکر! تمام چیزاں دی برائی دی جڑ ساڈا لاء اینڈ آرڈر اے اگر ساڈا لاء اینڈ آرڈر ٹھیک ہوئے گا، تے ساڈے کول investment وی آئے گی، ساڈے کول بزنس وی بہتر ہوئے گا، ساڈے کول خوشحالی وی ہوئے گی اگر ساڈا لاء اینڈ آرڈر ٹھیک نیں ہوئے گا تے جناب کدی وی اسیں بہتری ول نیں جا سکدے۔ آج لاہور جئے شہر دے اندر تقریباً میں کم از کم عرض کر رہیا واں کہ reported or unreported جیڑے 100 دے قریب واقعات ہوندے نیں، سٹریٹ کرائم، گھراں دے وچ چوری ڈکیتی، bike snatching، car lifting اے سارے جیڑے کم از کم اک شہر دے اندر figures 100 ہے اور اہ میں غلط نہیں کہہ رہیا اِہ میں بڑے دعوے نال تہانوں عرض کر رہیا واں اس تے بے شک ساڈے وزیر قانون کوئی ریکارڈ منگوا لین، fact منگوا لین، figures منگوا لین اِہ درست ہوئے گا۔ ساڈے پنجاب دے اندر ایس ratio دے نال

مویشی چوری ہو رہے نیں، گھراں دے وچ چوریاں ہو رہیاں نیں، روڈ ڈکیتیاں ہو رہیاں نیں اِہ بے تحاشا ایسے مسائل ہے نیں جیڑے سانوں address کرن دی ضرورت ہے۔ اسیں اداریاں دے اگے جواب دہ بنے ہوئے آں اور حیرانی دی گل اے کہ اُہ اگر ٹریژری بنچز والے ایس طرف بیٹھے ہوئے ہون تے اُہی جذبات اُنہاں دے ہوندے نیں، اسیں اُتھے بیٹھے ہوئے خیر میں تے نیں میرے نال دے اگر اُدھے بیٹھے ہوئے ہون تے اُس ویلے انہاں دے جذبات ہور ہوندے نیں۔ اِہ اک حقیقت اے کہ اداریاں نوں ایس ایوان داجواب دہ ہونا پئے گا۔ اگر میرے بَھرا ممبران جیڑے وزراء نے اِہ اگر اُنہاں نوں ایتھے آ کے defend کر دے نیں بالکل defend کرنا چاہیدا اے اُنہاں داڈیپارٹمنٹ اے لیکن اُنہاں دی کارکردگی وی بہتر بنانی چاہیدی اے۔

جناب سپیکر! جدوں بجٹ آندا اے تے پولیس لئی جیڑے فنڈز مختص کیتے جاندے نیں ساڈے وچوں لوگ اُوہندے تے کوئی cut motions وی دیندے نیں کافی گلاں ہوندیاں نیں لیکن بالآخر ہوندا کی اے تے اُس تے ساڈے ٹریژری بنچز والے جشن منارہے ہوندے نیں کہ اسیں بجٹ پاس کروالیااے۔ بجٹ وی حکومت داحق اے کہ او پاس کروائے لیکن اُس محکمے کولوں کیا اِہ پوچھنا ضروری نیں کہ تہاڈی اپنی حفاظت تے ارباں روپیہ لگ رہیااے، آئی جی آفس دی اُہ دیواراں جیڑیاں فصیلاں بنیاں ہوئیاں نیں، اُہندے دفتر دے ارد گرد بکتر بند گڈیاں چل رہیاں ہوندیاں نیں اُس دی حفاظت کرن لئی، پولیس squad کر رہی ہوندی اے کہ جناب آئی جی صاحب جارہے نیں دس گڈیاں پچھے پھر رہیاں نیں، ساڈی اسمبلی دے اندر اک آئی جی یا ایس پی آندا اے تے اُنہوں نے گیٹ توں سلوٹ وجنے شروع ہوندے نیں اور سانوں چیئرنگ کراس آلے barrier توں ہی ساڈی سکیورٹی چھاتیاں مار کے ویکھ رہی ہوندی اے کہ اے اُو ہو ای نے، ایہہ نہیں ہونا چاہئدا۔

جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی ایس صوبے دا سب توں وڈا جمہوری ایوان اے ایس دے ممبران جیڑے نیں اُوہ بڑے ہی honourable، بڑے ہی مہذب اور بڑے ہی قابل احترام نیں، اسیں اپنا احترام خود کروانا اے ساڈی کسے نال جنگ نیں اے۔ ادارے ساڈے نیں پولیس وچ وی ساڈے بہناں بھرا نیں، ساڈی اُنہاں نال جنگ نیں لیکن جو جائز ساڈی عزت اے اوہ اُنہاں نوں ساڈی وی کرنی پئے گی۔ Depoliticize دے ناں دے اُتے اگر اُوہ پگڑیاں اُچھالن اور

depoliticize ہوئی وی اے۔ جنہاں نے politicize کرنی ہوندی اے اُنہاں عُہدیاں دی اوہ اج وی اپنی posting لئی غلامی کر دے نیں۔ ساڈے لئی depoliticize ہو گئی اے سپاہی وی تبدیل نہیں ہوے گا، پولیس والا جواب دہ وی نیں ہوے گا۔ کیا میں اگر کسی تھانے دار نوں فون کرناں کہ اہ غریب عورت اے اُہندی دادرسی ہو جاوے، غریب آدمی اے اُہندی دادرسی ہو جاوے، اہ ڈکیتی کیوں ہوئی اے، اہ جیہڑا قاتل اے اہندے قاتل کیوں نیں پکڑے گئے، ایتھے پہلے دن تو مسلم لیگ (ن) دا اک ایم پی اے ہے ہر اجلاس وچ کھڑا ہو کے فریاد کردا اے کہ یار مینوں پولیس سکیورٹی دے دو، پولیس سکیورٹی سپریم کورٹ نے روکی ہوئی اے، سپریم کورٹ دے فیصلے سر اکھاں تے لیکن سپریم کورٹ آئی جی دی سکیورٹی وی تے روکے، سپریم کورٹ ایس پی دی وی سکیورٹی روکے ایتھے تے اے ایس پی وی پچھے گارڈلے کے پھر رہے نیں۔

جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر تے توجہ دیو میں اپوزیشن وچ ہاں مینوں کوئی ایس گل نال نیں اے کہ اُنہاں بھراواں دی عزت نہ ہووے، اُنہاں دی ہی مَنّی جاوے میں کسے کول جا کے اگر رُوواں تے اُوہ میرے اَتھرو تے پونج سکے تے جےئ جناب محمد بشارت راجہ ہی بااختیار نہ ہوون تے فیر اسیں جا کے رونا کتھے۔ میں اس صوبے دے اندر لاء اینڈ آرڈر دی خراب صورتحال جناب دے سامنے رکھی اے۔ ساڈے حلقیاں دے اندر سینکڑوں cattle lifting دے آئے روز واقعات ہوندے نیں۔ میں ایتھے گل کیتی اے کہ میرے حلقے دیاں سڑکاں ٹوٹیاں ہوئیاں نیں اُنہاں ٹوٹیاں ہوئیاں ویران سڑکاں دے اُتے جدوں بریک لگدی اے، ڈاکو آ کے کناں تو لے جاندے نیں نالے چنڈاں وی ماردے نیں، پیسے گھٹ نکلن فیر وی کٹ دے نیں کے تُسی تھوڑے پیسے لے کے پھیر رہے ہو آٹا لبدا نیں جےئ، مہنگائی سر پاڑی جاندی اے، جیہڑا دوائیاں لین جاندا دُوائیاں والے ہتھ نیں پان دیندے اُوہ وی شامی اُیتھے موٹر سائیکل والے نوں ڈک کے پیسے کھو رہیا اے۔

جناب سپیکر! اے ساریاں برائیاں دی جڑ لاء اینڈ آرڈر اے اور ایس لاء اینڈ آرڈر نوں ٹھیک کرویا کوئی ایہہ جیا ٹیکہ سانوں وی لاو کہ ایہہ دنیا سانوں وی حوراں دِسن، تے ایہہ دُنیا سانوں وی جنت دِسے اگر سکون قبر وچ اے تے فیر اک ٹیکہ لا کے ٹرائی تے کر ویکھو تُہاڈا جو اپنا تجربہ ہے تہانوں جنت دسدی اے تہانوں حوراں دسدیاں نیں شاید سانوں وی دِسن لگ پوون کیا اپوزیشن ٹیکہ جوگی وی نیں، سانوں بجلی دا ٹیکہ، سانوں تیل دا ٹیکہ، سانوں دوائیاں دا ٹیکہ، سانوں

سبزی الو دا ٹیکہ وی، حوراں والا ٹیکہ سانوں نئی لگ سکدا اُہو سانوں وی لاؤ تاکہ اسیں وی چار دن سکون دے رہیے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ آج جو پورے ملک کی اور خصوصاً صوبے کی جو صورتحال ہے، مہنگائی کا جو طوفان ہے اس کو کسی طرح سے قابو کرنے کی کوئی سعی یا کوشش جو حکومت نے کی یا نہیں کی اس ساری کوشش میں یہ تو طے ہوا کہ کچھ معاملات ایسے ہیں کہ حکومت کی کوشش کے باوجود بھی قابو نہ آئے یہ بھی طے ہوا کہ کچھ فیصلے ایسے ہیں جو حکومت کے اپنے نہ تھے اور یہ بھی طے ہوا کہ حکومت اس تلخ حقیقت سے منکر بھی رہی۔ آج اگر میں یہ پوچھوں کہ مہنگائی۔۔۔

(اذانِ عشاء)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ کچھ فیصلے ایسے ہیں جو حکومت کے اپنے معلوم نہیں ہوتے کیونکہ parliamentary scheme کے لحاظ سے دیکھیں تو حکومت عوامی ووٹوں کے ساتھ منتخب ہوتی ہے اور جو فیصلے عوام کو تکلیف دیتے ہیں وہ فیصلے کوئی بھی ایسا شخص جو کہ ووٹ لے کر آئے کیا وہ خود سے ایسے فیصلے کر سکتا ہے؟ بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ شاید حکومت اس وقت مکمل طور پر ایک ایسے ٹریک پر ہے جو کہ کسی عالمی مالیاتی ادارے کا ہے اور نہ ہی وہ کوئی ایسی حکمت عملی ہے جس کے ساتھ معیشت کی بہتری کا کوئی اندازہ ہو۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ جب اس حکومت کا وقت پورا ہوگا اگر یہ حکومت اپنے پانچ سال مکمل کرتی ہے تو اس کی زیادہ سے زیادہ جو growth rate project کی جا رہی ہے وہ 2.5 فیصد ہوگی۔ کوئی فاطر العقل شخص بھی ایسے اقدامات اُٹھانے کے بعد ترقی کی شرح کو 2.5 فیصد پر روک کر اپنی عوام الناس کو اتنی تکلیف دے یہ بات میں نہیں مانتا۔

جناب سپیکر! میں نہیں مانتا کہ یہ وزیر اعظم، ان کی کابینہ، ان کے اراکین اسمبلی اور ان کی پارلیمنٹری پارٹی کا فیصلہ ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ان لوگوں کو اذیت دی جا رہی ہے جن لوگوں سے ووٹ لے کر آج آپ مسند اقتدار پر براجمان ہیں تو ان کو کیوں اذیت دی جا رہی ہے؟ آپ نے طے کر لیا کہ corrective measures کرنے ہیں پتا نہیں کس نے آپ کو بتا دیا ہے کہ یہ corrective measures ہوں گے۔ Unprecedented corrective measures کے نام پر utility price کی increase کو آپ آسمان تک لے گئے۔ پورے ساؤتھ ایشین ریجن میں کسی بھی شخص کو utilities کے استعمال کے لئے یعنی گیس اور بجلی جیسی چیزوں کے استعمال پر اتنی بڑی annual increase کسی نے یہاں پر unprecedented دیکھی نہیں تھی اور پچھلے بیس سال میں نہیں دیکھی تھی ان ادوار میں جہاں پر نئی چیزیں install کی جاتی ہیں تب ان کے high rates ہوتے ہیں یہ آپ کو experts بتا سکتے ہیں تب بھی ایسا نہیں تھا۔

جناب سپیکر! انہوں نے کتنا اضافہ کیا، 70 فیصد اور کس چیز پر taxes پر 70 فیصد اضافہ ہوا اور کس نام پر revenue collection کے نام پر لیکن پھر بھی پچھلے سالوں سے shortfall تیس، تیس فیصد کم رہا۔ صوبے کے محصولات کم اور وفاق کے محصولات کم عجیب بات تھی اس کو برداشت کیا کہ چلیں corrective measures لے رہے ہیں ہم پر الزام تھا کہ یہ سبسڈیز دیتے ہیں اس کی بنیاد پر قرضہ جات کا حجم بڑھتا ہے اس لئے یہ ملک غریب ہو رہا ہے تو ہم نے سوچا کہ شاید یہ اپنے revenue collections کے ساتھ یہ معاملات کو بہتر کر لیں گے اور مزید قرض نہیں لیں گے۔ یہ ایک سال میں 10۔ارب کا قرضہ نہیں لیں گے، یہ انہی policies کی pursuit میں نہیں چلیں گے، یہ اپنے دوست ممالک سے رقوم نہیں مانگیں گے، یہ ورلڈ بنک سے کوئی قرض نہیں لیں گے اور یہ آئی ایم ایف سے bailout package نہیں مانگیں گے اور یہ سوکھی روٹی کھائیں گے، یہ اپنے تمام اخراجات کم کریں گے، یہ public optics کے لئے وزیراعظم ہاؤس میں جا کر گاڑیوں اور بھینسوں کی نیلامیاں کریں گے۔ ہم نے مانا، دیکھا، لیکن پھر عملی طور پر کیا دیکھا کہ وہی bonds, loans اور وہی آئی ایم ایف ایک ایک practice وہی دہرائی گئی لیکن پچھلی حکومت کو گالی دی کہ تم نے قرضہ لیا اور یہ بات جانے بغیر کہ debt قرض نہیں ہوتا اگر سابقہ حکومتیں debt کو rise کر رہی تھیں تو ساتھ ساتھ growth بھی دے رہی تھی اور انفراسٹرکچر بنا رہی تھیں اور power scare ملک کو بجلی کے اندھیروں سے باہر نکال رہی تھی۔ LNGs کے پلانٹس دے رہی

تھی، موٹرویز تعمیر کر رہی تھی لیکن یہاں پر ایسا کچھ بھی نہیں لیکن غربت پہاڑ کے جیسی سامنے کھڑی ہے، افلاس ناچ رہی ہے۔Inflation سے لوگوں کا جینا محال ہے لیکن ایک پوری وزراء کی ٹیم وفاق سے صوبے تک اور صوبے سے لے کر پورے ملک کے طول و عرض میں بیٹھے ان کے ہزاروں، سینکڑوں ترجمان ایک ہی راگ الاپ رہے ہیں کہ یہ سب پچھلوں کی وجہ سے تھا میں نے یہ سب سنا اور مجھے سمجھ نہیں آئی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ اپنی speech کو wind up کریں۔

MALIK MUHAMMAD AHMED KHAN: Mr Speaker! I rest my case.

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! کیا میں ایک عرض کر لوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! If I am not relevant I won't. اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو میں بات کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ بات کریں but it should be a short speech کیونکہ مزید آپ ہی کے لوگوں نے بھی بات کرنی ہے۔ آپ کی طرف سے لسٹ آئی ہوئی ہے۔

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Speaker! How many minutes do you have?

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ نے پانچ منٹ بات کر لی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! Then I would prefer کہ آپ کسی منسٹر صاحب کو کہیں کہ وہ بات کر لیں یہاں پر ہم نے تیس تیس منٹ وزراء کی تقاریر سنی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ بات کریں۔

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Speaker! It's alright sir. I can't do it. Thank you.

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب میاں محمد اسلم اقبال اپنی speech کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ کوئی مناسب بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! نہیں، نہیں کیا اس میں مناسب بات نہیں ہے۔ میں تو ملک محمد احمد خان کو کہہ رہا ہوں کہ آپ carry on کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میری ایک بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! میں نے ان کو کہا تو ہے کہ آپ اپنی بات carry on رکھیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے بات نہیں کرنی۔ میں نے ملک محمد احمد خان سے کہا تھا کہ آپ carry on رکھیں لیکن آپ لوگ جذباتی ہو رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ نماز کے وقفے سے پہلے یہ باقاعدہ طے ہوا تھا کہ دو speakers اپوزیشن کی طرف سے بولیں گے ہماری طرف سے کوئی speaker بات نہیں کرے گا صرف وزراء speech کو wind up کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں نے یہی بات کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم میں سے کسی ممبر نے اس چیز کو پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا، کیا آپ یہ تسلیم نہیں کریں گے کہ شاہ صاحب دو مرتبہ تقریر کر چکے ہیں؟ ایک مرتبہ پہلے بھی انہوں نے تقریر کی تھی اور آج پھر انہوں نے تقریر کی ہے اور آپ نے ان کو allow کیا میں یہی کہہ رہا ہوں اس لئے براہ مہربانی اس چیز کو

issue نہ بنائیں۔ ہمارے درمیان جو commitment ہوئی ہے اس کے مطابق دو ممبر اپوزیشن کے بولنے تھے اور دو ممبر پھر ادھر سے بولنے تھے بے شک آپ دو ممبران کی بجائے تین ممبران بات کر لیں لیکن یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس طرح کی بات نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! خان صاحب! اس طرح نہیں ہے تو پھر کس طرح ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اجلاس شروع ہونے سے پہلے میں آپ کے پاس گیا آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ یہ بات ہوئی تھی کہ دو دو ممبران بات کریں گے لیکن میں آپ کے پاس گیا تو میں نے کہا کہ یہ بات ممکن نہیں ہے کہ دو دو ممبران ہماری طرف سے کم ہیں کیونکہ ہمارے بہت سے ممبران کے نام ہیں جنہوں نے بات کرنی ہے۔ اس کے بعد ہمارے Chief Whip جناب طاہر خلیل سندھو نے پانچ نام sign کر کے آپ کو دیئے کہ ان ممبران کو priority پر رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پانچ ممبران کی بات ہی نہیں ہوئی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! نہیں، چار ممبران کی بات ہوئی تھی۔ میری آپ کے ساتھ یہ بات ہوئی تھی کہ آپ چار ممبران کو priority پر رکھیں گے تو اس لسٹ میں پہلا نام ملک محمد احمد خان کا تھا، آپ نے کسی کو interrupt نہیں کیا لیکن ملک محمد احمد خان کو interrupt کیا ہے۔ سات آٹھ دن سے اتنا اچھا سلسلہ چل رہا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ ذرا تشریف رکھیں، میں بات کر لوں، جناب خلیل طاہر سندھو آپ بھی بیٹھیں۔ جب ہماری ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہوئی تھی۔ You were also part of it اس میں تین سے پانچ منٹ کا ٹائم fix ہوا تھا اور اس پر یہ بات ہوئی تھی کہ ان کو دو منٹ extra دیئے جائیں گے۔ کیا یہ بات طے ہوئی تھی یا نہیں ہوئی تھی؟ آپ Yes or No میں جواب دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں yes or No میں ہی جواب دے رہا ہوں کہ آج جتنی تقریریں ہوئی ہیں کیا آپ نے کسی کو ایک منٹ کے لئے بھی ٹوکا؟ میرا تو آپ سے سوال ہے کہ اس پر عمل نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیسے ٹوکتا؟ محترمہ خود بیٹھ گئیں، شاہ صاحب بھی پہلے بیٹھ گئے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں کسی کا نام نہیں لے رہا لیکن آپ نے کسی کو نہیں ٹوکا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے کس کو نہیں ٹوکا؟ کسی نے ٹوکنے والی بات ہی نہیں کی۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ ایڈوائزری کمیٹی میں بالکل تین سے پانچ منٹ کی بات ہوئی تھی اور یہ بات clarity کے ساتھ ہوئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تین سے پانچ منٹ کی بات ہوئی تھی۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میری دوسری بات یہ ہے کہ شاہ صاحب ایک پارٹی کے پارلیمانی لیڈر رہیں اور یہ فیصلہ ہوا تھا کہ پارلیمانی پارٹی کے لیڈرز کے لئے ٹائم fix نہیں ہے۔ وزراء اور پارلیمانی پارٹی کے لیڈرز کے لئے ٹائم fix نہیں ہے باقی ممبران چاہے حکومتی بنچز سے ہوں یا اپوزیشن سے ان کے لئے پانچ منٹ ٹائم ہے۔ کسی کا اپنی پارٹی میں، میڈیا یا اپنی قابلیت کی وجہ سے کتنا ہی اونچا قد ہو لیکن وہ قانون سے بڑا نہیں ہو سکتا۔ ملک محمد احمد خان کو پانچ منٹ سے زیادہ ہو گئے تھے اگر آپ نے ٹوکا ہے تو آپ Custodian of the House ہیں لیکن ہم اس طریقے سے آپ کے آرڈرز کو flout نہیں کرنے دیں گے۔ جب آپ تشریف رکھتے ہیں تو آپ کو سننے کی بجائے آپ پر چیختے ہیں یہ بہت بُری بات ہے اور میں معذرت سے کہنا چاہوں گا کہ بالکل ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ ہمیں آپ کا تقدس ملحوظ خاطر ہے اور آپ کے تقدس کی حفاظت کرنا سارے ہاؤس کے ممبران کا فرض ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! شکریہ۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وہاں طے ہوا تھا کہ متعلقہ منسٹر بات کریں گے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں نے تمام دوستوں کی باتیں سنیں اس حوالے سے ان کی جو مثبت۔۔۔

معزز ممبران حزب اقتدار: متعلقہ منسٹر ہی بات کر رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ نے مجھے floor دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال متعلقہ منسٹر ہیں، وہ بات کر رہے ہیں اور میں نے ان کو floor دیا ہوا ہے۔ میں نے کہا ہے کہ ان کے بعد آپ کی باری ہے لیکن شاید آپ نے سنا نہیں ہے۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! بنیادی طور پر یہ چاہتے کیا ہیں؟ میں بتا دیتا ہوں، یہ چاہتے ہیں کہ ہم تقریر کر لیں لیکن حکومتی بنچز سے کوئی بات نہ کرے۔ آپ نے ایک ایک ممبر کو پندرہ پندرہ منٹ بھی دیئے ہیں لیکن ہم نے خاموشی سے ان کی بات سنی ہے لیکن یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ یہ اپنی بات کر کے نکل جائیں اب بھی انہوں نے scoring point کرنے کی کوشش کی ہے اور پھر چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! گزارش ہے کہ جو تجاویز ان کی طرف سے آئی ہیں لازمی بات ہے کہ میں نے اور وزیر خوراک نے مل کر اس پر بات چیت کرنی تھی کہ ہاؤس کو confidence میں لیا جائے اور ہم نے جو measures لئے ہیں وہ بھی آپ کو بتائے جائیں لیکن وہ سننے کو تیار نہیں ہیں تو اس پر ہم کیا کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب کو ان کے پاس بھیج دیتے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ان کا مقصد اور تھا، اب وہ چلے گئے ہیں اور واپس نہیں آئیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب اپوزیشن کے معزز ممبران کے پاس جائیں اور انہیں لے کر آئیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! کافی دن ماحول بڑا اچھا رہا ہے اگر in good gesture ملک محمد احمد خان گفتگو کرنا چاہتے ہیں تو کوئی issue نہیں ہے اور میرا خیال ہے کہ انہیں پانچ دس منٹ مزید دے دیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا لہٰذا اس بحث کو آگے بڑھنا چاہئے چونکہ یہ general public کے issues ہیں ان پر ہم نے بھی کچھ تیاری کی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ چودھری اور سردار حسنین بہادر دریشک اپوزیشن کے ممبران کو لے کر آئیں۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال! آپ continue کریں۔

(اس مرحلہ پر وزیر خوراک جناب سمیع اللہ چودھری اور وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ سردار حسنین بہادر معزز ممبران حزب اختلاف کو واپس لانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ جب تک اپوزیشن کے معزز ممبران واپس نہیں آتے اس وقت تک منسٹر صاحب کی بجائے کوئی اور معزز ممبر بات کرلے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! وزیر قانون کا بھی بہت شکریہ کہ انہوں نے مجھے موقع دیا کہ میں پرائس کنٹرول کمیٹیوں کے حوالے سے بات کر سکوں کہ حکومت اس حوالے سے کیا measures لے رہی ہے اور اپوزیشن کے معزز اراکین کی طرف سے جو تجاویز آئی ہیں اور جو سیاسی تقاریر ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے بھی بات کرنا چاہوں گا۔ یہاں زیادہ تر آٹے کے بارے میں بات کی گئی ہے میں تھوڑی سی اس پر بھی بات کروں گا اس کے علاوہ چینی اور باقی اشیائے خوردونوش جن کے حوالے سے بات کی گئی ہے ان پر بھی بات کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! پچھلی دفعہ جب اپوزیشن کی طرف سے ایجنڈے پر پرائس کنٹرول اور مہنگائی کو لایا گیا تو میں نے اس پر بھی تفصیل کے ساتھ ہاؤس کو apprise کیا تھا کہ کس طرح سے حکومت پنجاب اشیائے خوردونوش کی قیمتوں کو ایک معیار پر رکھنے کے لئے کوششیں کر رہی ہے۔ صوبائی سطح پر کیبنٹ کمیٹی ہے جسے میں head کرتا ہوں وہ کمیٹی صوبائی سطح پر قیمتوں اور سپلائی کا

جائزہ لیتی ہے اور مناسب اصلاحی اقدامات کی وقتاً فوقتاً مختلف محکمہ جات کو سفارش بھی کرتی ہے۔ صبح کے وقت منڈیوں میں ڈپٹی کمشنرز،ان کے نمائندوں اور ڈی پی او کی بھی ذمہ داری لگائی گئی تاکہ جو پرائس کنٹرول کا میکنزم ہے ادھر جو fair بولی ہوتی ہے اسے بھی اس انداز میں کیا جائے تاکہ مارکیٹ کے اندر جتنی سپلائی آرہی ہے وہ منڈیوں کے ذریعے پورے پنجاب کے اندر proper انداز میں جاسکے۔

جناب سپیکر!اس حوالے سے اس کی مانیٹرنگ اور پرائس کنٹرول کے تمام میکنزم کو مانیٹر کرنے کے لئے پرائس کنٹرول کمیٹی اور سپیشل برانچ کے ذریعے ہم ذمہ داری لگاتے ہیں کہ تمام ایریاز اور پورے پنجاب کے اندر اگر کوئی ناجائز منافع خوری کر رہا ہے تو اس کا ہمیں پتا چلے۔اس حوالے سے سپیشل برانچ اپنی جگہ پر کام کر رہی ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم اربن یونٹ کو بھی use کرتے ہیں تاکہ اس کا cross check کر سکیں۔

جناب سپیکر!اس کے ساتھ ساتھ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا جو اپنا میکنزم ہے 36 اضلاع کے اندر جتنے بھی DEOs ہیں ان کے ذریعے بھی پرائس چیک کرتے ہیں کہ اگر ایک ادارہ حکومت کو رپورٹ دے رہا ہے تو اس کی authenticity کو دوسرے ادارے کے ذریعے بھی چیک کیا جاتا ہے پھر پنجاب سال انڈسٹری جو PECK ہے اس کے سٹاف کے ذریعے پرائس کنٹرول کو دیکھ رہے ہیں پھر اس کے ساتھ ساتھ پنجاب کنزیومر پروٹیکشن کونسل (PCPC) کے سٹاف کے ذریعے بھی ان چیزوں کو چیک کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر!اس طرح چار ادارے پرائس کنٹرول کے میکنزم کو cross check کر رہے ہوتے ہیں تاکہ پتا چلے کہ اگر کوئی کسی جگہ پر غلط رپورٹنگ کر رہا ہے تو اسے دیکھا جاتا ہے۔ شروع میں ہم پنجاب کی سطح پر ہفتے میں چار پانچ بار میٹنگ کیا کرتے تھے جس میں تمام کمشنرز اور ڈپٹی کمشنرز کو ویڈیو لنک پر شامل کرتے تھے اور اب میں ہفتے میں ایک بار ان سے میٹنگ کرتا ہوں اور تمام رپورٹس جو مختلف اداروں کی طرف سے آتی ہیں انہیں سامنے رکھ کر جو متعلقہ حکومتی اداروں نے اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں کو notify کیا ہوتا ہے اس کے مطابق دیکھتے ہیں کہ کیا مارکیٹ کے اندر اسی کے مطابق charge کیا جارہا ہے یا اس سے زیادہ یا کم charge کیا جارہا ہے۔ جہاں پر زیادہ charge کیا جارہا ہوتا ہے تو فوری طور پر متعلقہ ادارے کو sensitize کیا جاتا ہے

کہ وہ وہاں پر جا کر اپنا بھرپور ایکشن لیں اور جس نے بھی ایسا کیا ہے اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔اس حوالے سے دو تین طریقوں سے ایکشن لیا جاتا ہے۔ایک تو یہ ہے کہ warning issue کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر!دوسرا یہ ہے کہ پرائس کنٹرول Magistrates کو ایکشن لینے کے لئے کہا جاتا ہے۔پورے پنجاب کے اندر تقریباً 1125 کے قریب پرائس کنٹرول Magistrates ہیں اور ہر ضلع کے اندر ان کی ایک متعلقہ strength دی گئی ہے۔ہوم ڈیپارٹمنٹ نے اس کو باقاعدہ notify کیا ہوا ہے۔ان تمام پرائس کنٹرول Magistrates کے ذریعے پرائس کنٹرول کا ایک میکنزم تیار کیا گیا ہے۔ان کے ذریعے ہی اشیائے خورد نوش کی قیمتوں کو کنٹرول میں رکھا جاتا ہے۔یہی پرائس کنٹرول Magistrates وارننگ دیتے ہیں،چالان کرتے ہیں اور جرمانے کرتے ہیں لیکن اگر اس کے باوجود کوئی باز نہ آئے تو violation کرنے والے شخص کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کروائی جاتی ہے۔اسی طرح اگر کوئی بار بار violation کرے تو آخری حربے کے طور پر اسے جیل میں بھی بھیجا جاتا ہے۔

جناب سپیکر!ہم نے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ (PITB) کے ذریعے ان تمام چیزوں کو streamline کیا ہے۔قیمت ایپ بنا کر تمام اضلاع کے اندر دی ہوئی ہے۔اگر چیزوں کی قیمتوں کے حوالے سے کسی آدمی کو کوئی شکایت ہے تو وہ فوری طور پر اس ایپ کے ذریعے اپنی شکایت درج کروائے۔ہم نے ایک limit time رکھی ہوئی ہے کہ دو یا تین گھنٹے کے اندر اس شکایت کا جواب دینا ہوتا ہے۔اگر کسی consumer نے کسی جگہ پر ناجائز منافع خوری کے حوالے سے کوئی شکایت درج کروائی ہے تو اس شکایت کا فوری طور پر ازالہ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر!اس کو ایک independent ادارے کے طور پر monitor کیا جاتا ہے۔پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ اس کو دیکھتا ہے،وہ رپورٹنگ کرتا ہے اور اس کی تمام تفصیل میرے پاس موجود ہے کہ اب تک کتنی شکایات آئیں اور کتنی دیر میں ان کا ازالہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!میرے پاس اس وقت یہ ساری تفصیل موجود ہے کہ کس ضلع کے اندر کتنے فیصد شکایات کا ازالہ کیا جا چکا ہے اور کس ضلع کے اندر کتنے فیصد شکایات باقی رہ گئی ہیں اور اس کے ساتھ وجوہات بھی دی جاتی ہیں کہ ان شکایات کا ازالہ کیوں نہیں کیا گیا۔اسی طرح حکومت

پنجاب نے ایک ٹول فری نمبر08002345 دیا ہوا ہے۔اس نمبر پر کوئی بھی آدمی اپنی شکایت درج کروا سکتا ہے اور consumer کی اس شکایت کو متعلقہ ڈسٹرکٹ میں بھیج دیا جاتا ہے تاکہ وہاں پر اس کی شکایت کا ازالہ کیا جاسکے۔

جناب سپیکر! یہاں ایوان میں آٹے کے بحران کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔میں نے پہلے بھی ایک پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ آٹے کا بحران نہیں بلکہ چکیوں کے اُوپر قیمت کا مسئلہ ہے۔حکومت نے کوشش کی ہے کہ 20کلو آٹے کا تھیلا-/808روپے ملے۔ہمیں ایک دو اضلاع سے شکایات موصول ہوئی تھیں جن کو address کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں حزب اختلاف کے تمام معزز ممبران سے کہوں گا کہ وہ مہربانی کر کے بازاروں میں جائیں اور چیک کریں کہ 20کلو آٹے کا تھیلا-/808روپے یا-/805روپے میں مل رہا ہے یا نہیں؟ اگر کسی جگہ پر20کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت-/808روپے سے زیادہ وصول کی جا رہی ہے تو مجھے ضرور بتایا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ بات بڑے وثوق سے کہہ رہا ہوں اور مجھے خوشی ہے کہ اس وقت بازار میں 20کلو آٹے کا تھیلا-/805روپے میں مل رہا ہے۔اسی طرح10کلو آٹے کا تھیلا -/402روپے میں مل رہا ہے۔

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! آپ کے حکم پر میں اور جناب سمیع اللہ چودھری اپوزیشن کے colleagues کے پاس گئے تھے۔

جناب سپیکر! میں ملک محمد احمد خان اور حزب اختلاف کے باقی تمام ساتھیوں کا extremely grateful ہوں کہ وہ میری اور جناب سمیع اللہ چودھری کی درخواست پر ہاؤس میں واپس آ گئے ہیں۔ملک محمد احمد خان کا شمار چند sane parliamentarians میں ہوتا ہے اور جب بھی وہ on the floor of the House بات کرتے ہیں تو ان کی بات توجہ سے سُنی جاتی ہے کیونکہ وہ اپنے موضوع سے متعلق relevant رہتے ہیں اور وہ ہمیشہ پارلیمانی حدود کے اندر رہنے کی

کوشش کرتے ہیں۔ آج بھی انہوں نے تقریر کی لیکن وہ اپنی بات مکمل نہیں کر سکے کیونکہ وقت کی قدغن آڑے آ گئی تھی۔ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ طے ہوا تھا کہ ہر معزز ممبر پانچ منٹ بات کرے گا۔

جناب سپیکر! جناب سمیع اللہ خان کا مؤقف ہے کہ اگر پچھلے تین ایام میں پانچ منٹ کی پابندی لاگو نہیں کی گئی تو آج کی اہم discussion پر بھی اس پابندی کو ختم کیا جانا چاہئے۔ اس ایڈوائزری کمیٹی کو آپ یا سپیکر صاحب head کرتے ہیں اور میں اس کمیٹی کا ممبر نہیں ہوں لہٰذا میں اس پر comment نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک مرتبہ پھر ملک محمد احمد خان اور حزب اختلاف کے دوسرے معزز ممبران کا شکر گزار ہوں کہ وہ میری صدا پر ایوان میں واپس آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کروں گا کہ ملک محمد احمد خان کو اپنا point of view پیش کرنے دیا جائے۔ باہر انہوں نے فرمایا تھا کہ وہ بات نہیں کرنا چاہتے لیکن میں دوبارہ insist کرتا ہوں کہ وہ اپنا point of view پیش کریں کیونکہ ان کی inputs سے اس ہاؤس اور سرکار کو بہت راہنمائی ملتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر صنعت میاں اسلم اقبال بات کر رہے ہیں۔ وہ اپنی بات ختم کر لیں تو پھر ملک محمد احمد خان کو بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پہلے ملک محمد احمد خان کو بات کرنے دیں اس کے بعد منسٹر صاحب اپنی بات مکمل کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! پہلے منسٹر صاحب کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں اس کے بعد ملک محمد احمد خان بات کریں گے اور ان کو زیادہ وقت دے دیں گے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس ہاؤس کے تمام معزز ممبران اپنے اپنے حلقہ نیابت کی بات کرنا چاہتے ہیں۔ منسٹر صاحب کے wind up کرنے سے پہلے ان سب کو بات کرنے کا موقع دیا جانا چاہئے۔ مجھے پتا چلا ہے کہ اس وقت متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری بھی آفیشل گیلری میں موجود نہیں ہیں۔ یہ اچھی بات نہیں کہ متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری آفیشل گیلری میں موجود نہ ہوں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ کسی موضوع پر بات کرنے کے لئے جن معزز ممبران کی فہرست ہم یا ہماری پارٹی دیتی ہے تو اس پر آپ کو عملدرآمد کرنا چاہئے اور اسی ترتیب سے معزز ممبران کو بات کرنے کا موقع دینا چاہئے۔ اس فہرست کو تبدیل کرنے کا اختیار ہمارا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب پہلے میاں اسلم اقبال اپنی بات مکمل کر لیں اس کے بعد ملک محمد احمد خان بات کریں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ایک issue سامنے آیا اور پارلیمانی روایت بھی یہی ہے کہ اس issue کے resolve ہونے کے بعد ہی منسٹر صاحب بات کریں۔

جناب سپیکر! پہلے بھی یہی practice رہی ہے کہ اگر کسی issue پر اپوزیشن یا کوئی ممبر ایوان سے بائیکاٹ کر جاتا ہے اور اسے منا کر ایوان میں واپس لایا جاتا ہے تو پہلے وہ متعلقہ ممبر بات کرتا ہے اس کے بعد کارروائی جہاں سے disturb ہوئی ہوتی ہے وہیں سے شروع کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ ملک محمد احمد خان کو دو تین منٹ بات کرنے کی اجازت دے دیں اس کے بعد منسٹر صاحب wind up کر لیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ چند باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان پر بات کرنے یا وعدہ کرنے کے بعد ہمیں اس وعدے پر قائم رہنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میرے اور جناب سمیع اللہ خان کے درمیان یہ طے ہوا تھا کہ سیکرٹری صاحبان صبح سے لے کر شام تک یہاں پر نہیں بیٹھ سکتے اور اگر کسی وقت متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری آفیشل گیلری میں موجود نہیں ہوں گے تو حزب اختلاف کی طرف سے اس کو point out نہیں کیا جائے گا لیکن اس کے باوجود آپ نے point scoring کے لئے اس چیز کو point out کیا ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر قانون کے ساتھ میری ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! چلیں، میں غلط کہہ رہا ہوں۔ اپوزیشن کی requisition پر بُلایا گیا اجلاس normally ایک دن کا ہوتا ہے۔ ہم نے چار دن اجلاس چلایا ہے۔ کیا ان چار دنوں میں ایک لمحہ کے لئے بھی ہم نے اپنی مرضی آپ پر مسلط کرنے کی کوشش کی ہے قطعی طور پر نہیں، کیا حکومت نے اپنا کوئی ایجنڈا دیا ہے؟ بالکل نہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے چار دن سے آپ کے ایجنڈے پر اجلاس چل رہا ہے۔ آپ چار دن اپنا مؤقف بیان کرتے رہے ہیں اگر نہیں کیا تو یہ آپ کی غلطی ہے اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے۔ آج حکومتی مؤقف بیان کرنے کا وقت آیا ہے تو آپ بائیکاٹ کر کے چلے گئے۔ میرے خیال میں ایسا نہ کریں۔ منسٹر صاحب شروع کر چکے ہیں۔ وہ اپنی بات مکمل کر لیں تو پھر ملک محمد احمد خان بے شک دومنٹ کی بجائے چار منٹ بات کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں Point of Personal Explanation پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا کیونکہ مجھے پتا ہے کہ آپ کا وقت بہت قیمتی ہے۔ حکومتی مؤقف ایوان میں پیش کیا جانا انتہائی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! میرا صرف اتنا مدعا ہے کہ میں اس وقت آپ سے on a note of personal explanation وقت مانگ رہا ہوں۔ میں پچھلی اسمبلیوں کی بات نہیں کرتا۔

جناب سپیکر! میں نے وزیر قانون کے ساتھ اس صوبے میں serve کیا ہوا ہے۔

I cannot remember any instance of my unparliamentarily conduct. میں ایک بڑے religious zeal کے ساتھ اس ہاؤس کے اندر enter ہوتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں اس کی روایات کا امین ہوں. I live on it. میں اس کے رولز کی پابندی اور پاسداری کو ایمان کی حد تک درجہ دیتا ہوں۔ میں نے اگر آج ایک general discussion میں تقریر کرنے کی یہ ناجائز جسارت کی تھی تو I was on early comments of my speech hardly three and a half or four minutes. جب آپ نے buzzer کیا تھا تو میں نے صرف اس لئے اپنی بات وہیں پر ختم کر دی اور بیٹھ گیا۔

جناب سپیکر! میں نے کوئی دوسری بات نہیں کی لیکن اگر اس ایوان کو ایسے متروک کرنا ہے اس کے tools تو پہلے ہی redundant ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے آج تک کسی تحریک التوائے کار پر یہاں بحث ہوتی نہیں دیکھی، میں نے وقفہ سوالات میں چھ چھ مہینے بعد سوالات کے جوابات موصول ہوتے ہوئے دیکھے ہیں۔ میں on record ابھی نکال کر دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے آج تک اسمبلی کے tools کی effectiveness پر بات نہیں کی اور میں تو اس پر کُڑھ رہا ہوں اور اگر میں آج اس پر بات بھی کرنا چاہوں گا تو on which parameter I can consider کہ ٹھیک ہے آپ نے پانچ منٹ میں cap کیا لیکن That should have been on the lower side Sir. یہ اجلاس حزب اختلاف کی ریکوزیشن پر بلایا گیا ہے تو اگر کوئی ممبر زیادہ بات کرنا چاہتا ہے اور میں نے آج کون سی legislation کرانی تھی، میں نے تو آج آپ کے سامنے اپنے مدعے ہی رکھنے تھے۔ I rest my case آپ کسٹوڈین ہیں بتدریج آپ اور وزیر قانون، اگر پچھلی گورنمنٹ میں وزیر قانون تھے تو میں نے اُنہیں بھی یہی کہا تھا ان کو بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ ہاؤس آپ کو تاریخ میں یاد رکھے گا۔ دن بدن اگر اس کی deterioration ہو رہی ہے میں کم از کم اس جرم میں شریک نہیں ہوں لیکن for heaven's sake Sir میرا صرف اتنا مدعا ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ میری عرض سُنیں۔ آپ نے اپنی پوری بات بالکل ٹھیک کہی۔ میں نے حزب اختلاف سے تین لوگوں کو موقع دیا۔ ایڈوائزری کمیٹی کی جب میٹنگز ہوتی ہیں اُس میں یہی چیز discuss ہوتی ہے کہ general discussion میں حزب اختلاف اور حزب اقتدار سے ایک ایک ممبر باری باری حصہ لے گا اور ہمیشہ سے یہ یہاں کی روایت رہ چکی ہے۔

میں نے آج آپ کو extra موقع دیا کہ آپ بات کریں اور آپ اس بات پر کہہ رہے ہیں کہ میں نے اپنے رولز کو غلط کیا اور جہاں تک پانچ منٹ کی بات ہے تو آج چونکہ آخری دن تھا اور آپ کو یہ بھی پتا ہے کہ حزب اختلاف کی requisition پر ہمیشہ ایک دن سے زیادہ اجلاس نہیں چلتا اور حکومت نے یہ decide کیا کہ جس issue پر حزب اختلاف نے session requisite کیا ہے وہ انتہائی sensitive issue ہے تو ہم اس issue پر چار پانچ دن تک اجلاس چلائیں گے اور

یہ اجلاس چل رہا ہے۔ پانچ منٹ کی بات کمیٹی میں ہوئی تھی جس میں آپ کے ممبر بھی شامل تھے اور سپیکر صاحب بھی تھے۔ مقصد یہ تھا کہ زیادہ سے زیادہ ممبران اپنا point of the view on the floor of the House on record لے کر آئیں یا آپ کے ممبر کمیٹی میں جو چیزیں طے کر کر آتے ہیں وہ آپ کو آکر بتایا کریں. This is very wrong آپ یہاں سے walk out کر گئے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں اس wisdom کو چیلنج کر رہا ہوں کہ پانچ منٹ اور اگر پانچ منٹ ہیں تو آپ کے رولز آپ کو کہتے ہیں کہ آپ discussions کو دس منٹ تک cap کر سکتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ اپنی تقریر جاری کریں یہ زیادہ بہتر ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ ہوا ہے یہ صرف اس وجہ سے ہوا ہے کہ ہم اپنی commitments پر پورا نہیں اُترتے اور دوسرے کو جھوٹا کہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہو گی کہ ایڈوائزری کمیٹی میں ملک ندیم کامران اور جناب سمیع اللہ خان تشریف لاتے ہیں۔ میں ناچیز بھی چونکہ ایڈوائزری کمیٹی کا ممبر ہوں تو اُس کمیٹی میں جو کچھ طے ہو وہ لکھ کر ہمارے دستخط بھی کروالئے جائیں اور جناب سمیع اللہ خان کے دستخط بھی کروا لئے جائیں اور پھر اُس کو یہاں پر رکھا جائے۔ شکریہ (قطع کلامیاں)

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو بات کی تو ڈی.جی انڈسٹریز یہاں پر موجود ہیں اور جب سے یہ اجلاس چل رہا ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین نے مجھے گالی دی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! کسی نے جناب سمیع اللہ خان کو گالی نہیں دی۔ قطعی طور پر گالی نہیں دی۔ یہ غلط کہہ رہے ہیں اور یہ attitude بالکل ناقابل برداشت ہے۔ ہم نے حزب اختلاف کی requisition پر اجلاس بلایا تھا۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! ممبران حزب اختلاف کا یہ روّیہ قطعی طور پر قابل برداشت نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ تشریف رکھیں۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان چلے گئے ہیں اُس کے بعد جناب سمیع اللہ خان کی باری ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں حزب اختلاف کے ممبران کے اس روّیے کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہوں۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ اگر آپ مجھے floor دیں تب ممبران حزب اختلاف بات نہ سُنیں۔ آپ حزب اقتدار سے کسی اور کو floor دیں تب بھی یہ بات نہ سنیں۔ ان کی ریکوزیشن پر اجلاس بلایا گیا ہے اور ہم بیٹھ کر سُن رہے ہیں۔ یہ دس منٹ بولیں، پندرہ منٹ بولیں یا بیس منٹ بولیں ہم انہیں سُننے کے لئے حاضر ہیں۔(قطع کلامیاں)

کورم کی نشاندہی

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔ حزب اختلاف سے کہیں کہ کورم پورا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پوائنٹ آؤٹ ہوا ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم پورا نہیں ہے۔

The House is prorogued *sine die*.

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(55)/2020/2197. Dated: 29th January, 2020. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54, read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Parvez Elahi, *Speaker*,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Assembly w.e.f. Wednesday, January 29th, 2020 after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Lahore
Dated: 29th January, 2020

PARVEZ ELAHI
SPEAKER"

INDEX

PAGE NO.

A

ABIDA BIBI, MS.

question REGARDING-

-Grant of scholarship to students on sports basis in Girls Colleges of Rawalpindi *(Question No. 1387*)* 37

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Conspiracy for making federal policy for getting substandard food products passed 349
-Delay in construction of Surgical Tower of Jinnah Hospital, Lahore 270
-Increase in AIDS cases after resign of high ranking officers 346
-Locust swarm attack upon crops in Punjab 353
-Non completion of projects of Schools Education Department 84
-Restriction on admission of emergency patient in gynae ward Tehisl Head Quarter Hospital Muridkey 149, 348

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-

-23rd January, 2020 3
-24th January, 2020 121
-27th January, 2020 169
-28th January, 2020 189
-29th January, 2020 293

AKHTAR ALI, CHAUDRY

questions REGARDING-

-Construction of sports complex and multipurpose gymnasium and budget allocated for those in Lahore *(Question No. 2462*)* 52
-Income earned from shops and plazas under Punjab Liquidation Board in Lahore *(Question No. 823)* 333
-Number of schools in PP-154 Lahore and vacant posts therein *(Question No. 2665*)* 220
-Number of sports grounds in PP-154 Lahore and maintenance thereof *(Question No. 666)* 74
-Regularization of employees working on contract and daily wages in Cooperative Bank *(Question No. 3540*)* 319
-Regularization of employees working on contract and daily wages in Cooperative Department *(Question No. 3541*)* 325

ALI ABBAS KHAN, MR.

question REGARDING-

-Sports grounds and stadiums in PP-115 Faisalabad *(Question No. 1248*)* 31

PAGE NO.

ALI AKHTAR, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Privilege Motions of 2019 297
ASHRAF ALI, CHOUDHARY

questions REGARDING- 27
-Income from hotels of TDCP and Bus service thereof *(Question No. 92*)*
-Number of sports grounds, stadiums and gymnasiums in Gujranwala city *(Question No. 2040*)* 47
ASIA AMJAD, MS.

Resolution REGARDING- 275
-Demand to make speed breakers at roads according to international rules
ATTA-UR-REHMAN, MR.

question REGARDING-
-Number of Primary Schools in Khanewal and posts of sweepers therein *(Question No. 1650*)* 202
AUTHORITIES-
-Of the House 5
AYSHA IQBAL, MS.

questions REGARDING-
-Charging heavy amounts from students by private schools in the head of registration *(Question No. 3164*)* 256
-Number of employees in Punjab Education Foundation and monthly salary thereof *(Question No. 2222*)* 205

B

BABAR HUSSAIN ABID, MR.

question REGARDING- 44
-Construction of Gymnasium in Mian Channu *(Question No. 1695*)*
BILAL FAROOQ TARAR, MR.

questions REGARDING-
-Details about computer lab and posting of teachers in Government Girls High School Adilgarh, Gujranwala *(Question No. 2741*)* 245
-Vacant posts in Government High School Kot Waris Wazirabad, Gujranwala *(Question No. 3248*)* 258
BILAL YASEEN, MR.
DISCUS6SION On-
-Price control 156

PAGE NO.

C

CABINET-

-OF THE PUNJAB 5

Call attention Notice REGARDING- 82
-Details about robbery in Shalimar, Lahore

Cooperatives Department-

questions REGARDING-
-Branches, employees and defaulters of Cooperative Bank in PP-72 Sargodha *(Question No. 2070*)* 314
-Details about Cooperative Housing Societies in city Faisalabad *(Question No. 912*)* 298
-Details about projects of Cooperative Department for welfare of farmers in Rahim Yar Khan *(Question No. 2933*)* 329
-Details about provincial Cooperative Bank, loans and defaulters thereof *(Question No. 3264*)* 330
-Income earned from shops and plazas under Punjab Liquidation Board in Lahore *(Question No. 823)* 333
-N.G.Os registered with Cooperative Department *(Question No. 329)* 332
-Number of Cooperative Bank in Faisalabad and details about defaulters of over five millions of rupees *(Question No. 1619*)* 308
-Number of Cooperative Housing Societies in district Kasur and list of owners' names thereof *(Question No. 1665*)* 328
-Regularization of employees working on contract and daily wages in Cooperative Bank *(Question No. 3540*)* 319
-Regularization of employees working on contract and daily wages in Cooperative Department *(Question No. 3541*)* 325

D

DISCUSSION On-
-Kashmir problem 86, 150, 355
-Law and order 86, 150
-Price control 150, 351

DOST MUHAMMAD MAZARI, SARDAR *(Deputy Speaker)*

Privilege motion REGARDING- 174, 193
-Improper behaviour of Police with Mr. Deputy Speaker

PAGE NO.

E

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Privilege Motions of 2019 297

F

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-
-On sad demises of brother of Ms. Khalida Mansoor, MPA, father of Ms. Sajida Yousaf, MPA and brother of Chaudhry Liaqat Ali , MPA 173
-On sad demises of Ch. Muhammad Anwar Bhindar Ex Speaker West Pakistan Legislative Assembly, father of Ms. Sajida Yousaf, brother of Mr. Muhammad Latasub Satti, MPA and brother of Mr. Ramzan Saddique, MPA 19
-On sad demises of wife of Malik Rafiq Rajwana Ex Governor and Abdul Sattar Wario Ex Federal Minister 297

FAYAZ-UL-HASAN CHOHAN, MR. *(Minister for Informantion & Colonies)*

point of order REGARDING-
-Demand for constitution of a committee on misbehavior of traffic warden with President Press Club 21

H

HASSAN MURTAZA, SYED
DISCUSSION On-
-Kashmir problem, Price control and Law & order 101, 359

point of order REGARDING-
-Demand for not to remove from service to employees of Punjab Rural Support Programme 279

HINA PERVAIZ BUTT, MS.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Non completion of projects of Schools Education Department 84
-Restriction on admission of emergency patient in gynae ward Tehisl Head Quarter Hospital Muridkey 149

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Delay in construction of Surgical Tower of Jinnah Hospital, Lahore 270

PAGE NO.

70

question REGARDING-
-Sports stadium in Baseerpur, Okara *(Question No. 292)* 277

Resolution REGARDING-
-Demand for not to extend the contract of MEAs posted in schools

J

JALIL AHMED, MIAN

question REGARDING-
-Provision of text books in Government Schools of Sharaqpur *(Question No. 2567*)* 239

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.

questions REGARDING-
-Area, employees and monthly income of Shalamar Garden Lahore *(Question No. 2098*)* 49
-Details about motor vehicles with PCTB *(Question No. 2708*)* 216
-Number of posts of Director in Shools Education Department and procedure of recruitment thereof *(Question No. 2709*)* 224

KASHMIR PROBLEM-
-Discussion upon Kashmir problem 86, 150, 355

KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK

question REGARDING-
-Number of Girls Schools in PP-251, Bahawalpur and details of closed schools *(Question No. 2413*)* 208

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

point of order REGARDING-
-Implementation upon ruling of Mr. Speaker about naming the new campus underpass at the name of Waris Meer 283

L

LAW AND ORDER-
-Discussion upon Law and order 86, 150

LEADER OF OPPOSITION
-See under Muhammad Hamza Shahbaz Sharif, Mr.

PAGE

NO.

M

MAIMANAT MOHSIN, SYEDA

point of order REGARDING- 335

-Demand for provision of facilities for internal and foreign investment

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA

DISCUSSION On-

-Kashmir problem and Price control 113

MEHWISH SULTANA, MS.

questions REGARDING-

-Construction of wall of Government Primary School for Boys Kotli Choa Saiden Shah, Chakwal *(Question No. 2360*)* 207

-History and development works of Qila Nindna situated in midst of district Chakwal and Jhelum *(Question No. 2358*)* 51

MINISTER FOR FOOD

-See under Samiullah Chaudhary, Mr.

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT

-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian

MINISTER FOR INFORMANTION&COLONIES

-See under Fayaz-ul-Hasan Chohan, Mr.

MINISTER FOR IRRIGATION

-See under Muhammad Mohsin Leghari, Mr.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL

-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION

-See under Yasmin Rashid, Ms.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION

-See under Murad Raas, Mr.

MINISTER FOR YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY AND TOURISM

-See under Muhammad Taimoor Khan, Mr.

MOMINA WAHEED, MS.

questions REGARDING-

-Installation of solar panel system in Government Schools *(Question No. 2909*)* 248

-Start of evening classes in Government Schools *(Question No. 791)* 262

MOTION for-

-Suspension of rules for presentation of a resolution 16

PAGE NO.

MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH, MR.

question REGARDING-

-Construction of stadium in Jalalpur Jattan, district Gujrat *(Question No. 2119*)* 50

MUHAMMAD AFZAL, RANA

question REGARDING- 35

-Sports grounds in Pasror *(Question No. 1282*)*

MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK

DISCUSSION On-

-PRICE CONTROL 363

questions REGARDING- 228

-Non availability of basic facilities in Government Primary Schools Jamia Qadsia and Haveli Lakha, Kasur *(Question No. 2128*)* 328

-Number of Cooperative Housing Societies in district Kasur and list of owners' names thereof *(Question No. 1665*)*

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.

questions REGARDING-

-Construction of cricket ground in Gym Khana Club Sahiwal and allocation of funds for it for 2018-19 *(Question No. 696)* 75

-Construction of Gym Khana Club Sahiwal and facilities provided to its members *(Question No. 524)* 71

-Non availability of electricity in Government Girls Primary School Moaz Bhoni, Sahiwal *(Question No. 1778*)* 227

-Number of schools under administration of PEEF and funds allocated for 2018 *(Question No. 730)* 260

-Number of sports grounds and tournaments held in Sahiwal *(Question No. 1446*)* 40

-Number of sports stadiums and grounds in PP-198, Sahiwal *(Question No. 610)* 72

-Posts of Class IV in schools of Sahiwal *(Question No. 725)* 259

-Sanction of Kamair Sports Ground Sahiwal *(Question No. 189)* 69

MUHAMMAD ASLAM, MEHAR *(Minister for Cooperativess)*

AnswerS to the questions REGARDING-

-Branches, employees and defaulters of Cooperative Bank in PP-72 Sargodha *(Question No. 2070*)* 314

-Details about Cooperative Housing Societies in city Faisalabad *(Question No. 912*)* 299

-Details about projects of Cooperative Department for welfare 330

PAGE

NO.

of farmers in Rahim Yar Khan *(Question No. 2933*)* 331
-Details about provincial Cooperative Bank, loans and defaulters thereof *(Question No. 3264*)* 334
-Income earned from shops and plazas under Punjab Liquidation Board in Lahore *(Question No. 823)* 332
-N.G.Os registered with Cooperative Department *(Question No. 329)* 309
-Number of Cooperative Bank in Faisalabad and details about defaulters of over five millions of rupees *(Question No. 1619*)* 328
-Number of Cooperative Housing Societies in district Kasur and list of owners' names thereof *(Question No. 1665*)* 319
-Regularization of employees working on contract and daily wages in Cooperative Bank *(Question No. 3540*)* 325
-Regularization of employees working on contract and daily wages in Cooperative Department *(Question No. 3541*)*

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*
DISCUSSION On- 368
-PRICE CONTROL

MUHAMMAD AWAIS DARESHAK, SARDAR
DISCUSSION On-
-Kashmir problem and Price control 150

MUHAMMAD AYUB KHAN, MR.
QUESTION regarding-
-Sports grounds in PP-120, Toba Tek Singh *(Question No. 148)* 68

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law &*
PARLIAMENTARY AFFAIRS, SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL) 82

Call attention Notice REGARDING- 98

-DETAILS ABOUT ROBBERY IN SHALIMAR, LAHORE 16

DISCUSSION On- 22

-KASHMIR PROBLEM 281

MOTION for- 284

-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION 201

points of order REGARDING- 20

-DEMAND FOR CONSTITUTION OF A COMMITTEE

PAGE NO.

ON MISBEHAVIOR OF TRAFFIC WARDEN WITH PRESIDENT PRESS CLUB 276

-Demand for not to remove from service to employees of Punjab Rural Support Programme 17

-Implementation upon ruling of Mr. Speaker about naming the new campus underpass at the name of Waris Meer

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-ADJOURNMENT MOTION NO. 769 OF 2019

-AUDIT REPORTS ON ACCOUNTS OF DIFFERENT DEPARTMENTS OF PUNJAB GOVERNMENT FOR THE YEAR 2014-15

Resolutions REGARDING-

-Demand to make speed breakers at roads according to international rules

-Expression of grief and sorrow on sad demise of Ch. Muhammad Anwar Bhindar Ex Speaker West Pakistan Legislative Assembly

MUHAMMAD HAMZA SHAHBAZ SHARIF, MR. *(Leader of Opposition)*

DISCUSSION On-

-Kashmir problem and Price control 87

MUHAMMAD MOAVIA, MR.

question REGARDING- 63

-Sports grounds in Jhang city and allocated funds *(Question No. 3198*)*

MUHAMMAD MOHSIN LEGHARI, MR. *(Minister for Irrigation)*

zero hour notice REGARDING-

-Weakening of embankments of Dajal Canal Rajanpur due to taking away the soil 287

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.

questions REGARDING- 57

-Construction of stadium in Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No. 3020*)*

-Number of studetns in Government Girls Higher Secondary School Chak No. 509/G.B Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No. 3018*)* 250

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

questions REGARDING-

-Details about Cooperative Housing Societies in city Faisalabad *(Question No. 912*)* 298 332

PAGE NO.

-N.G.Os registered with Cooperative Department *(Question No. 329)* 308
-Number of Cooperative Bank in Faisalabad and details about defaulters of over five millions of rupees *(Question No. 1619*)* 245
-Number of registered private schools in Faisalabad and procedure of registration *(Question No. 2746*)*

MUHAMMAD TAIMOOR KHAN, MR. *(Minister for Youth Affairs, Sports, Archeology and Tourism)*

Answers to the questions REGARDING-

-Area, employees and monthly income of Shalamar Garden Lahore *(Question No. 2098*)* 49
-Budget allocated for sports in district Rajanpur for 2018-19 and 2019-20 *(Question No. 3177*)* 62
-Budget allocated for sports in Gujranwala for 2018-19 and 2019-20 *(Question No. 3273*)* 64
-Construction of cricket ground in Gym Khana Club Sahiwal and allocation of funds for it for 2018-19 *(Question No. 696)* 76
-Construction of Gym Khana Club Sahiwal and facilities provided 72
to its members *(Question No. 524)* 45
-Construction of Gymnasium in Mian Channu *(Question No. 1695*)* 66
-Construction of more sports stadium in Sadiqabad *(Question No. 3350*)*
-Construction of sports complex and multipurpose gymnasium and budget allocated for those in Lahore *(Question No. 2462*)* 53
-Construction of sports complex in tehsil Kot Momin, Sargodha *(Question No. 1453*)* 44
-Construction of stadium in Jalalpur Jattan, district Gujrat *(Question No. 2119*)* 50
-Construction of stadium in Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No. 3020*)* 57
-Cost of construction of stadium in tehsil Jampur district Rajanpur *(Question No. 3170*)* 61
-Grant of scholarship to students on sports basis in Girls Colleges of 37
Rawalpindi *(Question No. 1387*)* 67
-Grounds reserved for "Kabaddi" game *(Question No. 75)*
-History and development works of Qila Nindna situated in midst of district 51
Chakwal and Jhelum *(Question No. 2358*)* 28
-Income from hotels of TDCP and Bus service thereof *(Question No. 92*)*
-New schemes and development works by Tourism Department *(Question No. 2884*)* 55
-Number of historical buildings in Lahore and funds allocated for their renovation *(Question No. 1758*)* 46
-Number of sports grounds and tournaments held in Sahiwal *(Question No. 1446*)* 41
-Number of sports grounds in PP-154 Lahore and maintenance thereof *(Question No. 666)* 74
-Number of sports grounds, stadiums and gymnasiums in 48

PAGE NO.

Gujranwala city *(Question No. 2040*)* 73
-Number of sports stadiums and grounds in PP-198, Sahiwal *(Question No. 610)* 46
-Repair of historical building of Budhu Tomb in Lahore *(Question No. 1757*)*
-Restoration of historical buildings situated at Mall Road Lahore 54
(Question No. 2705)* 70
-Sanction of Kamair Sports Ground Sahiwal *(Question No. 189)* 31
-Sports grounds and stadiums in PP-115 Faisalabad *(Question No. 1248*)* 63
-Sports grounds in Jhang city and allocated funds *(Question No. 3198*)* 36
-Sports grounds in Pasror *(Question No. 1282*)* 69
-Sports grounds in PP-120, Toba Tek Singh *(Question No. 148)* 70
-Sports stadium in Baseerpur, Okara *(Question No. 292)* 76
-Start of double-decker bus service in Lahore *(Question No. 837)* 65
-Start of sports in Mini Stadium Gujranwala *(Question No. 3274*)*
-Steps taken for development of games like Kabaddi, Wrestling and Malakhra 79
(Question No. 904) 58
-Steps taken for development of Tourism in 2019-20 *(Question No. 3039*)* 68
-Steps taken for development of Tourism in the Punjab *(Question No. 80*)*

MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Locust swarm attack upon crops in Punjab 353

MUMTAZ ALI, MR.

questions REGARDING- 247
-Number of schools in PP-266, Rahim Yar Khan *(Question No. 2774*)*
-Promotion of non gazetted teaching staff in Rahim Yar Khan 134
(Question No. 1521)*

MUNIRA YAMIN SATTI, MS.

question REGARDING-
-Details about closure and merging of schools in tehsil Kahuta, 230
Rawalpindi *(Question No. 2347*)*

MURAD RAAS, MR. *(Minister for Schools Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-Charging heavy amounts from students by private schools in 256
the head of registration *(Question No. 3164*)*
-Details about building and admissions in DPS College Jahania, 263
Khanewal *(Question No. 809)*
-Details about computer lab and posting of teachers in Government 245
Girls High School Adilgarh, Gujranwala *(Question No. 2741*)*
-Details about closure and merging of schools in tehsil Kahuta, 230
Rawalpindi *(Question No. 2347*)*
-Details about same syllabus in Government and Private Schools 238
(Question No. 2552)* 240
-Details about schools in tehsil Bhalwal *(Question No. 2735*)*

PAGE NO.

-Details about shifting schools on Solar Energy Project during August 2018 to August 2019 *(Question No. 810)* 268
-Development of education by Punjab Education Foundation *(Question No. 2372*)* 232
-Funds provided to DPS School Jahania Khanewal and utilization thereof *(Question No. 807)* 264
-Government steps taken for development of education *(Question No. 3068*)* 254
-Installation of solar panel system in Government Schools *(Question No. 2909*)* 248
-Non availability of basic facilities in Government Primary Schools Jamia Qadsia and Haveli Lakha, Kasur *(Question No. 2128*)* 228
-Non availability of electricity in Government Girls Primary School Moaz Bhoni, Sahiwal *(Question No. 1778*)* 227
-Non availability of toilets in schools of Dera Ghazi Khan *(Question No. 840)* 269

-Number of elementary schools in Gujranwala and posting of teachers therein *(Question No. 3027*)* 251
-Number of registered private schools in Faisalabad and procedure of registration *(Question No. 2746*)* 246
-Number of schools in PP-266, Rahim Yar Khan *(Question No. 2774*)* 247
-Number of schools in PPs 263 & 264 and basic facilities therein *(Question No. 2406*)* 235
-Number of schools under administration of PEEF and funds allocated for 2018 *(Question No. 730)* 261
-Number of studetns in Government Girls Elementary School moza Salam tehsil Bhalwal, Sargodha and upgradation thereof *(Question No. 2936*)* 249
-Number of studetns in Government Girls Higher Secondary School Chak No. 509/G.B Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No. 3018*)* 250
-Posts of Class IV in schools of Sahiwal *(Question No. 725)* 259
-Posts in DPS School Jahania, Khanewal *(Question No. 808)* 266
-Preparation of text books and change in syllabus by Punjab Text Book Board Lahore *(Question No. 2371*)* 231
-Procedure for registration of private schools in district Lahore *(Question No. 2535*)* 240
-Promotion of non gazetted teaching staff in Rahim Yar Khan *(Question No. 1521*)* 135
-Provision of clean drinking water in schools of Dera Ghazi Khan *(Question No. 3101*)* 256
-Provision of text books in Government Schools of Sharaqpur *(Question No. 2567*)* 239
-Sale of narcotics in educational institutions *(Question No. 3082*)* 255
-Schools in PP-245 Bahawalpur and facilities therein *(Question No. 3223*)* 257
-Start of evening classes in Government Saghir Shaheen 252

PAGE NO.

School Khyali, Gujranwala *(Question No. 3030*)* 263
-Start of evening classes in Government Schools *(Question No. 791)*
-Steps for implementation of educational policy under National Action Plan *(Question No. 2469*)* 236
-Upgradation of Computer Science Laboratories of Government Schools *(Question No. 811)* 269
-Vacant posts in Government High School Kot Waris Wazirabad, Gujranwala *(Question No. 3248*)* 258

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-23rd January, 2020 14
-24th January, 2020 124
-27th January, 2020 170
-28th January, 2020 194
-29th January, 2020 296

NADEEM KAMRAN, MALIK

Privilege motion REGARDING- 193
-Improper behaviour of Police with Mr. Deputy Speaker

NASEER AHMAD, MR.

questions REGARDING- 67
-Grounds reserved for "Kabaddi" game *(Question No. 75)* 67
-Steps taken for development of Tourism in the Punjab *(Question No. 80*)*

NOTIFICATION of-
-Prorogation of 18th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 23rd January, 2020 380
-Summoning of 18th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 23rd January, 2020 1

O

OATH OF OFFICE by-
-Ramesh Singh Arora, Mr. (NM-370)

15

OFFICERS-
-Of the House

11

PAGE NO.

P

Panel of Chairmen-

-Announcement regarding Panel of Chairmen for 18th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 23rd January, 2020 15

Parliamentary Secretaries- 9

-OF THE PUNJAB

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SCHOOLS EDUCATION

-SEE UNDER SAJID AHMED KHAN, MR.

PARVEZ ELAHI, MR. *(Speaker Punjab Assembly)*

Privilege motion REGARDING- 191

-Improper behaviour of Police with Mr. Deputy Speaker

PAGE NO.

pointS of order REGARDING-
-Demand for constitution of a committee on misbehavior of traffic warden with President Press Club 21
-Demand for not to remove from service to employees of Punjab Rural Support Programme 279
-Demand for provision of facilities for internal and foreign investment 335
-Implementation upon ruling of Mr. Speaker about naming the new campus underpass at the name of Waris Meer 283

Price control- 86, 150, 351

-DISCUSSION UPON PRICE CONTROL

Privilege motion REGARDING- 174, 191

-IMPROPER BEHAVIOUR OF POLICE WITH MR. DEPUTY SPEAKER

Prorogation-

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 18TH SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY 380
of the Punjab commenced on 23rd January, 2020

Q

questions REGARDING-

Cooperatives Department- 314
-Branches, employees and defaulters of Cooperative Bank in PP-72 Sargodha *(Question No. 2070*)* 298
-Details about Cooperative Housing Societies in city Faisalabad *(Question No. 912*)* 329
-Details about projects of Cooperative Department for welfare of farmers in Rahim Yar Khan *(Question No. 2933*)* 330
-Details about provincial Cooperative Bank, loans and defaulters thereof *(Question No. 3264*)* 333
-Income earned from shops and plazas under Punjab Liquidation Board in Lahore *(Question No. 823)* 332
-N.G.Os registered with Cooperative Department *(Question No. 329)* 308
-Number of Cooperative Bank in Faisalabad and details about defaulters of over five millions of rupees *(Question No. 1619*)* 328

PAGE

NO.

-Number of Cooperative Housing Societies in district Kasur and list of owners' names thereof *(Question No. 1665*)* 319
-Regularization of employees working on contract and daily wages in Cooperative Bank *(Question No. 3540*)* 325
-Regularization of employees working on contract and daily wages in Cooperative Department *(Question No. 3541*)* 256

SCHOOLS EDUCATION DEPARTMENT-

-Charging heavy amounts from students by private schools in the head of registration *(Question No. 3164*)* 207
-Construction of wall of Government Primary School for Boys Kotli Choa Saiden Shah, Chakwal *(Question No. 2360*)* 262
-Details about building and admissions in DPS College Jahania, Khanewal *(Question No. 809)* 230
-Details about closure and merging of schools in tehsil Kahuta, Rawalpindi *(Question No. 2347*)* 245 216
-Details about computer lab and posting of teachers in Government Girls High School Adilgarh, Gujranwala *(Question No. 2741*)* 238
-Details about motor vehicles with PCTB *(Question No. 2708*)* 240
-Details about same syllabus in Government and Private Schools *(Question No. 2552*)* 268
-Details about schools in tehsil Bhalwal *(Question No. 2735*)*
-Details about shifting schools on Solar Energy Project during August 2018 to August 2019 *(Question No. 810)* 232
-Development of education by Punjab Education Foundation *(Question No. 2372*)* 263
-Funds provided to DPS School Jahania Khanewal and utilization thereof *(Question No. 807)* 253
-Government steps taken for development of education *(Question No. 3068*)* 248
-Installation of solar panel system in Government Schools *(Question No. 2909*)* 228
-Non availability of basic facilities in Government Primary Schools Jamia Qadsia and Haveli Lakha, Kasur *(Question No. 2128*)* 227
-Non availability of electricity in Government Girls Primary School Moaz Bhoni, Sahiwal *(Question No. 1778*)* 213
-Non availability of play ground in Elementary School Chak No. 53/L-5, Sahiwal *(Question No. 2484*)* 269
-Non availability of toilets in schools of Dera Ghazi Khan *(Question No. 840)* 251
-Number of elementary schools in Gujranwala and posting of teachers therein *(Question No. 3027*)* 205
-Number of employees in Punjab Education Foundation and monthly salary thereof *(Question No. 2222*)* 208
-Number of Girls Schools in PP-251, Bahawalpur and details of closed schools *(Question No. 2413*)* 224
-Number of posts of Director in Shools Education Department and 202

	PAGE NO.
procedure of recruitment thereof *(Question No. 2709*)*	
-Number of Primary Schools in Khanewal and posts of sweepers therein *(Question No. 1650*)*	245
-Number of registered private schools in Faisalabad and procedure of registration *(Question No. 2746*)*	220 247
-Number of schools in PP-154 Lahore and vacant posts therein *(Question No. 2665*)*	234
-Number of schools in PP-266, Rahim Yar Khan *(Question No. 2774*)*	
-Number of schools in PPs 263 & 264 and basic facilities therein *(Question No. 2406*)*	260
-Number of schools under administration of PEEF and funds allocated for 2018 *(Question No. 730)*	249
-Number of studetns in Government Girls Elementary School moza Salam tehsil Bhalwal, Sargodha and upgradation thereof *(Question No. 2936*)*	250 265
-Number of studetns in Government Girls Higher Secondary School Chak No. 509/G.B Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No. 3018*)*	230
-Posts in DPS School Jahania, Khanewal *(Question No. 808)*	259
-Preparation of text books and change in syllabus by Punjab Text Book Board Lahore *(Question No. 2371*)*	236
-Posts of Class IV in schools of Sahiwal *(Question No. 725)*	
-Procedure for registration of private schools in district Lahore *(Question No. 2535*)*	134
-Promotion of non gazetted teaching staff in Rahim Yar Khan *(Question No. 1521*)*	255
-Provision of clean drinking water in schools of Dera Ghazi Khan *(Question No. 3101*)*	239 254
-Provision of text books in Government Schools of Sharaqpur *(Question No. 2567*)*	257
-Sale of narcotics in educational institutions *(Question No. 3082*)*	
-Schools in PP-245 Bahawalpur and facilities therein *(Question No. 3223*)*	252 262
-Start of evening classes in Government Saghir Shaheen School Khyali, Gujranwala *(Question No. 3030*)*	235
-Start of evening classes in Government Schools *(Question No. 791)*	
-Steps for implementation of educational policy under National Action Plan *(Question No. 2469*)*	268
-Upgradation of Computer Science Laboratories of Government Schools *(Question No. 811)*	129
-Vacancies of teachers and other staff in Government High School Abad Pur Rahim Yar Khan *(Question No. 1518*)*	258
-Vacant posts in Government High School Kot Waris Wazirabad, Gujranwala *(Question No. 3248*)*	
YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY AND TOURISM DEPARTMENT-	49
-Area, employees and monthly income of Shalamar Garden Lahore	61

PAGE NO.

(Question No. 2098)*
-Budget allocated for sports in district Rajanpur for 2018-19 64
and 2019-20 *(Question No. 3177*)*
-Budget allocated for sports in Gujranwala for 2018-19 and 75
2019-20 *(Question No. 3273*)*
-Construction of cricket ground in Gym Khana Club Sahiwal and 71
allocation of funds for it for 2018-19 *(Question No. 696)* 44
-Construction of Gym Khana Club Sahiwal and facilities provided 66
to its members *(Question No. 524)*
-Construction of Gymnasium in Mian Channu *(Question No. 1695*)* 52
-Construction of more sports stadium in Sadiqabad *(Question No. 3350*)*
-Construction of sports complex and multipurpose gymnasium and 44
budget allocated for those in Lahore *(Question No. 2462*)*
-Construction of sports complex in tehsil Kot Momin, Sargodha 50
(Question No. 1453)* 57
-Construction of stadium in Jalalpur Jattan, district Gujrat
(Question No. 2119)* 60
-Construction of stadium in Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No. 3020*)*
-Cost of construction of stadium in tehsil Jampur district Rajanpur 37
(Question No. 3170)* 67
-Grant of scholarship to students on sports basis in Girls Colleges of
Rawalpindi *(Question No. 1387*)* 51
-Grounds reserved for "Kabaddi" game *(Question No. 75)* 27
-History and development works of Qila Nindna situated in midst of district
Chakwal and Jhelum *(Question No. 2358*)* 54
-Income from hotels of TDCP and Bus service thereof *(Question No. 92*)*
-New schemes and development works by Tourism Department 46
(Question No. 2884)*
-Number of historical buildings in Lahore and funds allocated for 40
their renovation *(Question No. 1758*)*
-Number of sports grounds and tournaments held in Sahiwal 74
(Question No. 1446)*
-Number of sports grounds in PP-154 Lahore and maintenance 47
thereof *(Question No. 666)* 72
-Number of sports grounds, stadiums and gymnasiums in 45
Gujranwala city *(Question No. 2040*)*
-Number of sports stadiums and grounds in PP-198, Sahiwal *(Question No. 610)* 53
-Repair of historical building of Budhu Tomb in Lahore *(Question No. 1757*)* 69
-Restoration of historical buildings situated at Mall Road Lahore 31
(Question No. 2705)* 63
-Sanction of Kamair Sports Ground Sahiwal *(Question No. 189)* 35
-Sports grounds and stadiums in PP-115 Faisalabad *(Question No. 1248*)* 68
-Sports grounds in Jhang city and allocated funds *(Question No. 3198*)* 70
-Sports grounds in Pasror *(Question No. 1282*)* 76
-Sports grounds in PP-120, Toba Tek Singh *(Question No. 148)* 65
-Sports stadium in Baseerpur, Okara *(Question No. 292)*

PAGE NO.

-Start of double-decker bus service in Lahore *(Question No. 837)* 79
-Start of sports in Mini Stadium Gujranwala *(Question No. 3274*)* 58
-Steps taken for development of games like Kabaddi, Wrestling and Malakhra *(Question No. 904)* 67
-Steps taken for development of Tourism in 2019-20 *(Question No. 3039*)*

-STEPS TAKEN FOR DEVELOPMENT OF TOURISM IN THE PUNJAB *(QUESTION NO. 80*)*

QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON-
-29th January, 2020 379

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.

questions REGARDING-
-Details about shifting schools on Solar Energy Project during August 2018 to August 2019 *(Question No. 810)* 268
-Development of education by Punjab Education Foundation *(Question No. 2372*)* 232
-Number of historical buildings in Lahore and funds allocated for their renovation *(Question No. 1758*)* 46
-Preparation of text books and change in syllabus by Punjab Text Book Board Lahore *(Question No. 2371*)* 230
-Repair of historical building of Budhu Tomb in Lahore *(Question No. 1757*)* 45
-Upgradation of Computer Science Laboratories of Government Schools *(Question No. 811)* 268

RAHEELA NAEEM, MRS.

Call attention Notice REGARDING- 82
-Details about robbery in Shalimar, Lahore

RAMESH SINGH ARORA, MR.
-Oath of office 15

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-23rd January, 2020 13
-24th January, 2020 123
-27th January, 2020 171
-28th January, 2020 193
-29th January, 2020 295

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 201

-ADJOURNMENT MOTION NO. 769 OF 2019 20

-AUDIT REPORTS ON ACCOUNTS OF DIFFERENT DEPARTMENTS OF PUNJAB GOVERNMENT FOR THE YEAR 2014-15

Resolutions REGARDING- 277
-Demand for not to extend the contract of MEAs posted in schools 274
-Demand to establish Cardiology Centres in all districts of the province 275
-Demand to make speed breakers at roads according to international rules
-Demand to make uniforms, books and note books of private schools available in market easily 272
-Expression of grief and sorrow on sad demise of Ch. Muhammad Anwar Bhindar Ex Speaker West Pakistan Legislative Assembly 17

S

SAJID AHMED KHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Schools Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-Construction of wall of Government Primary School for Boys Kotli Choa Saiden Shah, Chakwal *(Question No. 2360*)* 207
-Details about motor vehicles with PCTB *(Question No. 2708*)* 217
-Non availability of play ground in Elementary School Chak No. 53/L-5, Sahiwal *(Question No. 2484*)* 213
-Number of employees in Punjab Education Foundation and monthly salary thereof *(Question No. 2222*)* 205
-Number of Girls Schools in PP-251, Bahawalpur and details of closed schools *(Question No. 2413*)* 209
-Number of posts of Director in Shools Education Department and procedure of recruitment thereof *(Question No. 2709*)* 224
-Number of Primary Schools in Khanewal and posts of sweepers therein *(Question No. 1650*)* 203
-Number of schools in PP-154 Lahore and vacant posts therein 221

PAGE NO.

(Question No. 2665)*
-Vacancies of teachers and other staff in Government High School 130
Abad Pur Rahim Yar Khan *(Question No. 1518*)*
278
Resolutions REGARDING-
-Demand for not to extend the contract of MEAs posted in schools 272
-Demand to make uniforms, books and note books of private schools
available in market easily 285

zero hour notices REGARDING- 289
-Demand to impose ban on transfer of teachers during educational session
-Holding marriage ceremonies in Government Girls School Sheikhupura
by closing the school

SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.

questions REGARDING-
-Details about same syllabus in Government and Private Schools 238
(Question No. 2552)*
-Procedure for registration of private schools in district Lahore 236
(Question No. 2535)* 76
-Start of double-decker bus service in Lahore *(Question No. 837)* 58
-Steps taken for development of Tourism in 2019-20 *(Question No. 3039*)*

SAMIULLAH CHAUDHARY, MR. *(Minister for Food)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Conspiracy for making federal policy for getting substandard
food products passed 349

point of order REGARDING-
-Demand for not to remove from service to employees of Punjab Rural 281
Support Programme

SCHOOLS EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Charging heavy amounts from students by private schools in 256
the head of registration *(Question No. 3164*)*
-Construction of wall of Government Primary School for Boys 207
Kotli Choa Saiden Shah, Chakwal *(Question No. 2360*)*
-Details about building and admissions in DPS College Jahania, 262
Khanewal *(Question No. 809)*
-Details about closure and merging of schools in tehsil Kahuta, 230
Rawalpindi *(Question No. 2347*)*
-Details about computer lab and posting of teachers in Government 245
Girls High School Adilgarh, Gujranwala *(Question No. 2741*)* 216
-Details about motor vehicles with PCTB *(Question No. 2708*)*
238

PAGE NO.

-Details about same syllabus in Government and Private Schools (*Question No. 2552**) 240
-Details about schools in tehsil Bhalwal (*Question No. 2735**) 268
-Details about shifting schools on Solar Energy Project during August 2018 to August 2019 (*Question No. 810*) 232
-Development of education by Punjab Education Foundation (*Question No. 2372**) 263
-Funds provided to DPS School Jahania Khanewal and utilization thereof (*Question No. 807*) 253
-Government steps taken for development of education (*Question No. 3068**) 248
-Installation of solar panel system in Government Schools (*Question No. 2909**) 228
-Non availability of basic facilities in Government Primary Schools Jamia Qadsia and Haveli Lakha, Kasur (*Question No. 2128**) 227
-Non availability of electricity in Government Girls Primary School Moaz Bhoni, Sahiwal (*Question No. 1778**) 213
-Non availability of play ground in Elementary School Chak No. 53/L-5, Sahiwal (*Question No. 2484**) 269
-Non availability of toilets in schools of Dera Ghazi Khan (*Question No. 840*) 251
-Number of elementary schools in Gujranwala and posting of teachers therein (*Question No. 3027**) 205
-Number of employees in Punjab Education Foundation and monthly salary thereof (*Question No. 2222**) 208
-Number of Girls Schools in PP-251, Bahawalpur and details of closed schools (*Question No. 2413**) 224
-Number of posts of Director in Shools Education Department and procedure of recruitment thereof (*Question No. 2709**) 202
-Number of Primary Schools in Khanewal and posts of sweepers therein (*Question No. 1650**) 245
-Number of registered private schools in Faisalabad and procedure of registration (*Question No. 2746**) 220
-Number of schools in PP-154 Lahore and vacant posts therein (*Question No. 2665**) 247
-Number of schools in PP-266, Rahim Yar Khan (*Question No. 2774**) 234
-Number of schools in PPs 263 & 264 and basic facilities therein (*Question No. 2406**) 260
-Number of schools under administration of PEEF and funds allocated for 2018 (*Question No. 730*) 249
-Number of studetns in Government Girls Elementary School moza Salam tehsil Bhalwal, Sargodha and upgradation thereof (*Question No. 2936**) 250
-Number of studetns in Government Girls Higher Secondary School Chak No. 509/G.B Mamon Kanjan, Faisalabad (*Question No. 3018**) 265
-Posts in DPS School Jahania, Khanewal (*Question No. 808*) 230

PAGE NO.

-Preparation of text books and change in syllabus by Punjab Text Book Board Lahore *(Question No. 2371*)* 259
-Posts of Class IV in schools of Sahiwal *(Question No. 725)* 236
-Procedure for registration of private schools in district Lahore *(Question No. 2535*)* 134
-Promotion of non gazetted teaching staff in Rahim Yar Khan *(Question No. 1521*)* 255
-Provision of clean drinking water in schools of Dera Ghazi Khan *(Question No. 3101*)* 239
-Provision of text books in Government Schools of Sharaqpur *(Question No. 2567*)* 254
-Sale of narcotics in educational institutions *(Question No. 3082*)* 257
-Schools in PP-245 Bahawalpur and facilities therein *(Question No. 3223*)* 252
-Start of evening classes in Government Saghir Shaheen School Khyali, Gujranwala *(Question No. 3030*)* 262
-Start of evening classes in Government Schools *(Question No. 791)* 235
-Steps for implementation of educational policy under National Action Plan *(Question No. 2469*)* 268
-Upgradation of Computer Science Laboratories of Government Schools *(Question No. 811)* 129
-Vacancies of teachers and other staff in Government High School Abad Pur Rahim Yar Khan *(Question No. 1518*)* 258
-Vacant posts in Government High School Kot Waris Wazirabad, Gujranwala *(Question No. 3248*)*

SHAHEEN RAZA, MS.

questions REGARDING-

-Budget allocated for sports in Gujranwala for 2018-19 and 2019-20 *(Question No. 3273*)* 64
-Number of elementary schools in Gujranwala and posting of teachers therein *(Question No. 3027*)* 251
-Start of evening classes in Government Saghir Shaheen School Khyali, Gujranwala *(Question No. 3030*)* 252
-Start of sports in Mini Stadium Gujranwala *(Question No. 3274*)* 65

SHAHEENA KARIM, MS.

questions REGARDING- 269

-Non availability of toilets in schools of Dera Ghazi Khan *(Question No. 840)*
-Provision of clean drinking water in schools of Dera Ghazi Khan *(Question No. 3101*)* 255

SHAMIM AFTAB, MS.

question REGARDING-

-Construction of sports complex in tehsil Kot Momin, Sargodha 44

PAGE NO.

(*Question No. 1453**)

SHAMSA ALI, MS.

question REGARDING-

-Non availability of play ground in Elementary School Chak No. 53/L-5, Sahiwal *(Question No. 2484*)* 213

SHAWANA BASHIR, MS.

question REGARDING-

-Sale of narcotics in educational institutions *(Question No. 3082*)* 254

SHAZIA ABID, MS.

questions REGARDING-

-Budget allocated for sports in district Rajanpur for 2018-19 and 2019-20 *(Question No. 3177*)* 61

-Cost of construction of stadium in tehsil Jampur district Rajanpur *(Question No. 3170*)* 60

-Details about building and admissions in DPS College Jahania, Khanewal *(Question No. 809)* 262

-Funds provided to DPS School Jahania Khanewal and utilization thereof *(Question No. 807)* 263

-Posts in DPS School Jahania, Khanewal *(Question No. 808)* 265

zero hour notice REGARDING-

-Weakening of embankments of Dajal Canal Rajanpur due to taking away the soil 286

SOHAIB AHMAD MALIK, MR.

questions REGARDING-

-Branches, employees and defaulters of Cooperative Bank in PP-72 Sargodha *(Question No. 2070*)* 314

-Number of studetns in Government Girls Elementary School moza Salam tehsil Bhalwal, Sargodha and upgradation thereof *(Question No. 2936*)* 249

SUMERA KOMAL, MS.

question REGARDING-

-Restoration of historical buildings situated at Mall Road Lahore *(Question No. 2705*)* 53

SUMMONING-

-Notification of summoning of 18th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 23rd January, 2020 1

PAGE NO.

T

TAHIA NOON, MS.

question REGARDING-

-New schemes and development works by Tourism Department *(Question No. 2884*)* 54

TALAT FATEMEH NAQVI, MS.

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 29th January, 2020 379

U

USMAN MEHMOOD, SYED

questions REGARDING-

-Construction of more sports stadium in Sadiqabad *(Question No. 3350*)* **66**

-Details about projects of Cooperative Department for welfare of farmers in Rahim Yar Khan *(Question No. 2933*)* 329

-Number of schools in PPs 263 & 264 and basic facilities therein *(Question No. 2406*)* 234

-Steps taken for development of games like Kabaddi, Wrestling and Malakhra *(Question No. 904)* 79

-Vacancies of teachers and other staff in Government High School Abad Pur Rahim Yar Khan *(Question No. 1518*)* 129

UZMA KARDAR, MS.

DISCUSSION On-

-Kashmir problem, Price control and Law & order **95**

question REGARDING-

-Government steps taken for development of education *(Question No. 3068*)* 253

W

WASEEM KHAN BADOZAI, NAWABZADA

question REGARDING-

-Steps for implementation of educational policy under

PAGE NO.

National Action Plan *(Question No. 2469*)* 235

Y

YASIR ZAFAR SANDHU, MR.

question REGARDING- 240

-Details about schools in tehsil Bhalwal *(Question No. 2735*)*

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Increase in AIDS cases after resign of high ranking officers 346

-RESTRICTION ON ADMISSION OF EMERGENCY PATIENT IN GYNAE WARD TEHISL HEAD QUARTER HOSPITAL MURIDKEY 348

274

Resolution REGARDING- 286

-Demand to establish Cardiology Centres in all districts of the province

zero hour notice REGARDING-

-Break down of lazer machine of cancer ward of Mayo Hospital, Lahore

YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY AND TOURISM DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Area, employees and monthly income of Shalamar Garden Lahore *(Question No. 2098*)* 49

-Budget allocated for sports in district Rajanpur for 2018-19 and 2019-20 *(Question No. 3177*)* 61

-Budget allocated for sports in Gujranwala for 2018-19 and 2019-20 *(Question No. 3273*)* 64

-Construction of cricket ground in Gym Khana Club Sahiwal and allocation of funds for it for 2018-19 *(Question No. 696)* 75

-Construction of Gym Khana Club Sahiwal and facilities provided to its members *(Question No. 524)* 71

-Construction of Gymnasium in Mian Channu *(Question No. 1695*)* 44

-Construction of more sports stadium in Sadiqabad *(Question No. 3350*)* 66

-Construction of sports complex and multipurpose gymnasium and budget allocated for those in Lahore *(Question No. 2462*)* 52

-Construction of sports complex in tehsil Kot Momin, Sargodha 44

PAGE NO.

(Question No. 1453)*
-Construction of stadium in Jalalpur Jattan, district Gujrat 50
(Question No. 2119)*
-Construction of stadium in Mamon Kanjan, Faisalabad 57
(Question No. 3020)*
-Cost of construction of stadium in tehsil Jampur district Rajanpur 60
(Question No. 3170)*
-Grant of scholarship to students on sports basis in Girls Colleges of 37
Rawalpindi *(Question No. 1387*)* 67
-Grounds reserved for "Kabaddi" game *(Question No. 75)*
-History and development works of Qila Nindna situated in midst of district 51
Chakwal and Jhelum *(Question No. 2358*)* 27
-Income from hotels of TDCP and Bus service thereof *(Question No. 92*)*
-New schemes and development works by Tourism Department 54
(Question No. 2884)*
-Number of historical buildings in Lahore and funds allocated for 46
their renovation *(Question No. 1758*)*
-Number of sports grounds and tournaments held in Sahiwal 40
(Question No. 1446)*
-Number of sports grounds in PP-154 Lahore and maintenance 74
thereof *(Question No. 666)*
-Number of sports grounds, stadiums and gymnasiums in 47
Gujranwala city *(Question No. 2040*)* 72
-Number of sports stadiums and grounds in PP-198, Sahiwal *(Question No. 610)* 45
-Repair of historical building of Budhu Tomb in Lahore *(Question No. 1757*)*
-Restoration of historical buildings situated at Mall Road Lahore 53
(Question No. 2705)* 69
-Sanction of Kamair Sports Ground Sahiwal *(Question No. 189)* 31
-Sports grounds and stadiums in PP-115 Faisalabad *(Question No. 1248*)* 63
-Sports grounds in Jhang city and allocated funds *(Question No. 3198*)* 35
-Sports grounds in Pasror *(Question No. 1282*)* 68
-Sports grounds in PP-120, Toba Tek Singh *(Question No. 148)* 70
-Sports stadium in Baseerpur, Okara *(Question No. 292)* 76
-Start of double-decker bus service in Lahore *(Question No. 837)* 65
-Start of sports in Mini Stadium Gujranwala *(Question No. 3274*)*
-Steps taken for development of games like Kabaddi, Wrestling and Malakhra 79
(Question No. 904) 58
-Steps taken for development of Tourism in 2019-20 *(Question No. 3039*)* 67
-Steps taken for development of Tourism in the Punjab *(Question No. 80*)*

Z

ZAHEER IQBAL, MR.

questions REGARDING-
-Details about provincial Cooperative Bank, loans and defaulters 330

PAGE NO.

thereof *(Question No. 3264*)*
-Schools in PP-245 Bahawalpur and facilities therein *(Question No. 3223*)* 257

ZAKIA KHAN, MS.

DISCUSSION On-

-Kashmir problem and Price control 355

zero hour notices REGARDING- 286

-Break down of lazer machine of cancer ward of Mayo Hospital, Lahore 285

-Demand to impose ban on transfer of teachers during educational session

-Holding marriage ceremonies in Government Girls School Sheikhupura by closing the school 289

-Weakening of embankments of Dajal Canal Rajanpur due to taking away the soil 286